لها ما کسبت وعلیها ما اکتسبت

هرچه کنی بخود کنی گر همه نیک و بد کنی

التقدیر

(تصنیف)

عالیجناب فضائل مآب کاشف رموز خفی و جلی مولوی میر عسکر علی صاحب دام اقبالہ وفیضہ
سشن جج سرکار آصفیہ

(زیر نگرانی و اہتمام)

سید علی رضا

مطبوعہ مطبع انوار الاسلام حیدرآباد دکن

طبع اول:۳۰

قیمت ۸/

لها ما کسبت وعلیها ما اکتسبت

ہر چہ کنی بخود کنی گر ہمہ نیک و بد کنی

التقدیر

(تصنیف)

عالیجناب فضائل مآب کاشف رموز خفی و جلی مولوی میر عسکر علی صاحب دام اقبالہ و فیوضہ

سشن جج سرکار آصفیہ

(زیر نگرانی و اہتمام)

سید علی رضا

مطبوعہ مطبع انوار الاسلام حیدرآباد دکن

طبع اول ۱۳۳۶

قیمت عہ

تصحیح اغلاط

افسوس ہے کہ باوجود سعی بالذات کاپی کی چند غلطیاں رہ گئیں۔ مگر شکر ہے کہ اصلاح سے حسن کتاب نہیں بگڑتا ہے۔ ملاحظہ سے قبل براہ کرم اصلاح فرمالی جائے۔

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴
الف	۱	ع۱۰	ع۱	۵۴	۳	اِلْاِنْسَانِ	لِلْاِنْسَانِ
۲	۱۷	مَثْلَبَت	مَثْلِیَّت	"	۱۱	فَرُوْحٌ	فَرُوْحٌ
۱۵	۱۳	آنظِرْ	آنْظِرْ	۵۹	۸	یَسْتَحْیِیْ	یَسْتَحْیِیْ
۱۶	۲	وَعُیُوْنٍ	وَّعُیُوْنٍ	"	۱۱	طرف سے	طرف سے
"	۹	لُلْمَعْلُوْم	اَلْمَعْلُوْم	۶۱	۱۳	البَیْتُ	البَیِّنٰتُ
"	۱۲	مِمَّنْ مَّ	مِمَّنْ	۶۲	۱	قُلْ مِ	قُلْ
۲۳	۹	مَعِیْشَاة	مَعِیْشَةً	"	۱۷	مین	ہین
۲۵	۱۸	یَشَاءُ	یَشَآءُ	۶۹	۱	لِاَوْلِیٰهِمْ	لِاَوْلِهِمْ
۳۳	۱۲	نُحْیِیْ	نُحْیِیْ	۷۳	۱۶	اَلسْتَوٰی	اِسْتَوٰی
۳۵	۳	نَجْوٰهُمْ	نَجْوٰىهُمْ	۸۳	۱	جَآبِرٌ	جَآئِرٌ
۳۸	۹	مُتَدَیِّنْ	مُتَدَیِّنْ	۹۷	۱۷	مُتَخَیَّلَه	مُتَخَیِّلَه
۴۸	۴	جُلُوْدَهُمْ	جُلُوْدُهُمْ	۹۸	۳	یاتمیز	باتمیز

۱۰۸	۱۹	بقدر	بقدر	۱۲۶	[illegible]	ہیں	ہو
۱۱۸	۱	حدایق	حدائق	〃	[illegible]	ہیں	ہو
۱۱۹	۱۲	حماقت ہی کی	حماقت ہی کی نہیں	۱۲۹	۱۳	صفحہ ۲	صفحہ ۶
۱۲۱	۹	سپنے	اپنے	۱۳۰	۱۸	اسع	اس کا

دیباچہ

باعث تصنیف میرے عزیز کا وہ خط ہے جو صفحہ ۲ پر نقل ہوا ہے - اونکا اور اکثر احباب کا اصرار موجب طبع و اشاعت ہوا یہ کتاب گویا میری طرف سے جواب خط ہے مین اپنی محدود نظری اور ہیچمدانی کا معترف ہون - اگرچہ جیسا کہ مین نے صدر کتاب ہذا مین ذکر کیا ہے - اپنی وسعت نظر کی حدتک جملہ آیات قرآنی جو مسئلہ تقدیر سے متعلق ہو سکتی ہین - اُن کل کو اس کتاب مین جمع کر لیا ہے - تاہم انسان ہون علمیت کا دعوی مطلقاً نہین رکھتا ہون - معزز ناظرین سے ملتمس ہون - کہ اگر کوئی آیات میری تلاش سے رہ گئی ہون - تو اوس سے مطلع فرما دین - احسان ہوگا - تاآنکہ اگر یہ کتاب بہ نظر پسند ملاحظہ فرمائی جاوے - تو طبع آیندہ مین اونکا اندراج کر دیا جائیگا اور اوسی ضمن مین بعض خاص آیات کی تشریح بھی کر دی جائیگی -

ناشکری ہوگی اگر مین اوس رہنمائی کا اعتراف نہ کرون جس سے میری بیحد و انتہا امداد

ہوی۔ یعنے شمس العلما مولوی نذیر احمد صاحب مرحوم کے ترجمۂ قرآن شریف کی ابتدائی فہرست مضامین۔ اور مولوی وحید الزمان نواب وقار نواز جنگ مرحوم کی تصنیف تبویب القرآن۔ اور مولوی سید مقبول احمد صاحب کا مبسوط اور "انمول اندکس" آیات قرآن شریف کا جن (۷) ترجمون اور تفاسیر کا مین نے استعمال کیا ہے اونکا ذکر بضمن کتاب کر دیا گیا ہے ص ۱۱

اس تصنیف مین میرے (۵) یوم محض نوٹ لینے مین صرف ہوے۔ پھر ایک ہفتہ آیات متعلقہ کے انتخاب مین صرف ہوا۔ اسکے بعد (۲۰) دن تحریر مسودہ مین گزرے۔ خدا سے میری دعا ہے کہ میری اس محنت سے مومنین کو فائدہ پہنچے فقط

حیدرآباد۔ غرۂ ذیقعدہ ۱۳۳۸ھ
مطابق ۱۲ ر شہریور ۱۳۲۹ ف موافق ۱۸ ر جولائی ۱۹۲۰ء

سجع
بہجتِ شہ نبی میر عسکر علی

تمہید
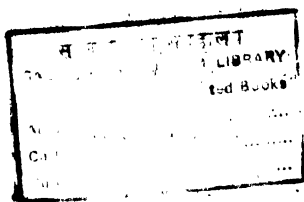
خط باعثِ تصنیف

چوک - مدراس
۲ رفبروری ۱۹۲۰ء

جنابِ خالو صاحب قبلہ دام ظلکم

قدم بوس۔ اِس وقت میرے پاس دو دوست بیٹھے گناہ و ثواب کے متعلق بحث کر رہے ہین۔ ایک صاحب کا قول ہے کہ بُرے سے بُرا کام بھی جیسے۔ شرابخواری۔ زنا وغیرہ ہم خدا کے حکم سے کرتے ہین اگر اوس فعل کو ہم نے یہہ سمجھکر کیا کہ یہہ فعل ہم اپنے دل سے کرتے ہین تو گناہ ہے لیکن اگر یہہ سمجھکر کرین کہ خدا کے حکم سے کرتے ہین۔ تو کوئی گناہ نہین ہے دوسرے دوست کہتے ہین۔ کہ تقدیر مین جو کچھ ہو۔ تدبیر بھی شرط ہے۔ تدبیر سے تقدیر بدل سکتی ہے۔ مین نے بہت کچھ حجت کی مگر قائل نہ کرا سکا۔ اسلئے اِس مسئلہ مین آپسے ہدایت چاہتا ہون۔ زیادہ چہ عرض۔

اطاعت شعار

نور

(نواب غلام محمد نور اللہ خان بہادر عرف چاند پادشاہ)

نوٹ۔ کاتب کا مجھسے جو رِشتہ ہے وہ اِس خط کے خطاب سے ظاہر ہے یہ صاحب نوابِ کرناٹک والاجاہ مرحوم و مغفور گوپاموی کی چھٹی پشت کے پوتے ہین بیش مقدار کرناٹکی مشاہرہ پاتے ہین

رَبِّ یَسِّرْ وَتَمِّمْ بِالْخَیْرِ وَبِكَ نَسْتَعِیْنُ

حیدرآباد دکن
۱۵ر مارچ ۱۹۲۰ء

عزیزی چاند پادشاہ حرسک اللہ تعالےٰ

اللّٰہُ مَعَکُمْ وَمَعَنَا یہہ مسئلہ جبر و قدر کا ہے۔ بڑے معرکہ کا مسئلہ ہے۔ ہزارہا کتب لکھی پڑی ہین۔ تاہم متشکک المزاج کی تشفی نہین ہوتی۔ خدا میری اس تحریر مین اثر دے۔ تمہارے دوست کے جس دعوے کی تم تردید چاہتے ہو۔ وہ بالفاظ قائل حسب ذیل ہے۔ جس کے دو حصہ ہین۔

(۱) "برے سے برا کام بھی جیسے شراب خواری۔ زنا وغیرہ ہم خدا کے حکم سے کرتے ہین"۔

(۲) "اگر اوس فعل کو ہمنے یہہ سمجھکر کیا کہ یہہ فعل ہم اپنے دل سے کرتے ہین تو گناہ ہے۔ لیکن اگر یہہ سمجھکر کرین کہ خدا کے حکم سے کرتے ہین۔ تو کوئی گناہ نہین ہے"

قائل نے خدا کا بھی نام لے لیا ہے۔ اس سے ہم یہہ امر مسلمہ سمجھینگے کہ قائل صاحب خدا کے قائل ہین۔ لہذا مسلم ہین۔ خدا اور رسول اور قرآن پر ایمان رکھتے ہین۔

قائل صاحب بتا دین۔ آپ کا خدا اچھا یا برا۔ آیا آپ کا خدا اپنے ارادون اور خواہشات مین متلون ہے۔ یا مستقل۔ وہ برا بھلا فعل دونون خود کراتا ہے۔ خود گناہ کا حکم دے۔ اور گناہ کا ارتکاب کرائے۔ پھر خود اوُلٹے روٹھے۔ سزا دینے پر تلے۔ کیا کوئی مسلمان خدا کی ذات سے ایسی کیفیت منسوب کر سکتا ہے وہ یہہ معقولیت

آپ کے پہلے جزِ دعوے کی ہوئی۔

جزِ دوم کے متعلق یہ سوال وارِد ہوتا ہے۔ کہ یہہ سمجھنا کہ مین اپنے اِرادہ سے ایسا فعل کر رہا ہون یا یہ سمجھنا کہ خدا کے حکم سے ایسا فعل کر رہا ہون۔ اسطرح سمجھنے کا فعل آپکا اختیاری ہے یا کسی اور کا؟ آپ کے اِس دعویسے خود آپکا بُطلان اِسطرح ہوتا ہے۔ کہ دو نوطرح سے سمجھنا آپکا اختیاری امر ہے۔ چاہین اِسطرح سمجھین۔ چاہین اوسطرح سمجھین۔ آپکا جی جو چاہے کرتے جائیے۔ اور یہ کہتے جائیے۔ بھائی مین نے تو اپنے اِرادہ سے نہین کیا۔ بلکہ خدا کے حکم سے کیا۔ اِس پر کوئی آپ کو مار بیٹھے۔ اور آپ کا بُھرتا بنا دے۔ آپ تو ضرور ایماناً و اِعتقاداً مجسٹریٹ کے پاس اِستغاثہ نہ کرینگے۔ کیونکہ آپکی پٹن تو آپکے اعتقاد مین بحکمِ ایزدی ہوی۔ یہ کیسا ڈھکوسلہ گناہ کے اِرادہ کا ہے؟۔ صاف خدا سے اِنکار کر دو۔ کہدو۔ ہم جو چاہینگے کرینگے کِسکا اسمین اِجارہ ہے؟

قائل صاحب کے ذہن میں غالباً لَا تَتَحَرَّکُ ذَرَّۃٌ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰہِ۔ کا مضمون ہے۔ ترجمہ۔ ایک ذرّہ بھی بلا حکم اللہ کے نہین حرکت کرتا۔ جو نہ حدیث ہے نہ آیۂ قرآنی۔ بلکہ کسی عرب کا قول ہے۔ اِس مادہ مین آیاتِ قرآن آیندہ سناونگا۔ ذری اِسی قول سے بحث کر لون۔

اِنسان کو شیطان اوبھارتا رہتا۔ کہ کوئی حیلہ یا تاویلِ شرعی گناہ کے لئے نکال لیجئے۔ تا آنکہ اوسکا مدعا پورا ہو جائے۔ کہ گناہ بدتر گناہ ہو جاے۔ ایسا ہی مُرجحان ہے۔ جو اِس قول کے ایسے معنے کرا رہا ہے۔ ذرا غور سے دیکھو تو اِس قول مین دو لفظ سمجھنے کے قابل ہین۔ یعنے تَحَرَّکْ اور ذَرَّۃٌ۔ اِن ہر دو کے لئے جِسمیّت مادّیّت لازمی ہے۔ حرکت جسم ہی سے مخصوص ہے۔ اور ذَرَّۃٌ۔ گو وہ کتنا ہی چھوٹا کیون نہو

مگر ہے تو مادہ ہی۔ پس یہہ قول مطلق مادون اور جمادات سے متعلق ہے نفسِ انسان
سے متعلق نہین ہے جسمِ انسان تو بعد موت بھی سالم و کامل رہتا ہے۔ مگر بے حس و
حرکت۔ بلا احساس و ادراک۔ تو وہ گوشت و استخوان۔ ایک مادہ مطلق کی طرح رہتا ہے
انسان کا اطلاق اُس کالبد پر اُسی وقت ہوتا ہے جبکہ روح و نفس اُس سے عمل کراتا ہے
نفسِ انسان کوئی مادی شئے نہین ہے۔ اسلیئے یہہ قول نفسِ انسان سے متعلق نہین ہے۔
اگر یہہ کہا جائے۔ کہ انسان اپنے ہاتھ پیر سے عمل کرتا ہے۔ تو اسکا جواب یہہ ہے کہ
اعضائے بدن وسیلۂ عمل ہین عمل نتیجۂ ارادہ ہے۔ اور ارادہ نفس کرتا ہے۔ بعض گناہ
بلا واسطۂ اعضاء بھی تو سرزد ہوتے ہین۔ مثلاً کفر و شرک کا اعتقاد۔ جو محض ذہنی کیفیت
ہے۔ پس اس قول کا صحیح معنٰے یہہ ہے۔ کہ جن اشیاء مین خدا نے قوتِ ارادی اختیارِ
فعلی نہین دیا ہے۔ وہ اشیاء بطور خود حرکت نہین کرسکتین آپ کو معلوم ہوجانا چاہیئے۔
کہ انسان مین خدا نے قوتِ ارادی اور اختیارِ فعلی دیا ہے۔ اور گویا فرماتا ہے کہ اب
تم پر ہمارا جبر نہین ہے۔ ہمنے تمکو قدرتِ عمل دیدی ہے۔ اپنی قدرت کا استعمال ہماری
ہدایت کے موافق کرو۔ اگر ایسا نہ کیا تو ہماری شرع کی تعمیل نہین کی لہذا تم گناہ کے
مرتکب ہوے۔ فریب مین آگئے شیطان کے۔ فریب شیطان نے تم مین اور
خدا مین جدائی پیدا کردی۔ لہذا تم ذنب کے مرتکب ہوگئے پھر تو تم دوزخ کی آگ
مین جھونک دیے جاؤ گے۔ یہہ معنٰی ہین جبر و قدر کے بہ حدِ انسان۔ لیکن جن مخلوق
مین قوتِ ارادی اور اختیارِ فعلی نہین ہے اُن کے متعلق جبر و قدر کے یہ معنی ہونگے۔
کہ ان پر جبر ہے۔ ان مین کسی قسم کی قدرتِ عمل نہین ہے۔
یہہ تو جواب ہے تمہارے دوست کے دعوے کا لیکن چونکہ یہ ایک معرکہ کا مسئلہ ہے

اور اس سے بہت سے مومن مسلمان گمراہ ہو رہے ہین اسلئے جہانتک ممکن ہو اس مسئلہ کو صاف کر دینا انسب ہے۔ اگرچہ مجھسے بہتر بزرگوار ون نے اس مسئلہ مین بسیط کتب لکھدی ہین لیکن اُن کے پڑہنے اور سمجھنے کے لئے اِستعدادِ علمی کی بہی ضرورت ہی۔ اور اکثرون مین دیگر اہم مسائل بہی شامل ہو گئے ہین۔ میرے خیال مین یہہ بات آئی۔ کہ جسطرح فعل ہر انسان سے سرزد ہوتا ہے۔ اوسیطرح اس مسئلہ کی تفہیم بھی ایسی ہو کہ ہر انسان اسکو سمجھ جائے۔ حتیٰ کہ بے علم شخص۔ کم عمر لڑکا۔ سادہ فہم عورتین بھی۔ اِسکو بلا تکلف سمجھ سکین۔ ایک اور امر بھی میرے پیش نظر ہے۔ وہ یہہ کہ جملہ کتبِ ہدایت سے غرض یہی ہوا کرتی ہے۔ کہ نوعمر طبقہ ہدایت لے۔ اور اپنی آیندہ زندگی کے اعمال درست کرے۔ لیکن نوعمرون مین باقتضائے عمر یہہ کیفیت ہوتی ہے۔ کہ وہ خود کو دنیا بھر سے زیادہ واقف سمجھتے۔ اور عقل ہی سے ہر بات کو قبول کرنا چاہتے۔ میرے مُخاطَب بہی نوعمر ہین جنکی عمر تقریباً بست سالہ ہے۔ اور عقلی اُنگلون مین ہین۔ مجھے سخت افسوس ہوگا۔ اگر مین اُن کو یہ کہکر مجبور کرون کہ فلان حدیث ہے۔ فلان امام کا قول ہے۔ فلان فلان بزرگانِ دین کے اقوال ہین اِنکے مقابلہ مین بلا عذر و حجت سر تسلیم خم کر لینا چاہیے۔ ورنہ کافر ہو جاؤ گے مین یہہ طریقہ اختیار کرنا چاہتا ہون کہ محض عقلی بحث سے اس مسئلہ مین قائل کراؤن۔ وَبِاللّٰہِ التَّوفِیق

قائل کا قول ہے "بڑے سے بُرا کام بھی۔ جیسے شراب خواری زنا وغیرہ۔ ہم خدا کے حکم سے کرتے ہین"۔ اس سے یہہ نتایج مُستخرج ہوتے ہین۔ کہ افعال کا وجود ہے۔ اور وہ بہت سے ہین۔ منجملہ اُن کے چند حَسَنَہ یعنے افعال نیک ہین۔ اور چند بد یعنے سَیِّئَہ منجملہ سَیِّئات کے شراب خواری اور زنا کا ذکر کرکے "وغیرہ" کی لفظ سے تعدد

ظاہر کردیا۔ لیکن یہہ معلوم ہوتا چاہیئے کہ کس وصف کی وجہہ سے فعل یعنی فعل بدیعنے سَیِّئَہ
یا گناہ بن گیا۔ گناہ کے لئے دو لفظ ذہن مین آتے ہین۔ یعنے اِثمٌ اور ذَنبٌ
اِثمٌ کی تعریف ہے۔ مَا یَجِبُ التَّحَرُّزُ مِنْہُ شَرْعًا وَطَبْعًا۔ ترجمہ۔
جس سے پرہیز کرنا ازروے شرع اور طبیعتِ انسانی لازم ہے۔ (علامہ سید شریف)
ذَنب کی تعریف ہے۔ مَا یَحْجُبُکَ عَنِ اللّٰہِ۔ ترجمہ جو پردہ کردیتا ہے۔
یعنے درمیان آجاتا ہے۔ یعنے جدائی پیدا کردیتا ہے تجھ مین اور خدا مین (ایضاً)
اِن ہر دو تعریفون کو ملا کر ایک ہی تعریف گناہ کی یہ ہو سکتی ہے کہ گناہ وہ
فعلِ انسانی ہے کہ جسکو خدا پسند نہین فرماتا۔ اسلئے کہ اگر ازروے شرع پرہیز لازم ہی تو
غرض رضاجوئی باری تعالیٰ ہوی۔ اور اگر بندہ اپنے مین اور خدا مین جدائی پیدا نہو نا
چاہتا ہے۔ توبھی مطلب رضاجوئی ربانی ہوا۔ اوپر کی تعریف سے یہ ظاہر ہوا ہے
کہ گناہ ایسا فعل ہے کہ جس سے پرہیز کرنا مناسب ہے اِس سے یہ نتیجہ نکلا۔ کہ
پرہیز کرنا چاہیئے اِنسان تو پرہیز کرسکتا ہے۔ مگر معترض یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ اسطرح پرہیز
کرنے یا نہ کرنیکا خیال بھی خدا ہی کی طرف سے ہے۔ اب ہم کو اسی سے متعلق بحث کرنی
ہے۔ کہ کسی فعل کے کرنے کی رغبت یا خواہش جو انسان کو ہوتی ہے۔ آیا وہ خدا کے
حکم سے ہوتی ہے یا یہ امر اختیاری انسان ہے۔
اسکی تحقیق کے لئے ضرورت اسکی ہے کہ مَشِیَّتٌ اور مَرْضِیْ میں تمیز کرلیں
مَشِیَّتٌ کے معنے خواہش کے ہین۔ اِس اعتبار سے فرض کردکہ تمہاری خواہش
ہے کہ تمہارا ایک باغ ہو۔ اسمین ایک کوٹھی ہو اور تم اوسمین خوش عیش بسر کرین۔ لیکن
یہ خواہش تمہارے ذہن ہی مین رہی۔ تمہاری خواہش پوری کرنے کے لئے تمہاری

طرف سے اہتمام کی ضرورت ہے۔ تم زمین خریدوگے۔ اوسمین مکان کے لئے ایک قطعہ مخصوص کروگے۔ پھر باقی زمین کے قطعات کروگے۔ کہ فلان فلان قطعات مین فلان فلان درخت اورچمن لگائے جائین۔ خلاصہ یہہ کہ یہہ سب اہتمام تم کروگے۔ فرض کرو کہ یہہ سب کچھ تم نے کردیا۔ باغ اور کوٹھی تیار کرلی۔

ایک دوسری مثال لو تمہاری خواہش ہے کہ پیادہ رَوی مناسب نہین ہے سواری رکھنی چاہیے۔ اِسکا بھی تم نے اہتمام کیا۔ روپیہ فراہم کیا۔ بگّی گھوڑے کی تلاش کی۔ خریدبھی کرلیا۔

مگر باغ سرسبز وشاداب نہین رہ سکتا جب تک کہ تم باغبان نہ امور کرین۔ اورسواری کے لئے بھی تمکو کوچبین اور سائیس کے نوکر رکھنے کی ضرورت ہے۔ پس انکو بھی تم نے نوکر کرلیا۔

اتنی مشکلون کے بعد تمہاری خواہش اِس حَدتک تو پوری ہوگئی۔ کہ باغ اور سواری موجود ہوگئی۔ اِس نتیجہ کا پورا ہونا بھی تمہارے اختیار مین نہین تھا۔ مانع وفراحم کوئی امور ہوجاتے۔ تو مُدّعا ہی پورا نہ ہوتا۔ یا یہہ ہوتا۔ کہ نتیجہ تو نکلتا مگر حسبِ دلخواہ نہ نکلتا

مَشِیَّت کی لفظ خدائے تعالیٰ کی خواہش کے ساتھ مخصوص ہوگئی ہے اور خدا کی **مَشِیَّت** یعنے خواہش کی یہہ کیفیت ہے۔ کہ اِدہر خواہش کی۔ اُدہر اہتمام بھی ازخود ہوگیا۔ اور نتیجہ بھی برآمد ہوگیا۔ یہہ فرق ہے انسان کی خواہش مین۔ اور خدا کی مَشیّت مین۔ گویا خدا کی مشیّت مین خواہش اور اہتمام اور جملہ لوازم ومراتب اہتمام شامل ہین اوسکے پورا ہونیمین کوئی امر مانع وفراہم نہین ہوسکتا ہے۔ نتیجہ بھی برآمد ہوجاتا اور وہ ہمیشہ خدا کی خواہش کے موافق ہی ہوتا۔

اب پھر ہم تمہارے باغ اور سواری کیطرف متوجہ ہوتے ہین۔ کیونکہ وہ فقط موجود ہوگئے ہین۔ مگر صرف مین آنیکی نوبت نہین آئی۔ اِس کے لئے ضرورت ہے کہ تم باغبان اور کوچمن اور سائیس کو ضروری ہدایات دین۔ کہ وہ کسطرح کام کرین پس تم نے باغبان کو ہدایت دی کہ درختون کی حفاظت کرے۔ چمن اور کونڈون کی حفاظت کرے۔ آب رسانی ٹھیک کرے۔ باغ کے ثمرہ کی حفاظت کرے۔ وغیرہ۔ اور کوچمن کو ہدایت کی کہ سائیس کے کام کی نگرانی کرے۔ گھوڑے گاڑی کو اچھی حالت مین رکھے۔ ہانکنے کے وقت دوسری گاڑی سے ٹکر نہ لگائے۔ باگین سنبھالے رکھے۔ کہ گھوڑا ٹھوکر نہ لے۔ اور سائیس کو ہدایت کی کہ دانہ چارہ برابر دیا کرے۔ خیانت نکرے۔ مالش ٹھیک کرے۔ گھوڑے کو پاک صاف رکھے۔ اوسکی صحت کا خیال رکھے۔

تجربہ سے تم کو معلوم ہوا کہ باغبان۔ آب رسانی ٹھیک نہین کرتا ہے۔ درخت خشک ہوگئے۔ ثمرہ چوری کرتا ہے۔ کونڈے بے احتیاطی سے توڑ دیئے۔ سائیس نے دانہ چرالیا۔ مالش ٹھیک نہین کی۔ گھوڑے کے سُم مین کیڑے پڑگئے۔ کوچمن نے دوسری گاڑی سے بگی ٹکرادی۔ تمکو صدمہ آیا۔ گاڑی ٹوٹی۔ باگین بھی چھوڑ دین۔ گھوڑے نے ٹھوکر لی۔

اِن واقعات پر غور کرو۔ تم نے اِن لوگون کو نوکر کیا۔ اون کو تمھارے باغ پر۔ بگی۔ گھوڑے پر اختیار دیا۔ اور اوس اختیار کے اِستعمال کا طریقہ بتا دیا۔ پوری ہدایت کردی۔ مگر اونکا عمل درست اور حسب ہدایت نہین ہوا۔ نتیجہ اسکا یہ ہوا کہ تمھاری مرضی کے موافق تمہارے ملازمون نے عمل نہین کیا۔ ملازم کی حیثیت سے تم نے اونکا وجود تو قائم کر دیا۔ اور اونکو ایک دستور العمل کے طور پر طریقہ عمل

کی ہدایت بھی کردی۔ مگر اونھون نے ویسا عمل نہین کیا۔ جس سے تم ناراضی ہوتے ہو اس لئے تم اون کو سزا دینگے۔ موقوف کردینگے۔ اختیارِ عمل تم ہی نے اونکو دیا تھا اس ہدایت کے ساتھ کہ کسطرح عمل کرنا چاہیئے۔ مگر اونہون نے اسکا عُدول کیا۔

اسی باغ کی تمثیل کے ساتھ ایک اور امر بھی فرض کرلو۔ تمہارے باغ مین گھانس ہری۔ اچھی۔ اور بہت ہے۔ تم تمہارے گھوڑے کو چرنے کیلئے چھوڑتے ہین۔ گھوڑے نے چمن کے خوشنما پودے بھی کھالئے۔ ٹھکراکر کونڈے توڑ دیے۔ اور ہمسایہ کے بھی باغ مین جاکر نقصان پہونچایا۔ ہمسایہ کا نقصان تم اپنی ذات سے بھرتے ہین اور گھوڑے کو سزا دینے کا خیال بھی نہین کرتے۔ یہ کیون؟ اسوجہ سے کہ تم کو معلوم ہے کہ گھوڑے مین عقل نہین ہے۔ اچھے برُے کام کی تمیز نہین ہے۔ مگر باغبان پر تدارک کرتے ہین۔ کہ کونڈے کیون توڑے۔ اس لئے کہ اوس کو عقل ہونیکی وجہ سے تمیز اچھے برُے کام کی ہے۔ حکم کی تعمیل اور اوس کے عُدول کو وہ سمجھتا ہے

انسان نے خواصِ عالم کو جہانتک دریافت کیا ہے۔ اسمین اپنی ذات کے متعلق یہ دریافت کیا ہے۔ کہ اسمین یعنے انسان مین دو جوہر خاص خدا نے عطا فرماے ہین۔ یعنے۔ **عقل** اور **قوتِ ارادہ** ارادہ تابعِ عقل قرار پاتا ہے۔ کیونکہ عقل سے انسان سمجھتا۔ سمجھکر عمل کا ارادہ کرتا۔ اور ارادہ کو عمل کی حدتک پہونچاتا۔ انہین جوہرونکی وجہ سے انسان **اشرف المخلوقات** ہے۔ قائل صاحب کی حجت ایسی ہے کہ جس سے انسان عقل اور ارادہ دونو سے خالی ہوجاتا ہے۔ حالانکہ انسان کی تعریف یہ کیگئی ہے کہ وہ جسم ہے۔ نامی۔ یعنے ازخود بڑہنے نمو کرنیوالا ہے۔ ذی عقل ہے اور متحرک بالارادہ ہے یعنے اپنے ارادہ سے حرکت کرتا ہے۔

اِنسان مین عقل وعلم کا جوہر عطا فرمانے کے بعد خدا کا فرمان یہ ہے۔ کہ اِنسان عقل سے کام لے۔ ارادہ عمل کرے۔ مگر وہ عمل ہمیشہ نیک ہونا چاہئے۔ اور یہ گویا خلاصہ ہے اَوَامِر کا۔ اور یہ بھی فرمان ہے۔ کہ انسان عقل سے کام لے۔ ارادہ عمل کرے۔ مگر وہ عمل کبھی بد نہ ہونا چاہئے۔ اور یہ گویا خلاصہ ہے نَوَاہِی کا۔ بُری کامونکی اور اُن کامون کی جن سے خدا راضی نہین ہوتا ہے۔ انکی تفصیل بھی خدا نے قرآن شریف مین فرمادی ہے۔ جو قانون اور دستورالعمل مجموعہ ہدایات انسان کے لئے ہے۔ اوامر اور نواہی دونو کو ملانے سے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جب بدی نکرنی ہے۔ تو نیکی ہی کرنی ہوگی فریضۂ انسانی یہ ہے کہ عقل سے کام لیکر نیکی ہی کرتا رہے۔

خلاصہ اس بحث کا یہ ہے کہ انسان کو خلق کر کے خدا نے اوس مین علم وعقل کا جوہر کرامت فرمایا۔ یہ اوس کی مَشِیَّت تھی۔ پھر خدا نے ہدایت فرمائی کہ اوس جوہر کا اِنسان کِسطرح اِستعمال کرے۔ تاآنکہ خدا اوس سے راضی رہے۔ پس انسان کو چاہیے کہ خدا کی مرضی کے موافق عمل کرے۔ جس طرح تم کو خدا نے خلق کیا۔ اور تم مین علم وعقل کا جوہر دیا۔ اوسی طرح تم نے بھی باغبان اور کوچبن اور سائیس بنا دئیے۔ اور اون کو ایک اختیار بھی دیدیا۔ طریق عمل کی ہدایت بھی کردی۔ لیکن چونکہ تمہارے ملازمون نے اس اختیار کا اِستعمال صحیح نہین کیا۔ بلکہ اوس مین عُدول کیا۔ اس لئے انہون نے تمہاری مرضی کے موافق تمہاری خدمت نہین کی۔ اور مستوجب تدارک تمہارے پاس ہوے۔ اسی طرح سمجھ لو کہ تم بھی اپنے اختیاراتِ حاصلہ کا استعمال حسبِ ہدایتِ ربانی نکروگے۔ تو تم بھی مرضیِ الٰہی کے خلاف کروگے۔ اس مین عُدول کروگے لہٰذا تم بھی مستوجبِ عذاب ہوگے۔ علم وعقل کا جوہر انسان مین اللہ نے

دے رکھا ہے۔ چنانچہ انسان سے خطاب کرکے خدا نے کلام مجید میں یَعْقِلُوْنَ وَ تَعْقِلُوْنَ وَیَعْلَمُوْنَ وَتَعْلَمُوْنَ وَ یَفْقَھُوْنَ وَ تَفْقَھُوْنَ کا استعمال صدہا مقام مین فرمایا ہے۔ اِن الفاظ کے معنے سمجھنے اور جاننے کے ہین۔ جابجا اِسطرح فرماتا ہے کہ اتنا بھی نہین سمجھتے؟ اتنی بھی عقل نہین؟ جس سے ثابت ہے کہ انسان مین علم وعقل کا مادہ خدا نے دیکر کھا ہے
اب مین اِس کو ثابت کرونگا کہ خدا نے انسان کو خلق کرکے اوس کو علم و عقل عنایت فرمائی۔ پھر ہدایت فرمائی کہ انسان کو کِس طرح عمل پیرا ہونا چاہیے۔ پھر تنبیہ فرمائی کہ بصورتِ خلاف ورزی عذابِ جہنم نصیب ہوگا۔ اپنی معلومات کے لئے اگرچہ مین نے کتب اور تفسیرے مدد لی ہے۔ چنانچہ اسوقت میرے سامنے (۷) ترجمہ قرآن شریف کے ہین یعنے۔ سعدی شیرازی کا فارسی مین۔ شاہ ولی اللہ صاحب کا فارسی مین۔ شاہ رفیع الدین صاحب۔ شاہ عبدالقادر صاحب۔ شمس العلما مولوی نذیر احمد خانصاحب۔ مولوی مقبول احمد صاحب و مولوی فرمان علی صاحب کا اُردو مین۔ اور دو تفسیر۔ تفسیرِ حسینی اور تفسیر عمدۃ البیان بھی سامنے ہین۔ مگر اوسکا ذکر اِس بحث مین استدلالاً محض اس وجہ سے نہین کیا ہے۔ کہ میرے مخاطب یہ نہ خیال کرین کہ مین اونھین عقاید کے چکر بند مین مجبور کرتا ہون۔ انھین امور کو مین نے عام فہم معمولی پیرایہ مین ادا کیا ہے۔ میری اِس تحریر مین بالکلیہ قرآنی آیات سے بحث ہے۔ اور میرا خیال ہے کہ بہ قدر وسعتِ نظر میری مین نے اِس مادہ مین جملہ آیات منتخب کرلی ہین۔ جابجا مین نے بکثرت تصریحی نوٹ بھی لکھے ہین۔ ناگزیر (۱۵) موقعوں مین فقط شانِ نزولِ آیات کا ذکر کیا ہے۔ جو محض تاریخی واقعات ہین۔ اور سہولتِ فہم اور سلسلۂ مضمون کو سیاقِ آیتہ سے ملاکر تبا...

غرض سے ماقبل وما بعد کی آیتین بھی نقل کیگئی ہین - میرا ثبوت تدریجی ہوگا جس سے سلسلۂ بحث بآسانی قائم ہوگا - اِس ثبوت کو مین چار جزءپر حسبِ ذیل تقسیم کرتا ہون -

جُزءِ اوّل - مِیثاق وابتلاء - میثاق کے معنے مُعاہدہ کے ہین اور ابتلاء کے معنے آزمایش کے

جُزءِ دُوم - قلمبندیِ اعمال

جزءِ سوم - مُحاسبہ وموازنہ وسزا وجزاءِ اعمال

جُزءِ چھارم - قُدرتِ کاملہ

جُزءِ اوّل - میثاق وابتلاء (کوونِنٹ = مُعاہدہ)

اِس حصہ مین آیاتِ پاکِ قرآن مجید سے ثابت کرونگا کہ خداے تعالٰی کی یہہ منشیّت ہوی کہ اِنسان کو خلق کرے پس اِنسان کو خلق فرماتا ہے اوسوقت مُعاہدہ اور آزمایش کے جو اسباب ہو گئے انکی بھی تصریح انہین آیات سے کیجائیگی جس سے ثابت ہوگا کہ شیطان کو انسان سے اوسکی اشرفیت کی وجہ سے حسد اور خصومت پیدا ہوگئی اور بتایا جائیگا کہ تعمیلِ معاہدہ کا مقام اِنسان کیلئے یہی دنیا قرار دیا گیا اور یہی دنیا انسان اور شیطان کی آزمایشِ استقلال واِغوا کا اکھاڑا بنائی گئی ظفر یا ہزیمت سے سرٹیفکیٹ جنّت یا جہنم کا یہین سے اِنسان کو حاصل ہوگا -

نمبر	سورة	رکوع	آیات	ترجمہ
۱	البقرة	۴	اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّی	اور (اے رسول) تمہارے رب نے جسوقت کہا [illegible] فرشتو نسے

جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ۚ
قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ
فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَنَحْنُ
نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ۭ
قَالَ اِنِّىْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝
وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ
عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰۗئِكَةِ فَقَالَ
اَنْۢبِـُٔوْنِىْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَاۗءِ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ ۝ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ
لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ۭ اِنَّكَ
اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝ قَالَ
يٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَاۗىِٕهِمْ ۚ فَلَمَّآ
اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَاۗىِٕهِمْ ۙ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ
لَّكُمْ اِنِّىْٓ اَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ۙ وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ
وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۝ وَاِذْ قُلْنَا
لِلْمَلٰۗئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ
فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ اَبٰى
وَاسْتَكْبَرَ ڭ وَكَانَ مِنَ

یہ فرمایا کہ زمین پر اپنا خلیفہ یا نائب مقرر کرنیوالا ہون
تو اونھون نے عرض کی کہ کیا تو ایسون کو خلیفہ
مقرر کریگا۔ جو زمین مین فساد اور خون ریزی کیا
کرین؟ حالانکہ ہم تیری تسبیح اور تقدیس کیا کرتے ہین
پروردگارِ عالم نے فرمایا مین وہ وہ جانتا ہون
جو تم نہین جانتے۔ اور آدمؑ کو کل نام تعلیم
کر دیئے۔ پھر (جسکے نام تعلیم کئے تھے) اونکو
فرشتون کے سامنے پیش کر کے ارشاد فرمایا
کہ اگر تم سچے ہو تو انکے نام مجھ کو بتا دو۔ اونھون
نے عرض کی تیری شان عالی ہے۔ ہم کو سوائے
اُتنے کے جتنا تو نے تعلیم کیا ہے۔ کچھ نہین
معلوم ہے۔ بیشک صاحبِ علم و حکمت تو ہی ہے
خدا نے فرمایا۔ اے آدمؑ۔ اونکے نام ان فرشتونکو
تم بتا دو۔ چنانچہ جب آدمؑ نے اونکے نام فرشتون
کو بتا دیئے۔ تو خدا نے فرمایا۔ کیون؟ مین نے
تم سے کہا نہین تھا۔ کہ مین آسمان اور زمین
کی پوشیدہ باتون سے بھی آگاہ ہون۔ اور
جو کچھ تم ظاہر کر رہے ہو اوس سے۔ اور جو کچھ
چھپا رہے ہو اوس سے بھی خوب واقف ہون

الْكٰفِرِيْنَ ۝ وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ
اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ
الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ
شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ
الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝
فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا
مِمَّا كَانَا فِيْهِ ص وَقُلْنَا اهْبِطُوْا
بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ج وَلَكُمْ
فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ
اِلٰى حِيْنٍ ۝ فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ
رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ط اِنَّهٗ
هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ قُلْنَا اهْبِطُوْا
مِنْهَا جَمِيْعًا ج فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ
مِّنِّيْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ
فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ
يَحْزَنُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا
وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ
اَصْحٰبُ النَّارِ ج هُمْ فِيْهَا
خٰلِدُوْنَ ۝

اور جس وقت ہم نے کل فرشتون کو حکم دیا کہ آدمؑ کو سجدہ
کرو۔ تو سوائے ابلیس کے سب ہی نے سجدہ کیا۔
ابلیس اکڑ کر انکاری ہوا۔ اوسکا فرون مین شمار ہوا
اور ہم نے حکم دیا کہ اے آدمؑ۔ تم اور تمھاری
زوجہ اس باغ بہشت مین بسو۔ اور جہان جہان
سے تم دونو کا جی چاہے خوب کھاؤ (پیو) مگر
اس درخت کے پاس نہ جانا۔ ورنہ تمھارا شمار نافرمانون
مین ہو جائیگا شیطان نے اون دونو کو فریب دیکر
اور جہان وہ تھے وہان سے اونکو آخر نکال چھوڑا۔
(کیونکہ) ہم نے (اونکو) حکم دیا کہ نیچے جاؤ۔ تم ایک دوسرے کے
دشمن رہوگے۔ اور مقررہ وقت تک زمین مین تمھاری
جائے قرار ہے۔ اور وہین تمھارے لیے سامان حیات ہے
پس آدمؑ کو اپنے رب کی طرف سے کچھ کلمات ملے جن سے دعا کی
اونکی توبہ قبول کر لی۔ بیشک بڑا توبہ قبول کرنیوالا۔ اور رحم
کرنیوالا ہے۔ ہم نے حکم دیا کہ تم دونو یہان سے باغ بہشت
نیچے چلے جاؤ۔ پس میری طرف سے تمکو ہدایت پہنچیگی
پھر جو میری ہدایت کی پیروی کرینگے۔ اونکے لیے نہ آئندہ کا کچھ
خوف ہوگا۔ اور نہ وہ گزشتہ کا غم کرینگے۔ اور جو انکار کرینگے
اور ہماری آیتون کو جھٹلائینگے وہی جہنمی ہین وہ ہمیشہ اسی مین رہینگے

۲	الاعراف	۲	وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ	اور بیشک ہم نے تم کو پیدا کیا۔ پھر تمھاری صورت
			ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا	بنادی۔ پھر ہم نے فرشتون سے کہا کہ آدم کو سجدہ
			لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ	کرو۔ پس سوائے ابلیس کے سبھون نے سجدہ کیا۔ وہ
			لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۝	سجدہ کرنیوالون مین سے نہ تھا۔ (پروردگار نے)
			قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ	فرمایا کہ جب مین نے تجھکو حکم دیا۔ پھر سجدہ کرنے سے
			اِذْ اَمَرْتُكَ ۝ قَالَ اَنَا خَيْرٌ	تجھے کس چیز نے روکا۔ (اوس نے) عرض کی مین
			مِّنْهُ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ	آدم سے بہتر ہون۔ مجھکو تو نے آگ سے پیدا کیا
			وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ۝	اور اونکو مٹی سے۔ (خدای تعالی نے) فرمایا اوتر
			قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ	یہان سے۔ تیرا یہ حوصلہ نہین کہ یہان تکبر کرے
			لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ	پس نکل جا۔ بیشک تو ذلیلونمین سے ہے۔ اوس نے
			اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ۝	عرض کی کہ۔ جسدن لوگ محشور ہونگے اوسدن تک
			قَالَ اَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝	مجھے مہلت عطا فرما۔ فرمایا بیشک تو مہلت پانے
			قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ۝	والونمین سے ہے۔ اوس نے عرض کی۔ کہ جس نافرمانی
			قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ	اور تکبر کی) وجہ سے تو نے مجھکو گمراہی کا حکم سنایا ہے
			لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝	مین بھی ضرور تیرے بتاے ہوے سیدہا راستہ مین
			ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ	ان (بنی آدم) کی تاک مین (اونکو گمراہ کرنے کی غرض
			وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ	سے) بیٹھونگا۔ پھر اونکے پاس اونکے آگے سے
			وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ ۝ وَلَا تَجِدُ	اون کے پیچھے سے۔ اونکی داہنی طرف سے اونکی
			اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ۝ قَالَ اخْرُجْ	بائین طرف سے ضرور آونگا۔ (غرض بہکا کر چھوڑونگا)

مِنْهَا مَذْءُومًا مَّدْحُورًا	اور تو اونمین سے بہت سون کو شکرگزار نہ پائیگا۔
لَمَن تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ	(خدانے) فرمایا۔ تو یہان سے ذلیل و خوار ہوکر نکل
مِنكُمْ أَجْمَعِينَ ۝ وَيَا آدَمُ اسْكُنْ	جا۔ اور اونمین سے جو تیری پیروی کریگا۔ تو مین
أَنتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ	تم سب سے ضرور جہنم بھر دونگا۔ اور اے آدم
فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا	تم اور تمہاری زوجہ جنت مین بسو۔ اور جہان
هَٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ	جہان سے تمھارا جی چاہے۔ کھاؤ۔ اور اس درخت
الظَّالِمِينَ ۝ فَوَسْوَسَ لَهُمَا	کے پاس نہ جانا۔ ورنہ تم دونو ظالمون مین سے
الشَّيْطَانُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وُورِيَ	ہوجاؤگے۔ پھر شیطان نے اونکے دل مین
عَنْهُمَا مِن سَوْآتِهِمَا وَقَالَ	وسوسہ ڈالا۔ تاکہ اون کے ستر جو ایک دوسرے
مَا نَهَاكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هَٰذِهِ	سے پوشیدہ تھے۔ وہ ظاہر کردے۔ اور یہ
الشَّجَرَةِ إِلَّا أَن تَكُونَا	کہا کہ تمھارے پروردگار نے تم کو اس درخت
مَلَكَيْنِ أَوْ تَكُونَا مِنَ	سے روکا نہین ہے۔ مگر (صرف) اسلئے کہ
الْخَالِدِينَ ۝ وَقَاسَمَهُمَا إِنِّي	کہین تم فرشتہ نہ بنجاؤ۔ یا ہمیشہ رہنے والے
لَكُمَا لَمِنَ النَّاصِحِينَ ۝ فَدَلَّاهُمَا	نہ ہوجاؤ۔ اور اون دونو کے سامنے قسم کھائی
بِغُرُورٍ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ	کہ مین ضرور تمھارے خیرخواہونمین سے ہون
بَدَتْ لَهُمَا سَوْآتُهُمَا وَطَفِقَا	اور اسطرح دھوکے سے اونکو ڈانواڈول
يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِن وَرَقِ الْجَنَّةِ	کردیا۔ پھر جیسے ہی اون دونو نے اوس درخت
وَنَادَاهُمَا رَبُّهُمَا أَلَمْ أَنْهَكُمَا	(کے پھل) کو چکھا۔ اونکے ستر (اونکی نظر مین)
عَن تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَأَقُل	کھل گئے۔ اور وہ جنت کے پتے جوڑ جوڑ

			لَكُمَا اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ	کے اپنے اپنے سَتر چھپانے لگے۔ اور اون کے
			مُّبِيْنٌ ۝ قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ	پروردگار نے پُکار کر اون سے کہا۔ کیا مین نے
			اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ	تم دونو کو اِس درخت سے منع نہ کیا تھا۔ اور تمکو
			لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ	یہہ جتا نہ دیا تھا کہ شیطان تمھارا کھلا دشمن ہے؟
			مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝	دونو نے عرض کی۔ کہ اے پروردگار۔ ہم نے
			قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ	اپنے اوپر ظلم کیا۔ اور اگر تو نہ بخشے گا۔ اور رحم نہ
			لِبَعْضٍ عَدُوٌّ وَلَكُمْ	کریگا۔ تو ہم ضرور نقصان اوٹھانے والون مین
			فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ	سے ہوجائینگے۔ فرمایا۔ نِکل جاؤ۔ تم ایک دوسرے
			وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ۝	کے دشمن رہوگے۔ اور وقتِ مقررہ تک زمین ہی
			قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ	مین تمھارے لئے جائے قرار ہے۔ اور وہین سامانِ عیش
			وَفِيْهَا تَمُوْتُوْنَ	یہہ بھی فرمایا۔ کہ اوسی مین تم جیوگے۔ اور اوسی مین
			وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ۝ ع	مروگے۔ اور اوسی سے تم (قیامت کے دن) نکال کھڑے کئے جاؤگے
٣	الحجر	٣	وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ	جبکہ تمھارے رب نے تمام فرشتون سے کہا تھا کہ
			خَالِقٌ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ	ایک آدمی کو سڑی۔ سیاہ بُو کھی۔ کھنکھناتی مٹی
			مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۝ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ	سے پیدا کرنے والا ہون۔ پھر جب مین اوسکو بنا چکون
			وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ	اور اپنی روح اوسمین پھونک چکون۔ تو تم اوس
			فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ۝ فَسَجَدَ	کے لئے سجدہ مین گر پڑنا۔ اِسپر کُل فرشتون نے
			الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ۝	سجدہ کیا۔ نہ کیا تو ابلیس نے۔ اِس نے
			اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۝ اَبٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ	سجدہ کرنے والون کے ساتھ ہونے سے اِنکار کیا۔

مَعَ السّٰجِدِيْنَ قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا لَكَ	اللہ تعالی نے فرمایا۔ اے ابلیس تجھے کیا ہوگیا
اَلَّا تَكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ قَالَ لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ	ہے۔ کہ تو نے سجدہ کرنے والون کا ساتھ نہ
لِبَشَرٍ خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ	دیا۔ عرض کی۔ مین تو ایسا نتھا کہ ایسے شخص کو
قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ	سجدہ کرتا۔ جسے تو نے سڑی۔ سیاہ۔ سوکھی۔
وَّاِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ اِلٰى	کھنکھناتی مٹی سے پیدا کیا ہے۔ خدای تعالے نے
يَوْمِ الدِّيْنِ ۔ قَالَ رَبِّ	فرمایا۔ تو اس جگہہ سے نکل جا۔ کہ تو مردود ہے۔ اور فیصلے کے
فَاَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ	دن تک کے لئے تجھپر لعنت ہے۔ عرض کی۔ اے میرے پروردگار
قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ	تو اوس دن تک کے لئے مجھے مہلت دے۔ جس دن سب لوگ
اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ	مبعوث کئے جائینگے۔ فرمایا کہ وقت معلوم کے دن تک
قَالَ رَبِّ بِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ	تجھکو مہلت دیگئی۔ عرض کی۔ کہ اے میرے
لَاُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ	پروردگار جس (نافرمانی اور تکبر) کے الزام مین تو نے مجھے
وَلَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ	گمراہی کا حکم سنایا ہے۔ مین بھی دنیا مین ضرور انسان کے
اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ	لئے زینت کے سامان کر دکھاونگا۔ اور اون سب کو
قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيْمٌ	ضرور بہکاونگا۔ بجز تیرے خالص بندون کے
اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ	فرمایا۔ یہی تو وہ سیدہی راہ ہے جسکی رعایت مجھپر
سُلْطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ	لازم ہے۔ بیشک جو میرے بندے ہین اون پر
مِنَ الْغٰوِيْنَ ۔ وَاِنَّ جَهَنَّمَ	تیرا کوئی قابو نہ ہوگا۔ سوائے اون کے جو گمراہ
لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ	ہونے والون مین سے تیرے پیرو ہوجائین۔ اور
لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ	یقینا جہنم اون سب کی وعدہ گاہ ہے۔ جسکے سات

			مِنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُومٌ ۝ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَّعُيُونٍ ۝	دروازے ہین۔ اونمین ہر دروازہ کے لئے مقرر جماعتین ہونگی۔ بیشک پرہیزگار لوگ باغون اور چشمون ملی ہین مین ہونگے

نوٹ۔ اِسکے اور نمبر ہاے ماسبق کے ساتھ ۴ کو بھی ملالو۔

۴	ص	۵	ربطِ مضمون مجبور کرتا ہے کہ موجودہ ترتیب قرآن سے قطع نظر کرکے سورۂ ص کا رکوع ۵ یہان نقل کیا جاے۔ اِس مقام پر بھی خدا نے من ابتداء إِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ تا إِلَىٰ يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ ۝ انہین آیتون کا اعادہ فرمایا ہے۔ اِس لئے یہان اوسکو نقل نہین کیا گیا۔ اِسکے بعد قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ۝ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ ۝ قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ أَقُولُ ۝ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ أَجْمَعِينَ ۝	(شیطان نے) عرض کی۔ (یعنے روز محشر تک کی مہلت ملنے کے بعد) اب تیری ہی عزت کی قسم انمین سے تیرے خاص بندون کے سواے اور تو مین سب ہی کو بہکاونگا۔ (خدای تعالیٰ نے) فرمایا ٹھیک ہے اور مین بھی ٹھیک ٹھیک کہے دیتا ہون مین بھی تجھسے اور انمین سے جو جو بھی تیرے پیرو ہوجاوینگے ان سب سے جہنم کو بالکل ہی بھر دونگا
	بنی اسرائیل	۷	وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ	اور جب کہ ہم نے کُل فرشتون سے یہہ کہا تھا کہ تم آدم کو سجدہ کرو۔ پس سواے ابلیس کے سب ہی نے سجدہ کیا۔

			قَالَ ءَاَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ	اوس نے کہا کہ مین اسکو سجدہ کرون جسکو تو نے
			طِيْنًا ۚ قَالَ اَرَءَيْتَكَ	مٹی سے پیدا کیا؟ ۔ اوس نے یہ بھی کہا کہ بھلا دیکھ
			هٰذَا الَّذِىْ كَرَّمْتَ عَلَىَّ	تو یہی وہ ہے جسکو تو نے مجھپر فضلت دی ہے؟
			لَئِنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ	اگر تو نے مجھے روزِ قیامت تک مہلت دی تو
			لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗۤ اِلَّا قَلِيْلًا	مین سوائے قدرِ قلیل کے اوسکی کل اولاد کی بیخکنی
			قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ	کر دونگا۔ فرمایا۔ جا دور ہو۔ ان مین سے جو کوئی
			مِنْهُمْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ	تیری پیروی کریگا۔ پس جہنّم تم سب کا بھرپور
			جَزَآءً مَّوْفُوْرًا ۚ وَاسْتَفْزِزْ	بدلہ ہوگا۔ اور ان مین سے جسکو تو بہکا سکتا ہے
			مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ	اپنی آواز سے بہکا لے۔ اور اُن کے مقابلہ کے
			وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ	لئے اپنے سوار اور پیادون کو بلوا لا۔ اور مال
			وَشَارِكْهُمْ فِى الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ	اور اولاد مین اون کا شریک ہو جا۔ اور
			وَعِدْهُمْ ۚ وَمَا يَعِدُهُمُ	اون سے وعدے کر۔ حالانکہ شیطان اون سے
			الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ۚ اِنَّ	کوئی وعدہ نکریگا۔ الّا دہوکے کے۔ یقیناً جو لوگ
			عِبَادِىْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ	میرے بندے ہین۔ اون پر تو تیرا کوئی قابو نہوگا۔
			وَكَفٰى بِرَبِّكَ وَكِيْلًا ۚ	اور تیرا پروردگار اونکا کارساز ہونیکو کافی ہے۔
٦	بنی اسرائیل	٧	وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِىْۤ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ	اور یقیناً ہم نے اولادِ آدم کو عزت دی۔ اور خشکی
			فِى الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ	وتری مین اونکو سواریان دین۔ اور اچھی اچھی
			الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ	چیزونسے اونکو روزی دی۔ اور بہت سی مخلوق پر
			مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا ۚ	اونکو ایسی فضیلت دی۔ جیسا کہ فضیلت کا حق ہے

نوٹ۔ فرشتون سے انسان کی تعظیم کرادی۔ خود اپنی روح پھونک کر جِلا اوٹھایا۔ اِس سے بڑھکر اَور فضیلت انسان کے لیے ہو سکتی ہے۔ اسمین اوسیکی طرف اشارہ ہے۔ پھر اپنے فضل و فیض کو گنواتا ہے۔ گو مختصراً۔ مگر معنًا۔ پوری جامعیت کے ساتھ:۔

۷	طٰہٰ		۷،۶	وَلَقَدْ عَهِدْنَآ اِلٰٓى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ۝ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى ۝ فَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى ۝ اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَلَا تَعْرٰى ۝ وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَلَا تَضْحٰى ۝ فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ الشَّيْطٰنُ قَالَ يٰٓاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى فَاَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ؗ	اور سابق مین ہم نے آدمؑ سے عہد و پیمان لیا تھا مگر وہ بھول گئے۔ اور ہم نے اون مین اِستقلال نہ پایا۔ اور جبکہ ہم نے کل فرشتون سے کہا تھا کہ تم آدمؑ کو سجدہ کرو۔ پس سوا ابلیس کے سب ہی نے سجدہ کر لیا۔ مگر اوس نے انکار کیا۔ پس ہم نے کہدیا کہ اے آدمؑ یہ تمہارا اور تمہاری زوجہ کا دشمن ہے۔ ایسا نہ ہو کہ یہ تم دونو کو جنّت سے نکلوا باہر کرے۔ پھر تو تمہاری شامت ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ابتک تم اِس جنّت مین نہ بھوکے رہتے ہو اور نہ ننگے۔ اور نہ کبھی پیاسے ہوتے ہو۔ نہ دھوپ کھاتے ہو۔ مگر شیطان نے چپکے چپکے اونکو پھسلا لیا۔ اور کہا اے آدمؑ کیا مین تمھین ہمیشہ کی زندگی کا درخت بتاؤن۔ اور ایسی سلطنت جو کبھی پرانی نہ ہو۔ پس دونو نے اوسمین سے کچھ کھا لیا۔ پس اونکی شرمگاہین اون پر ظاہر ہو گئین۔ اور وہ دونو

			وَعَصَىٰٓ اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ۝	جنّت کے پتّے اپنے بدن پر لپیٹنے لگے۔ اور آدمؑ
			ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ	نے اپنے رب کے خلاف کیا۔ اور بھٹک گئے۔ پھر اونکے رب
			عَلَيْهِ وَهَدٰى ۝ قَالَ اهْبِطَا	پروردگار نے اونکو منتخب کرلیا۔ اور اونکی توبہ قبول
			مِنْهَا جَمِيْعًا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ	کرلی۔ اور راہِ راست بتلادی۔ فرمایا۔ اب تم
			عَدُوٌّ ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ	دونوں اس جنّت مین سے ایک ساتھ چلے جاؤ
			هُدًى ۝ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ	تم سب آپسمین ایک دوسرے کے دشمن رہوگے پھر
			فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى ۝ وَمَنْ	جب میری ہدایت تمھارے پاس آے۔ اوسوقت جو
			اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ	میری ہدایت کی پیروی کریگا۔ نہ وہ بھٹکیگا نہ بدبخت رہیگا
			مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ	اور جو میری نصیحت سے روگردان ہوگا اوسکی زندگی بھی تنگی
			الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ۝	مین گذرے گی۔ اور قیامت کے دن ہم اوسی اندھا کرکے اوٹھائینگے

نوٹ۔ ر آتاہ سابق کا مختصر اعادہ ہے۔ اور یہ بھی ذکر کیا گیا ہے کہ شیطان کی طرف سے انسان کو ہشیار کردیا گیا تھا۔ کہ وہ دشمن ہے۔ اسکے مکروفریب ترغیب وتحریص سے بچتے رہو۔

۸	السبا	۲	وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ اِبْلِيْسُ	اور یقیناً ابلیس نے اِن کے (یعنے انسانوں کے)
			ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِيْقًا	بارہ مین اپنا زعم سچ کر دکھایا۔ کہ سواے مومنون
			مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَمَا كَانَ	کے ایک گروہ کے سب ہی اوسکے پیرو ہوگئے۔
			لَهٗ عَلَيْهِمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّا	شیطان کا اون پر کوئی قابو تو تھا نہیں۔ مگر
			لِنَعْلَمَ مَنْ يُّؤْمِنُ بِالْاٰخِرَةِ	یہ ایک سبب ہوگیا۔ کہ ہم اون کو جو آخرت
			مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِيْ شَكٍّ	پر ایمان رکھتے ہین۔ اون سے جدا کرکے جو اوسکی طرف سے شک مین ہین
			وَرَبُّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ	الگ پہچان لین اور تمھارا پروردگار ہر چیز کا نگران ہے

نوٹ - اِس سے ثابت ہے کہ نیک اور بد انسان کی آزمایش کا سبب شیطان ٹھیرگیا ہے۔

۹	یٰس	۴	اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۙ وَّاَنِ اعْبُدُوْنِيْ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۔ وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا ۭ اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ۔	اے اولادِ آدم کیا مین نے تم سے یہ عہد پیمان نہین لیا تھا۔ کہ شیطان کے بندے نہ بنجاؤ۔ وہ یقیناً تمہارا کھلا دشمن ہے اور یہہ کہ میری عبادت کرو۔ یہی سیدھا راستہ ہے؟ اور اُس نے تم مین سے بہتیرون کو گمراہ کر دیا۔ تو کیا تم خود کوئی سمجھ نہین رکھتے۔!

نوٹ - اِسمین وہ عہد و پیمان یاد دلایا جاتا ہے۔ جو خدا نے انسان سے لیا۔ یعنی یہہ کہ شیطان کے بندے نہ بنو۔ خدا کی عبادت کرو۔ اور یہہ بھی تحقیراً فرمایا جاتا ہے کہ تمہاری عقل کیا ماری گئی؟ کیون نہین اوس سے صحیح کام لیا جاتا۔

۱۰	المائدہ	۷	وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ	اور اللہ چاہتا تو تم کو ایک ہی اُمّت بنا دیتا۔ لیکن اوس نے جو کچھ دیا ہے اسلئے دیا ہے کہ تمہاری آزمایش کرے۔ پس نیکی کیطرف جلدی کرو

نوٹ - اِسمین تین اُمور کا ذکر ہے۔ (۱) اللہ کی عنایات و عطیات۔ (۲) آزمایش۔ اور (۳) سب کو ایک ہی اُمّت بنا دینا۔ اِنکی تصریح اسطرح ہے کہ اللہ نے انسان کے لیئے بہت ساری نعمتین۔ راحتین۔ اسباب و ذرائع معیشت۔ اور سب سے بڑھکر یہہ کہ جملہ مخلوقات مین عزّت۔ یہہ سب کچھ مُہیّا فرما دیا ہے۔ مگر شیطان کے تمرّد اور اوس کے اِس دعوے نے کہ وہ خدا کی بہتی خلقت یعنے انسان کو گمراہ اور نافرمان کریگا۔ اِس واقعہ سے افتادیہہ پڑگئی

کہ امتحان اور آزمایش انسان کا معاملہ ٹھیر گیا - اور یہی اصل کیفیت اِبتلاء کی ہے - جس کا معنے آزمایش ہے - پھر خدا فرماتا ہے کہ اگر وہ چاہتا تو کُل کو ایک ہی اُمّت بنا دیتا - تو آزمایش کی نوبت ہی نہ آتی - مگر شیطان کی وجہ سے اسکی نوبت آگئی - ورنہ فرشتوں کا وجود تو پہلے سے تھا - وہ گناہ کرنا جانتے ہی نہیں اُسکی کیفیت اور وجہ تحریک ہی اون مین نہین خلق ہوئی - اور نبی رسول تو اللہ کی طرف سے نشانیان ہین - وہ محض اِس غرض سے آتے ہین - حسبِ وعدۂ ربّانی - کہ دنیا مین بھی اوسکی طرف سے ہدایت آتی رہیگی - (دیکھو ع ۱ وث ماسبق) - نبی رسول کے ذریعہ سے اپنی ہدایت بھیجتا ہے - کہ انسان اپنے شرائطِ مِیثَاق کو بھول نہ جائے - اِسکے علاوہ ہر فعل کے وقت خود اپنی ذات سے بھی بذریعہ کانشنس متنبّہ کرتا رہتا ہے - چونکہ وہ بہ نسبت حَبْلُ الْوَرِیْد کے بھی نفسِ انسان سے قریب تر ہے -

۱۱	الانعام	۲۰	وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّیَبْلُوَكُمْ فِیْ مَآ اٰتٰىكُمْ ؕ اِنَّ رَبَّكَ سَرِیْعُ الْعِقَابِ ۖ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ	وہ خدا ہی تو ہے - جس نے تم کو زمین مین متصرف اور اپنا نائب بنایا - اور تم مین سے بعض کو بعض پر درجون مین فوقیت دی - تاکہ جو نعمتیں تم کو دی ہین - اونمین تمھاری آزمایش کرے - بیشک تمہارا پروردگار جلد عذاب دینے والا ہے - اور بیشک وہ بڑا بخشنے والا اور رحیم بھی ہے -

نوٹ - اِسمین بھی آزمایش اور تعمیلِ معاہدۂ مِیثَاق کی طرف اشارہ ہے - اور یہ بھی دکھائی دیجاتی ہے کہ جہان خدا سخت عذاب دینے والا ہے - وہان یہ بھی ہے - کہ اگر گنہگار توبہ

کرے اور پھر عمل صالح اختیار کرے۔ تو ویسا ہی بڑا بخشنے والا بھی ہے۔

۱۲	ہود	۱	لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۚ	تا کہ تم کو آزمائے کہ تم مین سے ازروے عمل صالح بہتر کون ہے۔
۱۳	کہف	۱	إِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْأَرْضِ زِينَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ أَيُّهُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۝	بالتحقیق ہم نے اسکو جو زمین پر ہے اوسکی زینت قرار دیا ہے۔ کہ ہم اونکو آزمائین۔ کہ اونمین ازروے عمل صالح بہتر کون ہے۔
۱۴	انبیاء	۳	كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ۗ وَنَبْلُوكُم بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ۖ وَإِلَيْنَا تُرْجَعُونَ ۝	ہر شخص موت کا مزہ چکھنے والا ہے۔ اور ہم آزمایش کے طور پر بدی اور نیکی سے تمہارا امتحان لینگے۔ اور ہمارے ہی طرف تمہاری بازگشت ہے۔
۱۵	عنکبوت	۱	أَحَسِبَ النَّاسُ أَن يُتْرَكُوا أَن يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ ۝	کیا آدمیون نے یہ گمان کر لیا ہے۔ کہ وہ اتنا کہنے سے چھوڑ دیے جائینگے۔ کہ ہم ایمان لے آئے۔ اور اونکی آزمایش نہین کیجائیگی؟۔

نوٹ۔ یہ استفہام انکاری ہے۔ یعنے ایسا گمان صحیح نہین ہے۔ امتحان ضرور ہوگا۔ اور اسی آیتہ سے اس کا بھی ثبوت ملتا ہے کہ تعمیل معاہدۂ میثاق کی اوسوقت ہوتی ہے جبکہ ایمان کے ساتھ ساتھ عمل صالح بھی ہو۔

۱۶	محمد	۱	وَلَوْ يَشَاءُ اللَّهُ لَانتَصَرَ مِنْهُمْ وَلَٰكِن لِّيَبْلُوَ	اور اگر اللہ چاہتا تو اون (کفار) سے بدلہ لے لیتا۔ لیکن یہ (یہ حکم جہاد) اسلئے

نمبر	سورہ	آیت	عربی	ترجمہ
			بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝	ہے کہ تم مین سے ایک کو دوسرے سے آزمائے اور جو لوگ راہِ خدا مین قتل ہوے (خدا) ہرگز اون کے اعمال ضائع نہ کریگا۔

نوٹ۔ جہاد سے تعلق ہے۔ جہاد راہِ خدا کا۔ یعنے حفاظتِ دین خدا کا۔ یعنے عبادتِ الٰہی کا کام ہے۔ اِس مین بھی خدا انسان کو آزماتا ہے۔ کہ کون جی چُراتا مُنہ چھپاتا ہے۔

نمبر	سورہ	آیت	عربی	ترجمہ
۱۷	ملک	۱	تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۝	برکت والا ہے وہ خدا جسکے قبضہ مین تمام عالم کی بادشاہت ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ جس نے موت اور حیات کو پیدا کیا۔ کہ تم کو آزمائے کہ تم مین سے از روے عمل صالح بہتر کون ہے۔
۱۸	النساء	۲۳	اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْ بَعْدِهٖ ۚ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَعِيْسٰى وَاَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ وَسُلَيْمٰنَ ۚ وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ۚ وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ	یقیناً ہم نے تم پر اوسی طرح وحی بھیجی جس طرح نوحؑ اور اونکے بعد کے انبیاؑ پر بھیجی تھی۔ اور ہم نے ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ اور اسحاقؑ۔ اور یعقوبؑ اور اسباط (بنی اسرائیل) اور عیسیٰؑ اور ایوبؑ اور یونسؑ اور ہارونؑ اور سلیمانؑ پر وحی بھیجی۔ اور داؤدؑ کو ہم نے زبور عنایت کی۔ اور ہم نے ایسے رسول بھی بھیجے جن کا قصہ ہم نے تم سے بیان کیا۔ اور ایسے رسول بھی بھیجے جن کا قصہ

عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ۚ رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا	ہم نے تم سے نہین بیان کیا - اور موسیٰ سے خدا نے کلام کیا - جو حق کلام کرنیکا تہا - ایسے رسول جو خوشخبری دینے والے بہی تہے - اور ڈرانے والے بہی - تاکہ اون کے آنے کے بعد اللہ پر آدمیون کی کوئی حجت باقی نہ رہے - اور اللہ زبردست حکمت والا ہے -

نوٹ - یہ گویا میثاق کا تنبیہی ٹیپ کا فقرہ ہے - کہ برابر اور مسلسل اور متواتر نبی رسول کو بہیج بہیجکر ایمان کی بشارت - اور عذابِ دوزخ کا خوف دلایا جاتا رہا - تا انسان آگاہ اور متنبہ ہو جاے - اور اپنے اعمال درست رکہے - اور اِس عذر کا انسان کو موقع نہ ملے کہ اوسکو ہدایت و تنبیہ نہین ہوی - شرائطِ معاہدہ کا اِس سے استحکام ہو گیا -

نوٹ - تا آناہ ماسبق مین واقعاتِ خلقِ بنی آدم کا قصہ ہے - موقع کے لحاظ سے بعض اجزا بعض مقام پر ترک اور بعض مقام پر ضرورۃً ظاہر فرماے گئے ہین - اوسکے بعد کے حوالون سے بہی اوسکی غرض وغایت واضح ہوتی ہے - اِس جگہ مین اِس کل معاملہ کا ملخص لکہ دیتا ہون -

(۱) - اللہ تعالیٰ انسان کو خلق کرنے کے قبل جملہ فرشتون سے فرماتا ہے کہ - مین سڑی - سیاہ - سوکہی - کہنکہناتی مٹی سے انسان کو بناتا ہون - جب بنا چکونگا تو تم سب اوسکے سامنے تعظیماً سر جہکا دینا -

(۲) - جملہ فرشتون نے عرض کی - اے پروردگار - ہم تو تیری تسبیح و تقدیس مین لگے رہتے ہین - اور تو ہم ہی کو حکم فرماتا ہے کہ انسان کے سامنے سر جہکا دین - حالانکہ وہ سڑی مٹی سے بنتا ہے -

اور دنیا مین اقسام کے فساد اور خون ریزیان کرنے والا ہے۔

(۳)۔ خدا انکو سمجھاتا ہے کہ۔ تم کچھ نہین جانتے۔ مین وہ جانتا ہون۔ جس کا تم کو علم ہی نہین ہے۔

(۴)۔ اِس پر جملہ فرشتہ آمادہ بہ تعمیلِ حکمِ ایزدی ہو جاتے ہین مگر۔ ابلیس۔ جس کا دوسرا نام شیطان ہے۔ یہ اکڑ کر کھڑا رہتا ہے۔

(۵)۔ پھر خدا نے اِنسان کو خلق کیا۔ اوسی مٹی سے جسکی تصریح فرمادی تھی۔ اور اوس مین اپنی روح پھونک کر اوٹھا کھڑا کیا۔ اور اس کا نام آدم ہوا۔ پھر فرشتون کو حکم فرمایا۔ کہ آدم کے سامنے تعظیماً سر جُھکا دو۔

(۶)۔ سبھون نے تعمیلِ حکم کی۔ مگر شیطان نے باِصرار اِنکار کر دیا۔ تکبّر کیا۔ اور عرض کی کہ مجھے تو نے آتش سے اور آدم کو سڑی مٹی سے پیدا کیا ہے۔ مین اون سے افضل ہون۔ اون کے سامنے تو مین سر نہ جُھکاؤنگا۔ (اپنے تکبّر مین یہ بات بھول گیا۔ کہ اِنسان مین اللہ کی روح پُھنکی ہے۔ اور اِسی کی برکت سے وہ اُٹھ کھڑا ہے۔ اِسکی وجہ سے اِنسان مین افضلیت ہوی۔)

(۷)۔ خدا نے اوسپر عتاب فرمایا۔ حکم دیا کہ تو مردود ہے۔ یومِ محشر تک کے لئے تجھپر لعنت رہیگی۔ نِکل جا اِس مقدّس مقام سے۔ **نکتہ**۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہین سے محشر کا بھی وجود ہوا۔

(۸)۔ جب شیطان نے آیندہ کے محشر کا ذکر سُن لیا۔ تو عرض کی۔ اے پروردگار مجھے بھی اوس روزِ محشر تک کی مُہلت عطا فرما۔

(۹)۔ خدا نے اسکو منظور فرمایا۔ اور فرمایا۔ اچھا مدہ لے۔

(۱۰)۔ جیسے ہی شیطان کو یہ موقع ملگیا۔ تو اِسکی جسارت تو دیکھو۔ عرض کی کہ اے میرے پرورگار تو نے بجایت اِس غلیظ مُشتِ خاک کے میری اِس ایک نافرمانی کے الزام مین مجھکو مَردود۔ لعنتی۔ اور دوزخی ہونے کا حکم صادر فرمادیا ہے۔ اب تو ہی خود ملاحظ فرمالے گا۔ کہ مین بھی کِس کِس طرف سے۔ کِس کِس حیلہ سے۔ کِن کِن تدابیر سے۔ کیسے کیسے سبز باغ دکھاکر۔ اِس تیری چہیتی انسانی خلقت کو تیرے بتاے ہوے صِرَاطُ مُسْتَقِيْم سے بہکاکر۔ تیرا نافرمان بنادونگا۔

(۱۱)۔ اِس دعوے کے جواب مین خدا نے فرمایا۔ اچھا۔ اِنمین تو جس کو بہکا سکتا ہے بہکا۔ انکا مقابلہ تو اپنے پیدل اور سوار جمعیت سے کر۔ مال اور اولاد مین ان کا شریک ہوجا۔ اور ان سے فریبی وعدے کر۔ مگر جو میرے خاص بندے ہین وہ تو تیرے قابو مین ہرگز نہ آوین گے۔ اون کے لئے اون کا پروردگار (یعنے خود) اون کا کارساز ہونے کو کافی ہے۔ اگر اون مین سے کسی نے تیری پیروی کی۔ تو مین تجھ سے اور اون سے سبھون سے دوزخ بھردونگا۔

(۱۲)۔ پھر اللہ نے آدم کی طرف توجہ فرمائی۔ فرمایا۔ اے آدم۔ تم اور تمہاری بیوی حوّا اِس باغ بہشت مین رہو۔ جو چاہو کھاؤ۔ پیو۔ مگر فلان درخت کے پاس نہ پھٹکنا۔ ورنہ تم نافرمانون مین شامل ہوجاؤ گے۔ اور جتادیا۔ کہ اے آدم۔ دیکھو۔ یاد رکھو کہ یہ شیطان تمہارا بَرملا دشمن ہوگیا ہے۔ اِس سے بچنا۔ فریب مین نہ آنا۔

(۱۳)۔ مگر شیطان نے اونکو بھکا پھسلالیا۔ اور درختِ ممنوع کا مزہ چکھادیا۔

(۱۴)۔ آدم و حوّا معصوم پیدا ہوے تھے۔ اون کو بدی کا احساس ہی نہین تھا۔ اِس فعل کے بعد اونکو اپنی شرمگاہون کے چھپانے کا خیال پیدا ہوگیا۔ وہ لگے

جنت کے پتون سے ستر کو ڈھانپنے۔

(۱۵)۔ خدا کا ان پر عتاب ہوا۔ مگر پھر انہین خدا نے توبہ سکھادی۔ وہ توبہ کرنے لگے۔ جس کو خدا نے قبول فرمالیا۔ اور نبوت کے لئے آدم کو منتخب فرمالیا۔

(۱۶)۔ توبہ تو قبول ہوگئی۔ لیکن جو معصیت کی کیفیت اِن مین پیدا ہوگئی تھی۔ اسکے لحاظ سے وہ اوس مقام مین نہین رہ سکتے تھے۔ اِسلئے خدا نے اونکو زمین پر بھجدیا۔ چونکہ اب آزمایش منظور ہوگئی۔

(۱۷)۔ اب چونکہ آدم و حوا۔ نئی حیثیت سے نئے مقام مین آگئے تھے۔ اونکے لئے خدا نے زمین مین جملہ اسبابِ آسایش و زینت مہیا کردیے۔ اور دنیا ومافیہا کا اون کو مالک و متصرف بنادیا۔ اور فرشتون سے تو تعظیم کراہی دی تھی اب تمام عالم مین انکو عزت عطا فرمادیگئی۔

(۱۸)۔ آخر مین فرمایا۔ تم زمین پر جاؤ۔ وہان بسو۔ ہم پر ایمان لاؤ۔ ایمان رکھو۔ ہماری عبادت کرو۔ عملِ صالح کرو۔ ہم وقتاً فوقتاً ہدایت بھی بھیجتے رہینگے اوسکی پیروی کرو۔ شیطان کے فریب مین نہ آؤ۔ ہم دنیا مین تمہارا امتحان لین گے اگر پکے اوترے۔ تمھین جنت ملیگی۔ نافرمانی کروگے۔ بے ایمانی اور گناہ کروگے۔ جہنم مین جھونک دیے جاوگے۔ اِسکے تصفیہ کے لئے ہم یومِ حشر بھی مقرر کرتے ہین۔

(۱۹)۔ یہ کوننٹ یعنے میثاق یعنے عہد و پیمان تھا جو مابین ربِ باری اور اسکے بندہ اِنسان کے تکمیل پایا۔

(۲۰)۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اِس معاہدہ کی تعمیل اِنسان کیسی کریگا۔ پس ظاہر ہے کہ

اسکی جانچ کے لئے انسان کے اعمال قلمبند کیے جائین۔ پھر ان کا موازنہ کیا جائے جس کے اعتبار سے یوم محشر مین سزا و جزاء تجویز کیجا سکے۔

جزء دوم۔ قلمبندی اعمال

بحث متعلق میثاق سے۔ اور اوسکے آخری تفصیلی نوٹ سے ثابت ہوگیا کہ اللہ تعالے مین اور انسان مین بروز ازل ایک عہد و پیمان ہوگیا۔ اور اوس عہد و پیمان کے رو سے پروردگار عالم اپنی ذمگی ہو پورے بھی فرما دیے۔ یعنے انسان کو خلق کیا۔ اوسکو اشرفیت سے سرفراز فرمایا۔ اوس کو عقل و تمیز عطا فرمائی۔ تمام دنیا و مافیہا کو اوسکی آسایش و تصرف و تمتع کے لئے پیدا کیا۔ نبی رسول بہیج بہیجکر اداء شرائط میثاق کی طرف انسان کو متوجہ کراتا رہا۔ اور خود بھی بذریعۂ کانشنس متنبہ کرتا رہتا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ انسان اپنے ذمگی شرائط کی تکمیل کسطرح کرتا ہے۔ کیا کیا کر رہا ہے۔ پس اس امر کی تجویز کے لئے کہ انسان نے کیا کیا عمل کیا۔ اور اوس کا ویسا ہر ہر فعل و عمل نیک ہے جو صالح کہلاتا ہے۔ یا بد ہے۔ جو فاسد یا سیئۃ یا طالح کہلاتا ہے۔ اسکی یادداشت مرتب ہونی چاہیے۔ اس طرح اعمال انسانی کی برابر قلمبندی ہو رہی ہے جسکو مین آیات ذیل سے ثابت کرتا ہون۔

ترجمہ	آیت	رکوع	سورۃ	نمبر
اور اللہ اوس سے بیخبر نہین ہے جو کچھ تم کرتے ہو	وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝	۱۰	البقرۃ	۱

نوٹ۔ کیونکہ تمہارے اعمال کا نوٹ کتابون مین لیا جا رہا ہے۔

نمبر	سورۃ	آیت	عربی	ترجمہ
۲	آل عمران	۱۹	لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَآءُ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَهُمُ الْاَنْبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّنَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ	اور یقیناً اللہ نے اون لوگون کی بات سن لی جنھون نے یہہ کہا کہ اللہ تو محتاج ہے۔ اور ہم مالدار ہین۔ جو کچھ اونھون نے کہا وہ اور اون کا انبیاء کو ناحق قتل کرنا۔ ہم لکھ لینگے۔ اور کہینگے کہ آگ کے عذاب کا مزہ چکھو۔

نوٹ۔ اسی مین سزا کا بھی ذکر آگیا ہے۔ غور کرو۔ سمجھو فرماتا ہے "ہم لکھ لین گے" یعنے پہلے سے لکھا ہوا نہین ہے۔ مقابلہ کرو ۱۸ تا ۱۴۸ جزء چہارم۔

نمبر	سورۃ	آیت	عربی	ترجمہ
۳	بنی اسرائیل	۲	وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا اِقْرَاْ كِتٰبَكَ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ۝	ہر انسان کا عمل ہم نے اوس کے گلے کا ہار کر دیا ہے۔ اور قیامت کے دن اوس کے لئے ہم ایک کتاب نکالینگے جس کو وہ کھلی ہوی پائیگا۔ ہم کہینگے اپنا نوشتہ پڑھ لے۔ آج کے دن اپنی ذات کا حساب لینے کو تو خود ہی کافی ہے۔

نوٹ۔ اسی مین حساب کتاب کا بھی کچھ ذکر آگیا ہے۔

نمبر	سورۃ	آیت	عربی	ترجمہ
۴	بنی اسرائیل	۸	يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ فَمَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَاُولٰٓئِكَ يَقْرَءُوْنَ كِتٰبَهُمْ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ۝ وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ	جس دن ہم ہر گروہ کو اوسکے امام کے ساتھ بلائینگے۔ پس جنکو اون کا نامۂ اعمال اونکے دہنے ہاتھ مین دیا جائیگا۔ وہ تو اپنے نامۂ اعمال کو خوش خوش پڑھینگے۔ اور اون پر ایک رتی برابر بھی ظلم نہ ہوگا۔ مگر جو اس دنیا مین اندھا رہا۔

			فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰی وَاَضَلُّ سَبِیْلًا	پس وہ آخرت مین بھی اندھا اور راہِ نجات سے بہت بھٹکا ہوگا

نوٹ - اسی مین سزا کا بھی ذکر ہے - (قُدْرَةِ کَامِلَہ ص ۸۶ مابعد و ص ۴۴ جزءِ سوم مابعد) -

نمبر	سورة	آیت	عربی	ترجمہ
۵	الکہف	۶	وَوُضِعَ الْکِتٰبُ فَتَرَی	اور اعمال نامے پیش کئے جائینگے - اوسوقت
			الْمُجْرِمِیْنَ مُشْفِقِیْنَ مِمَّا	(اے پیغمبر) تم گناہگارون کو دیکھو گے کہ
			فِیْهِ وَیَقُوْلُوْنَ یٰوَیْلَتَنَا	جو کچھ (اونکے) اعمال نامو مین ہوگا - اوس سے
			مَالِ هٰذَا الْکِتٰبِ لَا	وہ ڈرتے ہونگے - اور کہتے ہونگے - ہائے خرابی
			یُغَادِرُ صَغِیْرَةً وَّلَا	ہماری یہہ کیسا رجسٹر ہے - کہ اس نے کسی
			کَبِیْرَةً اِلَّآ اَحْصٰهَا	بھی چھوٹے یا بڑے گناہ کو چھوڑا ہی نہین
			وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا	مگر (کل کو) قلمبند کر لیا ہے - الحاصل جو کچھ
			حَاضِرًا وَلَا یَظْلِمُ	انھون نے کیا ہوگا اوسکو لکھا موجود پائینگے
			رَبُّکَ اَحَدًا	اور تمہارا پروردگار کسی کے حقمین ظلم نہین کریگا
۶	مریم	۵	اَفَرَءَیْتَ الَّذِیْ کَفَرَ	کیا تم نے (اے پیغمبر) اوس شخص کی حالت پر
			بِاٰیٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَیَنَّ	غور کیا - جس نے ہماری آیتون کا انکار کیا - اور کہا
			مَالًا وَّوَلَدًا اَطَّلَعَ	مجھو قیامت کے دن مال بھی ضرور دیا جائیگا اور
			الْغَیْبَ اَمِ اتَّخَذَ	اولاد بھی - کیا اسکو غیب کی خبر مل گئی ہے؟ -
			عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا	یا اس نے خدا سے کوئی عہد لیا ہے؟ - ہرگز
			کَلَّا سَنَکْتُبُ مَا	ایسا نہ ہوگا - جو کچھ وہ بکتا ہے - ہم اوسے لکھ
			یَقُوْلُ وَنَمُدُّ لَهٗ مِنَ	لینگے - اور اوسکا عذاب بہت کچھ بڑھا دینگے
			الْعَذَابِ مَدًّا وَّنَرِثُهٗ	اور ان چیزون جو کچھ وہ کہتا ہے - ہم اوسکے

			مَا يَقُوْلُ وَيَاْتِيْنَا فَرْدًا ۝	وارث ہوجائینگے۔ اور قیامت کے دن وہ ہمارے پاس تن تنہا آئیگا۔

نوٹ۔ اسمین بھی صیغۂ مستقبل مین فرماتا ہے کہ "ہم اسے لکھ لینگے" یعنے لکھا جاچکا نہین ہے

۷	الانبیاء	۷	فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ ۚ وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ ۝	پس جو شخص مومن ہونیکی حالت مین نیکیان کریگا۔ اوسکی کوشش کی ناقدری نہین کیجائیگی ہم تو اوس کو لکھتے جاتے ہین۔

نوٹ۔ اسمین "لکھتے جاتے ہین" سے ثابت ہی کہ لکھنے کا فعل جاری اور ناتمام ہے۔ قیامت تک انسان کی بقا تک جاری رہیگا۔

۸	المؤمنون	۴	وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَلَدَيْنَا كِتٰبٌ يَّنْطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝	اور ہم کسی متنفس کو اوسکی قوت برداشت سے زیادہ تکلیف نہین دیتے۔ اور ہمارے پاس ایک رجسٹر ہے۔ جو حق حق بتائیگا۔ اور اُن لوگون پر کوئی ظلم نہوگا۔
۹	یٰس	۱	اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ۚ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ۝	بیشک ہم ہی مُردون کو زندہ کرینگے۔ اور (اپنے اعمال سے) جو کچھ وہ آگے بھیجتے ہین۔ اور جو آثار اون کے پیچھے رہجاتے ہین۔ اون سب کو ہم امامِ مبین مین یعنی ظاہر کرنے والے پیشوا مین لکھتے رہتے ہین

نوٹ۔ ظاہر ہے کہ کتاب مضامین مندرجہ کو ظاہر کرنے والی ہے۔ اور یہہ جو لکھا جارہا ہی۔ ویسی ظاہر کرنے والی کُتب کے امام یعنے پیشوا مین لکھا جارہا ہے۔ جسکو عُرفی معنین

ہم صدر رجسٹر قرار دیسکتے ہین۔

۱۰	الزخرف	۷	اَمۡ يَحۡسَبُوۡنَ اَنَّا لَا نَسۡمَعُ سِرَّهُمۡ وَنَجۡوٰٮهُمۡ ؕ بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَيۡهِمۡ يَكۡتُبُوۡنَ ۝	یا وہ یہ گمان کرتے ہین کہ ہم اونکے بھید اور خفیہ باتون کو نہین سُنتے۔ ضرور سُنتے بھی ہین اور ہمارے بھیجے ہوے (فرشتے) اونہین کے پاس لکھتے بھی جاتے ہین۔

نوٹ۔ معلوم ہوگیا کہ کئی فرشتے لکھنے پر مامور ہین۔ اور وہ لکھتے چلے جارہے ہین۔ قیامت تک انسان کی بقا تک لکھتے رہینگے۔

۱۱	الجاثیہ	۴	هٰذَا كِتٰبُنَا يَنۡطِقُ عَلَيۡكُمۡ بِالۡحَـقِّ ؕ اِنَّا كُنَّا نَسۡتَنۡسِخُ مَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ۝	یہ ہمارا رجسٹر تمہارے برخلاف حق حق گواہی دیرہا ہے۔ جو جو عمل تم کیا کرتے تھے۔ ہم اوسے لکھواتے جاتے تھے۔

نوٹ۔ اس سے ثابت ہے۔ اور عام فہم بھی بتاتی ہے۔ کہ فعل پہلے واقع ہوگا۔ تو بعد ازان اوس کا نوٹ ہوگا۔ نہ یہ کہ قبل وقوع فعل نوٹ ہوجائیگا۔

۱۲	ق	۲	وَلَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ وَنَعۡلَمُ مَا تُوَسۡوِسُ بِهٖ نَفۡسُهٗ ۖۚ وَنَحۡنُ اَقۡرَبُ اِلَيۡهِ مِنۡ حَبۡلِ الۡوَرِيۡدِ اِذۡ يَتَلَقَّى الۡمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الۡيَمِيۡنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيۡدٌ ۝ مَا يَلۡفِظُ مِنۡ قَوۡلٍ	اور یقیناً انسان کو ہم نے ہی پیدا کیا ہے۔ اور جو جو متناقض اور مختلف خیالات اوسکا نفس کررہا ہے۔ ہم اوس کو خوب جانتے ہین۔ اور ہم اسکی شہ رگ سے بھی زیادہ تر اوسکے قریب ہین۔ جبکہ دائیں بائیں جانب دو لینے والے (کراماً کاتبین) بیٹھکے لیتے جاتے ہین۔ تو وہ ایک بات بھی منہ سے

نمبر	سورة		آیت	ترجمہ
۱۳	القمر	۳	اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ۝ وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوْهُ فِي الزُّبُرِ ۝ وَكُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ ۝ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ ۝ فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ۝	ایسی نہین نکالتا کہ اوسکے لئے نگران پاس نہو۔ اور ہر کام جو وہ کر چکے۔ کتابون مین موجود ہے۔ اور ہر چھوٹا اور بڑا فعل لکھا ہوا ہے۔ بالتحقیق پرہیزگار لوگ جنتون مین اور نہرون مین قادر مطلق کے پاس سچی خوشنودی کے مقام مین ہونگے

نوٹ۔ اِس سے بھی ثابت ہے کہ فعل واقع ہو چکنے کے بعد وہ لکھ لیا جاتا ہے۔ نہ کہ قبل سے لکھا رہتا ہے۔ اور یہ بھی کہ ایسی کئی کتابین ہین۔ اِسی میں پرہیزگارون کی جزاء کا بھی ذکر ہوگیا ہے۔

نمبر	سورة		آیت	ترجمہ
۱۴	المجادله	۱	يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ۚ اَحْصٰىهُ اللّٰهُ وَنَسُوْهُ ۚ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ	جس دن اللہ ان سب کو جلا اوٹھائیگا۔ پھر جو جو کچھ یہ کر چکے ہین۔ اوس سے انکو آگاہ کر دیگا۔ اللہ تو سب کچھ ضبط کر اچکا ہے۔ اور اللہ تعالی سب چیز پر گواہ ہے۔
۱۵	النبا	۱	وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا ۝	اور ہم نے ہر چیز کو ضبط اور شمار کر رکھا ہے
۱۶	الانفطار	۱	كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ۝ وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ۝ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ۝ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝ اِنَّ	ہرگز نہین۔ بلکہ تم جزاء و سزا کو جھٹلاتے ہو۔ حالانکہ بزرگ لکھنے والے تم پر نگہبان متعین ہین۔ جو جو کچھ تم کرتے ہو وہ جانتے ہین۔ بیشک نیک لوگ بہشت مین

			الابرار لفی نعیم ○ و ان الفجار لفی جحیم ○	ہونگے۔ اور یقیناً بدکار جہنم مین ہون گے۔

نوٹ۔ اسمین بھی سزا و جزاء کا ذکر ہوگیا ہے۔

۱۷	التطفیف	۱	کلا ان کتب الفجار لفی سجین ○ وما ادریک ما سجین ○ کتب مرقوم ○	حق یہ ہے کہ یقیناً بدکارون کا نوشتہ سجین مین ہے۔ تمہین کیا خبر ہے کہ سجین کیا چیز ہے ؟ - وہ چلنے کا رجسٹر ہے۔
۱۸	التطفیف	۱	کلا ان کتب الابرار لفی علیین ○ وما ادریک ما علیون ○ کتب مرقوم ○	حق یہ ہے کہ بیشک نیک لوگون کا نوشتہ علیین مین ہوگا۔ اور تم کو کیا خبر ہے کہ علیون کیا چیز ہے۔ وہ رجسٹر ہے اعاظم کا۔ یعنے بڑے رتبہ والون کا۔
۱۹	الطارق	۱	ان کل نفس لما علیہا حافظ ○	ایک متنفس بھی ایسا نہین ہے کہ اوس پر کوئی نگران مقرر نہ ہو۔

جزء سوم محاسبہ و موازنہ و سزا و جزاء اعمال

جزء اوّل سے وہ معاہدہ ثابت ہوگیا۔ جو انسان نے اپنے پروردگار سے بروز ازل کیا تھا۔ جزء دوم سے یہ بھی ثابت ہوگیا۔ کہ تعمیل معاہدہ کی نگرانی کے لئے خدائے تعالیٰ نے نگران مقرر فرما دیے ہین۔ جو انسان کے اعمال و افعال کا بفور وقوع اپنی اپنی کتاب مین اندراج کرلے رہتے ہین۔ اِس حصہ مین یہ ثابت کیا جائیگا۔ کہ تعمیل معاہدہ

کے تصفیہ کے لئے ایک دن مقرر ہوگا۔ اوس دن عدالت قائم ہوگی۔ وہی یوم محشر یعنے پیشی کا دن ہوگا۔ جس دن اوس موادِ حاصلہ کی جانچ اور اوسکا موازنہ کیا جائیگا۔ انسان کو موقع دیاجائیگا۔ کہ اگر وہ اپنی برأت کے لئے۔ یا رعایتِ عفو کے لئے کوئی وجوہ رکھتا ہے۔ تو اون کو پیش کرے۔ مثلاً۔ (مین اس تمثیل مین اپنی ہی پیشِ نظر صورت دکھادون۔ اسی پر سے دیگر اشکال کابھی تصوّر ہوسکتا ہے)۔ مثلاً۔ کوئی جج ہے۔ اور وہ مُرتشی ہے۔ رشوت لیکر فیصلہ کردیا۔ یا قرابت۔ رعایت۔ یا مروّت مین فیصلہ کردیا۔ اسکے متعلق خداے تعالےٰ اوس جج سے محاسبہ فرمائے۔ تو وہ کیا خاک اپنی برأت مین پیش کرسکیگا۔ اوس کی بددیانتی ظاہر ہے۔ اگرچہ انکار کرے تو اسکے خلاف مین خود اسی کا دل شہادت دیگا۔ پس اوسکی زبانِ اعتذار پر قفل پڑجائیگا۔ اسی طرح اگر کسی متدیّن جج نے کوئی فیصلہ غیر صحیح صادر کردیا۔ اور اوس سے اوسکا محاسبہ ہوگا۔ تو ظاہر ہے۔ وہ عرض کریگا۔ یاربّ۔ محدودُالعقل انسان ہون۔ جتنا حوصلہ عقل کا تونے عنایت فرمایا۔ میری استعداد کی حد تک مین نے اوس سے کام لیا۔ اور بلاکسی اثراتِ ذاتی خواہ خارجی مین نے ویسا فیصلہ کیا۔ اسمین میری بددیانتی کا مطلقاً دخل نہین ہے۔ تو خود اوسکا بڑا عالم ہے۔ اور مین تیری ہی ذاتِ پاک کو اپنی شہادت کے لئے پیش کرتا ہون۔ میری خطا کو بخش دے۔ میرا اعتقاد ہے۔ کہ غفورالرحیم ایسے جج کو بخشدیگا۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ جج کامل سواے اوسکی ذاتِ پاک عالم الغیب کے کوئی دوسرا ہو نہین سکتا۔ بہرحال ہر ایک متنفّس کو موقع تقدیم صفائی کا دیاجائیگا۔ جس کے بعد حکمِ محکمِ داورِ محشر کا سُنایا جائیگا۔ اور آناً فاناً اوس حکم کی تعمیل بھی ہوکر رہیگی۔

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۱	ال عمران	۳	یوم تجد کل نفس ما عملت من خیر محضرا وما عملت من سوء تود لو ان بینہا وبینہ امدا بعیدا ط	یوم محشر ہر نفس اوس نیکی کو جو وہ کرچکا - اور اوس بدی کو جو وہ کرچکا - موجود پائیگا اور یہہ خواہش کریگا - کاش اوسکے اور اوس دن کے درمیان ایک مدت طول وطویل حائل ہو جاتی -
۲	ال عمران	۱۹	کل نفس ذائقۃ الموت وانما توفون اجورکم یوم القیمۃ فمن زحزح عن النار وادخل الجنۃ فقد فاز ط	ہر جان موت کا مزہ چکھنے والی ہے - اور قیامت کے دن تمہارے اجر پورے پورے دیئے جاینگے پس جو آتش دوزخ سے بچالیا گیا - اور جنت مین داخل کر دیا گیا - اوسنے تو یقیناً مراد پائی
۳	الاعراف	۱	والوزن یومئذ الحق فمن ثقلت موازینہ فاولئک ہم المفلحون ۝ ومن خفت موازینہ فاولئک الذین خسروا انفسہم بما کانوا بایتنا یظلمون ۝	اور اوس دن (محشر) کی تول برحق ہے - پس جسکی نیکیان بھاری ہوگئین - وہی بامراد ہونگے اور جسکی نیکیان ہلکی ہوگئین - پس وہ وہی لوگ ہین جنھون نے ہماری نشانیون کی نافرمانی کرنے کی وجہ سے خود کو نقصان پہونچایا -
۴	یونس	۱	الیہ مرجعکم جمیعا ط وعد اللہ حقا ط انہ یبدؤا الخلق	تم سب کی بازگشت اوسی کی طرف ہے - اللہ کا وعدہ سچا ہے - بیشک وہی مخلوق کو

			ثُمَّ يُعِيدُهٗ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ	پیدا کرتا ہے۔ پھر وہی اونکو لوٹا کر لائیگا۔ تاکہ
			اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالْقِسْطِ	جو لوگ ایمان لائے اور انصاف کے ساتھ
			وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ	نیک عمل کرتے رہے۔ اون کو جزائے خیر
			شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ	دے۔ اور اونکے لئے جو کافر ہو گئے تھے۔ اس
			وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا	نافرمانی کی سزا مین پینے کو کھولتا ہوا پانی ہوگا۔
			يَكْفُرُوْنَ ○	اور دردناک عذاب بھی۔

نوٹ۔ ایمان کے ساتھ عمل صالح کا لزوم ہے۔

۵	هود	۹	يَوْمَ يَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا	وہ دن جب آئیگا۔ تو کوئی نفس بغیر اوس کے
			بِاِذْنِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ ○	حکم کے بات تک نکر سکیگا۔ پس اونمین سے کوئی
			فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ	بدبخت ہوگا۔ اور کوئی نیک بخت۔ پس وہ
			لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّشَهِيْقٌ ○	جو بدبخت ہونگے جہنم مین پڑے چلاتے
			خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ	نالے وارے کرینگے۔ جب تک کہ آسمان و زمین
			السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا	باقی رہینگے۔ اِلّا اسکے کہ تمہارے پروردگار کو
			مَا شَآءَ رَبُّكَ ۭ اِنَّ رَبَّكَ	کچھ اور (تبدیلِ حالت) منظور ہو۔ بیشک
			فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ○ وَاَمَّا	تمہارا پروردگار جو کچھ چاہے کر گذرنے والا ہے۔
			الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ	مگر وہ جو نیک بخت ہونگے۔ وہ تو جب تک
			خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ	آسمان و زمین باقی ہے۔ برابر جنت مین
			السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ	رہینگے۔ اِلّا اسکے کہ تمہارے پروردگار کو کچھ
			اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ۭ	اور (تبدیلِ نعمت) منظور ہو۔ یہ تو ایک

نمبر	سورۃ	آیت	آیت قرآنی	ترجمہ
			عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ ٥	ایسی عطا ہے جو ختم ہونے والی نہین ہے۔
۶	هود	۱۰	وَاِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ اَعْمَالَهُمْ ؕ اِنَّهٗ بِمَا يَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ٥	اور اُنہین سے ہر ایک کو تمہارا پروردگار اونکے اعمال کا بدلہ پورا پورا دیگا - بیشک جو عمل وہ کرتے ہین اوس سے وہ آگاہ ہے۔
۷	ابراهيم	۷	لِيَجْزِيَ اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ٥	تاکہ اللہ ہر نفس کو اوسکے کئے کا بدلہ دے۔ بیشک اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔
۸	النحل	۱۳	وَلَتُسْئَلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ٥	اور تم جو جو کچھ کرتے رہتے ہو اوسکی بابت تم سے ضرور ضرور باز پرس ہوگی۔
۹	النحل	۱۵	يَوْمَ تَاْتِيْ كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَّفْسِهَا وَتُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ٥	جس دن ہر نفس اپنے سے آپ ہی جھگڑتا ہوا (یا اپنی ذات کے لئے حجت کرتا ہوا) آئیگا۔ تو ہر نفس کو جو جو کچھ وہ کیا کرتا تھا اوسکا پورا پورا بدلہ دیا جائیگا - اور اون پر ظلم نہ کیا جائیگا۔
۱۰	الكهف	۱۲	اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ٥	وہ وہی لوگ ہین جنھون نے اپنے پروردگار کی آیتون کا اور اوسکے حضور مین جانیکا انکار کیا - پس اون کے اعمال (کچھ اچھے بھی تھے تو) بیکار ہوگئے۔ قیامت کے دن ہم اون کے اعمال کے لئے کوئی میزان قائم نہین کرینگے۔
۱۱	الانبياء	۴	وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ	اور ہم قیامت کے دن انصاف کی ترازوئین قائم کرینگے۔ پس کسی نفس پر ذرا سا بھی ظلم

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			نفس شیئا وان کان مثقال حبة من خردل اتینا بها وکفی بنا حاسبین ۝	نہ ہوگا۔ اور اگر رائی کے دانہ کے برابر بھی کوئی عمل ہوگا۔ تو ہم اوسے لا حاضر کرینگے۔ اور حساب لینے کو ہم ہی کافی ہین۔
۱۲	الحج	۷	فالذین امنوا وعملوا الصلحت لهم مغفرة ورزق کریم ۝ والذین سعوا فی ایتنا معجزین اولئک اصحب الجحیم ۝	پس جو لوگ ایمان لائے اور جنھون نے نیک عمل کئے۔ اون کے واسطے گناہونکی بخشش ہوگی۔ اور عزت کی روزی۔ اور جو لوگ ہماری آیتون کے بارہ مین تنگ کرنیکی نیت سے کوشش کرتے ہین۔ وہی جہنمی ہین۔
۱۳	المومنون	۶	فمن ثقلت موازینه فاولئک هم المفلحون ۝ ومن خفت موازینه فاولئک الذین خسروا انفسهم فی جهنم خلدون ۝	پس جسکے پلّے بھاری ہوگئے۔ وہ تو بامراد ہوے۔ اور جسکے پلّے ہلکے رہے۔ پس وہ وہی ہین جنھون نے اپنے آپکو نقصان پھونچایا۔ کہ ہمیشہ ہمیشہ جہنم مین رہنے والے ہوے۔
۱۴	النور	۳	ان الذین یرمون المحصنت الغفلت المؤمنت لعنوا فی الدنیا والاخرة ولهم عذاب عظیم	بالتحقیق جو لوگ پاکدامن۔ بےخبر ایماندار عورتون پر عیب لگاتے ہین اون پر دنیا مین بھی لعنت کی گئی ہے۔ اور آخرت مین بھی۔ اور اون کے لئے بہت بڑا عذاب ہی۔
۱۵	النور	۹	قد یعلم ما انتم علیه	تم جس روش پر ہو اوسے وہ خوب جانتا ہے

			وَيَوْمَ يُرْجَعُوْنَ اِلَيْهِ	اور جس دن وہ اوسکی حضور مین کوٹائے جائینگے
			فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا	تو جو کچھ وہ کیا کرتے تھے اوس سے اون کو وہ
			وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ	آگاہ کر دیگا۔ اور اللہ ہر چیز کو پورا پورا جاننے
			عَلِيْمٌ ٥	والا ہے۔
۱۶	النمل	۷	مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ	جو لوگ کچھ نیکی لیکر آئینگے۔ پس اونکے لئے
			خَيْرٌ مِّنْهَا ج وَهُمْ	اوسکا بدل اوس سے بہتر موجود ہے۔ اور وہ
			مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ	اوس دن خوف سے امن مین ہونگے۔ اور جو
			وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ	بدی لیکر آوینگے۔ تو وہ اوندھے منھ جہنم
			فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ	مین ڈالدیئے جائینگے۔ (اون سے کہا جائیگا)
			هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا	جو عمل تم کیا کرتے تھے اوسکے سوا تم کو کسی اور
			مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ٥	چیز کا بدلہ تھوڑا ہی دیا جا سکتا ہے؟
۱۷	العنکبوت	۱	اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ	تم سب کی بازگشت میری ہی طرف ہوگی۔
			بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ٥	پھر جو عمل تم کیا کرتے تھے ہم تمکو اوس سے آگاہ
			وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	کر دینگے۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک
			لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصّٰلِحِيْنَ ٥	عمل کئے ہم ضرور اونکو صالحون مین داخل کرینگے

نوٹ۔ ایمان اور عمل صالح دونو لازم ہین۔

۱۸	العنکبوت	۱	وَلَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَاَثْقَالًا	اور ضرور وہ اپنے بوجھے اوٹھائین گے۔
			مَّعَ اَثْقَالِهِمْ وَلَيُسْـَٔلُنَّ	اور اپنے بوجھون کے ساتھ اور بوجھے بھی۔
			يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَمَّا	اور جو جو افترا پردازیان وہ کیا کرتے ہین قیامت

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝	کے دن اون سی اون کے متعلق ضرور باز پرس ہوگی۔
۱۹	روم	۵	ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝	لوگون کے ہاتون جو کچھ ہوا۔ اوسکے سبب سے خشکی اور تری مین فساد ظاہر ہوگیا۔ تاکہ جو عمل بھی اونھون نے کئے۔ اوسکا کچھ تو مزہ اللہ اونکو چکھادے۔ تاکہ وہ باز رہین۔

نوٹ۔ اِس سے ثابت ہے کہ اعمالِ بد کی سزا کچھ تو پیشگی دنیا مین بھی ملجاتی ہے۔

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۲۰	روم	۵	مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهُ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِأَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُوْنَ ۝ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْ فَضْلِهٖ إِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ۝	جو کافر ہوگیا۔ اوسکے کفر کا وبال اوسی پر پڑیگا اور جس نے کوئی نیکی کی۔ تو وہ اپنی اپنی ذات کے لئے (بہتری کا) اہتمام کر رہے ہین۔ تاکہ اللہ اپنے فضل سے اون لوگونکو جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے جزاے خیر دے۔ بیشک وہ کافرون کو دوست نہین رکھتا۔

نوٹ۔ اِسمین بھی ایمان اور عمل صالح توأم ہین۔

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۲۱	السجدۃ	۲	فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝	پس کوئی نفس اِس بات کو نہین جانتا کہ اونکی آنکھون کی ٹھنڈک کیا کیا چیزین اون کے لیئے چھپا رکھی گئی ہین۔ جو اون کے اعمال کا بدلہ ہوگا۔ جو وہ کیا کرتے تھے۔
۲۲	الاحزاب	۳	لِيَجْزِيَ اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ	تاکہ اللہ سچون کو اون کے سچ کے موافق بدلہ

نمبر	سورة	آیت	عبارت	ترجمہ
			بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ	دے۔ اور منافقون کو اگر چاہے تو عذاب دے
			اِنْ شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ	یا اونکی توبہ قبول کرلے۔ بیشک اللہ بڑا
			اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝	بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔
۲۳	السبا	۱	لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا	تاکہ خداے تعالیٰ اون لوگون کو جو ایمان لائے
			الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ	اور نیک عمل کئے جزاے خیر دے۔ گناہونکی
			مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝	بخشش اور عزت کی روزی اونھی کے لئے ہے۔

نوٹ۔ ایمان اور عمل صالح ساتھ ساتھ ہین۔

نمبر	سورة	آیت	عبارت	ترجمہ
۲۴	السبا	۳	قُلْ لَّا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا	(اے پیغمبر تم لوگون سے) کہدو نہ ہمارے گناہونکی
			اَجْرَمْنَا وَلَا نُسْـَٔلُ عَمَّا	تم سے باز پرس کیجائیگی۔ نہ تمہارے عملون کی
			تَعْمَلُوْنَ ۝ قُلْ يَجْمَعُ	ہم سے باز پرس کیجائیگی۔ کہدو ہمارا پروردگار
			بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ	ہم سب کو (قیامت مین ایک جگہ) جمع کریگا
			بَيْنَنَا بِالْحَقِّ ؕ وَهُوَ الْفَتَّاحُ	پھر ہمارے مابین فیصلہ کریگا۔ وہ بڑا فیصلہ
			الْعَلِيْمُ ۝	کرنے والا اور علم والا ہے۔
۲۵	السبا	۴	وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ	جس وقت وہ عذاب کو دیکھینگے۔ تو ندامت
			لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ؕ	کا اظہار کرینگے۔ اور ہم اون لوگون کی گردنون
			وَجَعَلْنَا الْاَغْلٰلَ فِيْٓ	مین جو کفر کرتے رہے طوق ڈالدینگے۔ آیا
			اَعْنَاقِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ هَلْ	اون کو سواے اوسکے جو عمل کیا کرتے تھے
			يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝	کوئی اور بدلہ دیا جائیگا۔؟
۲۶	یٰس (۳۶)	۴	اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً	پس ایک ہی چیخ (صور) کی آواز ہی تو ہوگی

نمبر	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
			وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ۝ فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝	کہ یکایک وہ سب ہمارے حضور مین حاضر کر دیئے جائینگے - پس اوس دن نہ تو کسی تنفس پر کوئی ظلم کیا جائیگا - اور نہ تم کو کوئی بدلہ دیا جائیگا - سوائے اوسکے جو تم عمل کیا کرتے تھے -
۲۷	یٰسٓ	۴	هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِىْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝	اب یہہ وہی تو (جہنّم سامنے) ہی - جس کا تم سے (میثاق مین) قول و قرار ہوا تھا جیسا کہ تم کفر کیا کرتے تھے - اوسکے بدلے آج اِس مین داخل ہو جاؤ -
۲۸	صٰفّٰت	۲	اِنَّكُمْ لَذَآئِقُوا الْعَذَابِ الْاَلِيْمِ ۝ وَمَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝	تم یقیناً دردناک عذاب ضرور چکھنے والے ہین - اور تم بدلہ اوسی کا پاؤگے جو کچھ تم عمل کیا کرتے تھے - ہان - خدا کے خالص بندے اِس سے مستثنےٰ ہین -
۲۹	الزمر	۷	وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۝ وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا ط	ہر متنفس کو جو جو کچھ وہ کر چکا ہے - اوسکا پورا پورا بدلہ دیا جائیگا - جو جو کچھ وہ کیا کرتے ہین اللہ اوس سے خوب واقف ہی - اور جو کافر ہو گئے - وہ ایک غول بنا کر جہنّم کی طرف ہنکا دیئے جائینگے -
۳۰	الزمر	۸	وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ	اور جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے رہے تھے

نمبر	سورة	آیت	عربی	ترجمہ
			الی الجنة زمرا ط	اون کے دل کے دل جنت کی طرف بھیجے جائینگے
۳۱	المؤمن	۲	الیوم تجزی کل نفس بما کسبت لا ظلم الیوم ان الله سریع الحساب ○	آج ہر شخص کو اوسکے کیے کا بدلہ دیا جائیگا آج ذرا بے انصافی نہ ہوگی۔ یقیناً اللہ بڑا حساب لینے والا ہے۔
۳۲	المؤمن	۵	من عمل سیئة فلا یجزی الا مثلها ج ومن عمل صالحا من ذکر او انثی وهو مؤمن فاولئک یدخلون الجنة یرزقون فیها بغیر حساب	جو شخص کوئی بدی کریگا۔ تو اوسکو اوتنا ہی بدلہ دیا جائیگا۔ اور جو شخص مرد ہو یا عورت کوئی نیک عمل کرے اور وہ مومن بھی ہو تو یہی لوگ جنت مین داخل ہونگے جنہین اونکو بے حساب رزق دیا جائیگا۔
۳۳	المؤمن	۶	انا لننصر رسلنا والذین امنوا فی الحیوة الدنیا ویوم یقوم الاشهاد یوم لا ینفع الظلمین معذرتهم ولهم اللعنة ولهم سوء الدار ○	بیشک ہم زندگانی دنیا مین اپنے رسولون کی بھی مدد کرتے تھے۔ اور اون لوگون کی بھی جو ایمان لائے۔ اور جس دن گواہ ٹھیرینگے اوس دن نافرمانون کو اونکی معذرت کوئی نفع نہین پہونچائیگی۔ اور اونھین کے لئے برا ٹھکانا ہے۔
۳۴	المؤمن	۸	فاذا جاء امر الله قضی بالحق وخسر هنالک المبطلون ○	پس جب حکم خدا آجائیگا تو ٹھیک ٹھیک فیصلہ کر دیا جائیگا۔ اور اوس وقت باطل والے ٹوٹے مین رہینگے۔
۳۵	حم السجدة	۳	ویوم یحشر اعداء الله	اور جس دن اللہ کے دشمن (کافر و بدکار)

فَهُمْ يُوزَعُونَ حَتّٰى إِذَا	جہنم کے پاس جمع کئے جائینگے۔ پھر وہ
مَا جَاءُوهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ	(دوسرون کے پہونچنے تک) رُوک لئے
سَمْعُهُمْ وَأَبْصَارُهُمْ	جائینگے۔ یہانتک کہ جب وہ سب پہونچ
وَجُلُودُهُمْ بِمَا كَانُوا	جائنگے۔ تو اون کے کان۔ اور اون کی
يَعْمَلُونَ ۝ وَقَالُوا	آنکھین اور انکی کھالین۔ جو جو بدعملی
لِجُلُودِهِمْ لِمَ شَهِدْتُمْ	وہ کیا کرتے تھے۔ اوسکی بابتہ اونکے مقابل
عَلَيْنَا ۖ قَالُوا أَنْطَقَنَا	شہادت دینگے۔ اور وہ اپنی کھالون سے
اللّٰهُ الَّذِي أَنْطَقَ	کہینگے۔ بہلا تم نے ہمارے مقابل شہادت
كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ خَلَقَكُمْ	کیون دی؟ وہ جواب دینگے۔ ہم کو تو اوسی خدا
أَوَّلَ مَرَّةٍ وَإِلَيْهِ	نے گویا کر دیا ہی جس نے ہر چیز کو گویائی دی ہے۔
تُرْجَعُونَ ۝ وَمَا كُنْتُمْ	اِسی نے تمکو اوّل بار پیدا کیا۔ اور اُسیکے
تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ	حضور مین اب تم لوٹا کر لائے جار ہی ہو
عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا	اور تم اِس خوف سے تو (اپنے گناہونکو)
أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ	چھپاتے نہ تھے کہ تمہارے کان تمہارے
وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ أَنَّ	مقابل گواہی دینگے۔ نہ اِس خوف سکی
اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيرًا	تمہاری آنکھین گواہی دینگی۔ اور نہ
مِمَّا تَعْمَلُونَ ۝	اِس خوف سے کہ تمہاری کھالین گواہی
وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِي	دینگی بلکہ تم نے تو یہ گمان کر لیا تھا
ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ أَرْدٰكُمْ	کہ جو بد اعمالیان تم کیا کرتے ہو اُنمین سے

نمبر	سورہ	آیت	متن	ترجمہ
			فَأَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ○ فَإِنْ يَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۚ وَإِنْ يَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا هُمْ مِّنَ الْمُعْتَبِيْنَ ○	بہت سی باتون کو خدا جانتا ہی نہین اور اسی تمہاری بدگمانی نے۔ جو تم اپنے پروردگار کی نسبت کرتے تھے تمھین تباہ کر دیا۔ کہ اب تم سخت نقصان اوٹھانیوالون مین سے ہو گئے۔ اب اگر (تھوڑا) ٹھیر جاو تو جہنم اونکا خاصا ٹھکانا ہے۔ اور اگر وہ توبہ چاہین تو اب وہ اون لوگون مین سے نہین رہے ہین کہ جنکی توبہ قبول کیجاے۔
۳۶	الشوریٰ	۴	وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ج	اور ہر بدی کا بدلہ ویسی ہی بدی ہوگا۔

نوٹ۔ اگرچہ یہ حکم انسانی باہمی معاملات سے متعلق ہے۔ لیکن خدا چونکہ اپنے اصول پر چلنے کا حکم انسان کو دیتا ہے۔ اسلیئے خدا کے اصول کیطرح اسکو یہان نقل کیا گیا ہے۔

نمبر	سورہ	آیت	متن	ترجمہ
۳۷	الشوریٰ	۵	اِسْتَجِيْبُوْا لِرَبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ أَنْ يَّأْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ ط مَا لَكُمْ مِّنْ مَّلْجَاٍ يَّوْمَئِذٍ وَّمَا لَكُمْ مِّنْ نَّكِيْرٍ ○	قبل اسکے کہ وہ دن آجاے جو خدا کی طرف سے ٹلنے والا نہین۔ تم اپنے پروردگار کا حکم مانو۔ اوس دن نہ تمہارے لئے جاے پناہ ہوگی۔ نہ گناہون سے انکار کرتے بن پڑیگا
۳۸	الجاثیہ	۳	وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ○	اور اللہ نے آسمانون اور زمین کو ایک غرض صحیح سے پیدا کیا۔ اور اسلیئے کہ ہر نفس اپنے کیئے کا بدلہ لے۔ اون پر کوئی ظلم نہ کیا جاے۔

۲۹	الجاثیہ	۴	وترى كل امة جاثية	اور تم ہر امت کو گھٹنوں کے بل کھڑا
			كل امة تدعى الى	ہوا دیکھو گے۔ ہر گروہ اپنے اپنے
			كتبها ط اليوم تجزون	نوشتہ کیطرف بلایا جائیگا۔ اور اون سے
			ما كنتم تعملون ۝	یہہ کہا جائیگا کہ جو جو عمل تم کیا کرتے تھے
			هذا كتبنا ينطق	آج تم اوس کا بدلہ پاؤ گے۔ یہہ ہمارا رجسٹر
			عليكم بالحق ط انا	تمہارے برخلاف حق حق گواہی دیرہا
			كنا نستنسخ ما كنتم	ہے۔ جو جو عمل تم کیا کرتے تھے۔ ہم
			تعملون ۝ فاما الذين	اوسے لکھواتے جاتے تھے۔ پس جو
			امنوا وعملوا الصلحت	لوگ ایمان لائے ہین۔ اور نیک عمل بھی
			فيدخلهم ربهم	کئے ہین۔ اونکو تو اون کا پروردگار
			فى رحمته ط ذلك	اپنی رحمت مین داخل کریگا۔ یہی تو وہ کھلی
			هو الفوز المبين ۝	کامیابی ہے۔ رہے وہ لوگ جو گمراہ ہوگئے
			واما الذين كفروا قف	(اونسے کہا جائیگا) کیا میری آیتین تمہارے
			افلم تكن ايتى تتلى	سامنے نہین پڑھی جایا کرتی تھین؟ تم تو
			عليكم فاستكبرتم	اونسے اکڑا کرتے تھے۔ تم تو تھے ہی گنہگار
			وكنتم قوما مجرمين ۝	لوگ۔ اور جب یہہ کہا جاتا تھا۔ کہ اللہ کا وعدہ
			واذا قيل ان وعد الله	سچا ہے۔ قیامت کے بارہ مین کوئی شک
			حق والساعة	نہین ہے۔ تو تم یہہ کہدیا کرتے تھے کہ ہم
			لا ريب فيها قلتم	جانتے ہی نہین۔ قیامت کیا چیز ہے۔

			مَّا نَدْرِيْ مَا السَّاعَةُ ۙ اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ ۝ وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ وَقِيْلَ الْيَوْمَ نَنْسٰكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝ ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّغَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ۝	ہم تو اوسکو ایک خیال ہی خیال سمجھتے ہین۔ اور ہم اسپر یقین لانے والے نہین ہین۔ اور جو کچھ وہ کیا کرتے تھے اوسکی بدی اب اون پر کھل گئی۔ اور جس چیز کی وہ ہنسی اوڑایا کرتے تھے اوسی نے اونھین آگھیرا۔ اور اون سے یہہ کہا جائیگا۔ آج ہم تمکو اوسی طرح بھلا دینگے جسطرح کہ تم نے اس دن کے آنے کو بھلا دیا تھا۔ تمہارا ٹھکانا جہنم ہے۔ اور اب تمہارا کوئی مددگار نہین ہے یہہ اسلیئے۔ کہ تمنے اللہ کی آیتونکو ٹھٹھا بنا لیا تھا۔ اور زندگانی دنیا نے تمکو دھوکا دیا تھا۔ پس اوسدن نہ وہ اوس سے باہر جانے پائینگے۔ اور نہ اونسے اپنے رب کے راضی کرنیکے لئے خواہش کیجائیگی۔

نوٹ۔ اسکا ابتدائی حصہ قلمبندی اعمال جزء دوم سے بھی متعلق ہے۔ جسکو اوس مقام پر بھی نقل کیا گیا ہے۔

۴۰	ق	۲و۳	وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ ؕ ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ ۝ وَجَآءَتْ	اور صور پھونک دیا گیا۔ یہی دن ہے وعدۂ عذاب کا۔ اور ہر متنفس (حا[illegible]

عربی	اردو
كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ	اِس شان سے) آئیگا کہ اوسکے ساتھ
وَّشَهِيدٌ ۝ لَقَدْ كُنْتَ	ایک تو اوسکو کھینچ لیجانے والا ہوگا۔
فِي غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا	اور ایک گواہ ہوگا۔ (خدا فرمائیگا) ارے
عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ	(دن) سے تو تو غفلت مین تھا۔ لے
الْيَوْمَ حَدِيدٌ ۝ وَقَالَ	اب ہم نے تیرا پردہ ہٹا دیا۔ آج تو تیری
قَرِينُهُ هٰذَا مَا لَدَيَّ	نظر بڑی ہی تیز ہے۔ اوسکا مصاحب
عَتِيدٌ ۝ أَلْقِيَا فِي جَهَنَّمَ	(گواہ) کہیگا۔ میرے پاس جو کچھ ہے یہہ
كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيدٍ ۝	(نامۂ اعمال) حاضر ہے۔ (حکم ہوگا) تم
مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ	دونو جہنّم مین جھونک دو ہر گمراہ سرکش
مُّرِيبٍ ۝ الَّذِي جَعَلَ	نیکیون سے روکنے والے۔ زیادتی
مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ	کرنے والے۔ شک کرنے والے۔ خدا
فَأَلْقِيَاهُ فِي الْعَذَابِ	کے ساتھ دوسرے کو بھی خدا ٹھہرانے
الشَّدِيدِ ۝ قَالَ قَرِينُهُ	والے کو۔ اِن سب کو تم دونو سخت عذاب
رَبَّنَا مَا أَطْغَيْتُهُ	مین ڈالدو۔ اوسکا مصاحب (شیطان
وَلٰكِنْ كَانَ فِي ضَلٰلٍ	جو ساتھی جکڑا ہوا ہوگا۔) عرض کریگا
بَعِيدٍ ۝ قَالَ لَا تَخْتَصِمُوا	کہ اے ہمارے پروردگار۔ مین نے تو
لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ	اوسکو سرکش نہین بنایا۔ لیکن یہہ خود
إِلَيْكُمْ بِالْوَعِيدِ ۝ مَا يُبَدَّلُ	ہی بڑی گمراہی مین تھا۔ (خداے تعالے
الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَا أَنَا	فرمائیگا بس) میرے حضور مین جھگڑا

ترجمہ	متن			
تکرو- مین تو تم کو پہلے ہی سے وعدۂ عذاب	بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ؀			
سنا چکا تھا- میرے حضور مین بات بدلی	يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ			
نہین جاتی- اور نہ مین بندون کے حق	هَلِ امْتَلَأْتِ وَتَقُوْلُ			
مین ظلم کرنیوالا ہون- جس دن ہم جہنم	هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ؀			
سے کہینگے- آیا تو پورم پور بھر گیا- وہ	وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ			
عرض کریگا- آیا کچھ اور بھی ہے ۹ اور جنت	لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ؀			
پرہیزگارونکی خاطر بہت ہی قریب کیجائیگی				
اوسدن جھٹلانے والون کے لئے جو	فَوَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ	۱	الطور	۱۴
لغو باتون مین پڑے کھیلا کرتے ہین شامت	الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ خَوْضٍ			
ہوگی- اور جس دن اونکو آتش جہنم کی طرف	يَّلْعَبُوْنَ ؀ يَوْمَ يُدَعُّوْنَ			
دھکیلے پر دھکے دیئے جائینگے- (اون سے	إِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ؀			
کہا جائیگا) یہہ وہی آگ تو ہے جسکو تم	هٰذِهِ النَّارُ الَّتِيْ			
جھٹلایا کرتے تھے ۹- کیا یہہ جادو ہے؟	كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ			
یا تم کو کچھ سوجھتی ہی نہین ۹- اب اسمین	أَفَسِحْرٌ هٰذَا أَمْ أَنْتُمْ			
تم گھس جاؤ- پھر صبر کرو یا نہ کرو تمہارے	لَا تُبْصِرُوْنَ ؀ اِصْلَوْهَا			
لئے یکسان ہے- جو عمل تم کیا کرتے تھے	فَاصْبِرُوْا أَوْ لَا تَصْبِرُوْا			
یہہ بس اوسی کا بدلہ تمکو دیا جاتا ہے-	سَوَاءٌ عَلَيْكُمْ إِنَّمَا			
البتہ پرہیزگار لوگ جنتون مین اور نعمتون مین	تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ؀			
جو جو کچھ اونکے پروردگار نے اونکو دیا ہوگا	إِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ			

			وَنَعِيمٍ ۝ فَاكِهِينَ بِمَا آتَاهُمْ رَبُّهُمْ وَوَقَاهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ	اوسکی لذتین پاتے ہونگے۔ اون کا پروردگار انکو جہنم کے عذاب سے بچالیگا
۴۲	النجم	۳	وَأَنْ لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ ۝ وَأَنَّ سَعْيَهُ سَوْفَ يُرَىٰ ۝ ثُمَّ يُجْزَاهُ الْجَزَاءَ الْأَوْفَىٰ ۝	اور یہ کہ انسان کے لئے کچھ بھی نہین ہے سواے اُتنے کے جتنی اُسنے کوشش کی ہو۔ اور یہ کہ اوسکی کوشش آگے چلکر دیکھی جائیگی۔ پھر اوسکو اوسکا بدلہ پورم پورا دیا جائیگا۔
۴۳	الرحمن	۳	هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ ۝	کیا نیکی کا بدلہ سواے نیکی کے کچھ اور ہوسکتا ہے ؟۔
۴۴	الواقعہ	۳	فَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِينَ ۝ فَرَوْحٌ وَرَيْحَانٌ ۝ وَجَنَّتُ نَعِيمٍ ۝ وَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ ۝ فَسَلَامٌ لَكَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ ۝ وَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِينَ الضَّالِّينَ ۝ فَنُزُلٌ مِنْ حَمِيمٍ ۝ وَتَصْلِيَةُ جَحِيمٍ ۝ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِينِ ۝	پس اگر وہ مقربان بارگاہ سے ہے۔ تو (اوسکے لئے) راحت اور خوشبو اور نعمت والی جنت ہے۔ اگر وہ داہنے ہاتھ والون مین سے ہے۔ تو سلامتی ہے تیرے لئے اے داہنے ہاتھ والے۔ اور اگر وہ جھٹلانے والے اور گمراہون مین سے ہے۔ تو ابلتے پانی کی ضیافت ہے اور جہنم مین جھونکنا ہے۔ بیشک یہ خبر بالکل صحیح اور یقینی ہے۔

نوٹ۔ داہنے ہاتھ والون سے مراد کے لئے دیکھو قدرت کاملہ کا ع۸۶ مابعد۔ اور جزء دوم ع ۲ ماسبق۔

نمبر	سورۃ	رکوع	آیات	ترجمہ
۴۵	التحریم	۱	یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْیَوْمَ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝	اے وہ لوگو جو نافرمان ہوگئے ہو۔ آج کے دن تم کوئی عذر نکرو۔ جو عمل تم کیا کرتے تھے۔ بس اوسیکا بدلہ تم کو دیا جاتا ہے
۴۶	المرسلات	۱	ھٰذَا یَوْمُ لَا یَنْطِقُوْنَ ۝ وَلَا یُؤْذَنُ لَھُمْ فَیَعْتَذِرُوْنَ ۝ وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ ۝ ھٰذَا یَوْمُ الْفَصْلِ جَمَعْنٰکُمْ وَالْاَوَّلِیْنَ فَاِنْ کَانَ لَکُمْ کَیْدٌ فَکِیْدُوْنِ ۝ وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ ۝ اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ ظِلٰلٍ وَّعُیُوْنٍ ۝ وَّفَوَاکِهَ مِمَّا یَشْتَھُوْنَ ۝	یہی وہ دن ہے کہ وہ (گنہگار مارے ہیبت کے) بول نہ سکینگے۔ اور نہ اونکو اسکی اجازت دیجائیگی کہ وہ کچھ عذر و معذرت کرین۔ اوس دن جھٹلانے والونکی بڑی شامت آئیگی۔ یہی تو فیصلہ کا دن ہے۔ آج ہمنے تمکو اور اگلے لوگون کو اکٹھا کرلیا ہے۔ اگر تم کو کوئی داؤ آتا ہو تو ہم پر اپنا داؤ کر چلاؤ اوس دن جھٹلانے والونکی بڑی شامت ہوگی۔ البتہ پرہیزگار لوگ سایون مین اور چشمون مین اور ایسے میوون مین (بسر کرتے ہونگے) جسکی وہ خواہش کرینگے۔
۴۷	والنزعت	۲	فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْکُبْرٰی ۝ یَوْمَ یَتَذَکَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰی ۝ وَبُرِّزَتِ الْجَحِیْمُ لِمَنْ یَّرٰی ۝ فَاَمَّا مَنْ طَغٰی ۝ وَاٰثَرَ	پھر جب بڑی مصیبت (قیامت) آجائیگی اوسدن انسان اپنے کئے کو یاد کریگا۔ اور ہر اوس شخص کے لئے جو دیکھتا ہوگا جہنم نمایان

نمبر	سورۃ	تعداد		آیت	ترجمہ
				الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۙ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ	کر دیا جائیگا- پس جس نے سرکشی کی ہوگی- اور زندگانی
				هِيَ الْمَاْوٰى ؕ وَاَمَّا مَنْ	دنیا کو ترجیح دی ہوگی- تو یقیناً اوسکا ٹھکانا
				خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ	دوزخ ہوگا- اور جو اپنے پروردگار کے حضور مین
				وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۙ	(جوابدہی کیلئے) کھڑے ہونے سے ڈرا ہوگا اور نفس کو
				فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ؕ	خواہشات سے روکتا رہا ہوگا- یقیناً جنت اوسکا ٹھکانا ہوگا
۴۸	الغاشیہ	۱		اِنَّ اِلَيْنَاۤ اِيَابَهُمْ ۙ ثُمَّ	یقیناً ہماری ہی طرف ان سب کا آنا ہے- پھر
				اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ؕ	ان سب کا حساب لینا ہمارا ہی کام ہے-
۴۹	الزلزال	۱		يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ	اوس دن لوگ مختلف حالتوں مین نکلینگے-
				اَشْتَاتًا ۙ لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ؕ	تاکہ اونکے اعمال اونکو دکھائے جائین-
				فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ	پس جس شخص نے ذرّہ بھر نیکی کی ہوگی- وہ
				خَيْرًا يَّرَهٗ ؕ وَمَنْ يَّعْمَلْ	اوسے دیکھ لیگا- اور جس نے ذرّہ بھر بدی
				مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ؕ	کی ہوگی وہ اوسے دیکھ لیگا-
۵۰	القارعہ	۱		فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۙ	پس جس کی (نیکیوں) کی تول بھاری
				فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ؕ	اوتریگی- وہ تو خاطر خواہ عیش مین ہوگا-
				وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۙ	اور جس (کے اعمال نیک) کی تول ہلکی ہوگی
				فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ؕ وَمَاۤ	اوسکی (آغوش) کا در ھاویہ ہوگی- (اے
				اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ؕ	پیغمبر) تم کیا سمجھے کہ ہاویہ ہے کیا چیز؟-
				نَارٌ حَامِيَةٌ ؕ	وہ دہکتی ہوئی آگ ہے-

جُزءِ چہارُم - قُدرَۃِ کامِلَہ

جُزءِ اوّل ودوم وسوم صاف وصریح آیات ہین۔ زیادہ بحث کی اوسمین حاجت
نہین تھی۔ حصۂ چہارم ہی بہت زیادہ غور طلب ہے۔ کیونکہ کم فہم لوگ خطاءً۔ اور گناہ پسند طبیعتین
حیلتاً۔ انھین آیات مین تعمیمی معنے پیدا کرکے اسکی کوشش کرتے ہین کہ اینچ کھینچ کر یہ نتیجہ
نکالین کہ انسان کے افعال بھی بحکمِ الٰہی صادر ہوتے ہین۔ اس مادّہ مین میری وسعتِ نظر
کی حدتک جتنی آیات قرآنِ شریف مین ہین۔ اون کل کو مین نے منتخب کرلیا ہے۔ اور
مضمون کے اعتبار سے چند چند کا ایک ایک بالکل علیحدہ جزء قرار دیکر ایک تدریجی سلسلہ
اپنی بحث کا قائم کردیا ہے۔ اس خاص مادہ قدرۃ کاملہ سے متعلق آیات کی تعداد
نسبتاً زیادہ ہے۔ اور اسی حصہ کی آیتون کے متعلق مین نے بہ امدادِ ایزدِ پاک ہر آیۃ کے
ذیلی نوٹ مین بحدِ استعدادِ خود بحث کی ہے۔ اور اس امر کے ثابت کرنیکی کوشش
کی ہے کہ جو امور خارج از قدرت واختیارِ انسانی ہین وہ تابع مشیّت ہین۔ اون کا
اندراج ازل سے لوحِ محفوظ مین ہے۔ اور جن امور مین فاعلِ مختار خود
انسان ہے۔ بفورِ وقوع انکا اندراج بھی ہوجایا کرتا ہے۔ یہہ ثابت کیا ہے کہ رحمن
کی حیثیت سے خداے تعالیٰ نے یومِ میثاق ہدایت فرمادی۔ اوسی حیثیت سے
خداے پاک نبی رسول بھیج بھیجکر اوسی ہدایت کو یاد دلاتا رہا ہے۔ اور پھر اپنی خاص اور
بے انتہا عنایت سے بذریعۂ کانشنس بھی انسان کے دمِ واپسین تک متنبّہ کرتا رہتا
ہے۔ کیونکہ فرمایا ہے کہ وہ نفسِ انسان سے بہ نسبت حبل الورید کے بھی۔ جو جزءِ جسم

انسان ہے - قریب تر ہے - اور ہر وقت اور ہر لمحہ تنبیہہ متعلق افعال کے کرتا رہتا ہے - اسکے بعد رحیم کی حیثیت سے وہ اوسیوقت اور اوسی صورت مین مزید ہدایت فرمائیگا - جبکہ انسان اپنے عمل سے - یعنے کم از کم بہ استعمال صائب اپنی عقل کے رجوع بہ الٰہی کرنے سے - برحجان بہ صلاح سے - خود کو اسکا مُستحق ثابت کرے - اِس حِصّہ مین بعض آیات کسیقدر طویل بھی نقل ہوی ہین - یہہ اِس وجہ سے کہ کسی خاص حِصّہ آیت کا صحیح منشاد ریافت کرنیکے لئے سیاقِ کلامِ ربّانی کا بھی لحاظ کرنا لازمی امر ہے - جب اوسکو پورا پڑہا اور سمجھا جائے تو منشاءِ الٰہی صاف ہو جاتا ہے -

نمبر	سورۃ	رکوع	ایات	ترجمہ
۱	البقرہ	۱	اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَیْھِمْ ءَاَنْذَرْتَھُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْھُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝ خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ وَعَلٰی سَمْعِھِمْ ؕ وَعَلٰٓی اَبْصَارِھِمْ غِشَاوَۃٌ ز وَّلَھُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۝	جو کافر ہو چکے - اونکے لئے یکسان ہے - خواہ تم اونکو ڈراؤ یا نہ ڈراؤ - وہ تو ایمان نہ لائینگے - اونکے دلون اور کانون پر خدا نے مُہر کر دی ہے - اور اونکی آنکھون پر پردہ پڑا ہوا ہے - اور اُن کے لئے بڑا عذاب ہے -

نوٹ - سائل کہینگے کہ جب خدا نے خود نصیحت ناشنوا اندھا بہرہ کر دیا تو پھر عذاب کیون کرنے لگا - اسکا جواب یہہ ہے کہ اوّل تو بات ایمان کی ہے - بے ایمان کی بخشایش نہین

ہوتی- دنیاوی اعمالِ انسانی سے متعلق یہہ آیتہ نہین ہے- دوسرے یہہ کہ انسان کو اوسکے
خلق کرنے کے ساتھ ہی ساتھ ہدایتِ ایمان ہو چکی- کیونکہ عقل و ادراک اور اختیارِ عمل
اوسکو پہلے سے عطا ہو چکا ہے- بر اینہم اگر ایمان کی طرف توجہ ہی نہین کرتا- بلکہ کافر
ہو چکا- تو ایسے کو نصیحت و ہدایت بیکار ہے-

یاد رکھو کہ انسان سے اللہ دو بات چاہتا ہے- ایک ایمان- دوسرے عمل صالح-
فقط ایمان کافی نہین ہوتا- عمل صالح بھی کرے- تو انسان تعمیلِ کامل اللہ کے حکم کی
کریگا- یہہ آیتہ ایمان سے متعلق ہے- (دیکھو جزء اوّل ع ۱۵ اور جزء سوم ع ۲۳)-

۲	البقرہ	۳	إِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِي أَنْ	بیشک اللہ کو مچھر تک کی مثل بیان کرنے
			يَضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوضَةً	مین کوئی شرم نہین ہے- نہ اوس سے کسی
			فَمَا فَوْقَهَا ۚ فَأَمَّا الَّذِينَ	بڑے جانور کی- اب جو ایمان لانیوالے
			آمَنُوا فَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ	ہین- وہ تو جانتے ہی ہین کہ خدا کی طرف سے
			مِن رَّبِّهِمْ ۖ وَأَمَّا الَّذِينَ	یہہ حق ہے- رہے کفار- وہ یہہ کہدیتے
			كَفَرُوا فَيَقُولُونَ مَاذَا	ہین کہ اس مثل سے خدا نے مقصد ہی کیا
			أَرَادَ اللّٰهُ بِهَٰذَا مَثَلًا ۘ	لیا ہے- مگر خدا تعالی ایسی ہی مثال سے
			يُضِلُّ بِهِ كَثِيرًا وَيَهْدِي	بہتیرون کو ہدایت کر دیتا ہے- اور بہتیرون
			بِهِ كَثِيرًا ۚ وَمَا يُضِلُّ	سے توفیقِ ہدایت سلب کرلیتا ہے- مگر
			بِهِ إِلَّا الْفَاسِقِينَ ۝	توفیق ہدایت صرف فاسقون سے سلب
			الَّذِينَ يَنقُضُونَ عَهْدَ اللّٰهِ	کرتا ہے- جو خدا سے عہد و پیمان کرکے پھر
			مِن بَعْدِ مِيثَاقِهِ	اوسے توڑ دیتے ہین- اور جن چیزون

		وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○	کے وصل کا خدا نے حکم دیا تھا - اونہیں فصل کرتے ہین - اور زمین مین فساد کرتے ہین - یہہ لوگ نقصان مین رہنے والے ہین -

نوٹ - اسمین بھی غور کرو تو مومن اور کافر کے ایمان اور بے ایمانی کا مقابلہ کیا گیا ہے - اور فرماتا ہے کہ باایمان کی ہدایت ہوتی ہے - اور بے ایمان کی نہین - پھر صاف فرماتا ہے کہ ہدایت صرف اونھین کی نہین ہوتی کہ جو فاسق ہین - اِسلئے کہ اونھون نے ایمان بلکہ رجحان بہ ایمان تک کو ترک کر دیا - اور ابتدائی اقرارِ اطاعت سے منحرف ہو گئے - یہہ بھی ایمان سے متعلق ہے - عمل صالح سے نہین - یہہ سب ہو کر جب کوئی اللہ کی طرف رجوع ہی نہین کرتا ہے - تو ہدایت کسکو کیجائے - ؟

۳	البقرہ	۱۲	وَمَا هُمْ بِضَاۗرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ	حالانکہ بغیر حکم خدا وہ اوس سے کسی کو نقصان نہین پہونچا سکتے تھے -

نوٹ - یہہ آیتہ قصۂ ہاروت و ماروت سے متعلق ہے - اوس زمانہ مین جادو وغیرہ ڈھکوسلے زیادہ جاری ہو گئے تھے - اون دونو فرشتون کو خدا نے زمین پر بھیجا - اوس وقت کے نبی نے انکو کہا کہ لوگون کو جادو دفع کرنے کا طریقہ سکھا دین - مگر جادو خود کرنے سے منع کرین - لوگون کو ان فرشتون نے جتلا دیا - اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ یعنے سمجھو کہ ہم آزمایش ہین اور تم نافرمانی نہ کرو " اِس جتلانے کے بعد بھی جب لوگون نے جادو کو دفع کرنا سیکھا تو لامحالہ جادو کا طریقہ معلوم ہو گیا - پس وہ خود جادو سے فساد کرنے لگے - تو خدا تعالیٰ اس آیتہ کے ذریعہ معلوم کراتا ہے - کہ تم کچھ ہی کرلو - مگر بلا

حکم خدا کے تم کسی کا کچھ نہین بگاڑ سکتے۔ جادو کی وجہ سے اثر خارجی اسباب غیر معلوم سے پیدا ہوتا۔ جسکی نسبت عوام سمجھتے کہ خدا نے یا بتون نے ایسا کیا۔ اسکو زائل کرنا خدا کے لئے لازم تھا۔ اسلئے ایسا فرمایا۔ ہماری بحث سے اسکا تعلق نہین ہے۔

۴	البقرة	۱۷	قُلْ لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ط يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○	کہدو کہ مشرق اور مغرب خدا کے ہین وہ جسے چاہے راہ راست کی ہدایت فرمادے۔

نوٹ۔ بیت المقدس سے پلٹ کر جبکہ کعبہ کو قبلہ کرنیکا حکم ہوا۔ اوسوقت یہودیون نے اعتراض کیا تھا۔ سو یہہ اوسکا جواب ہے۔ امور ایمان مین بہترین طریقہ خدا انسان کو دکھاتا ہے اوسپر عمل کرنا اسکا کام ہے۔ ورنہ وہ بے ایمان ہوا۔ یہہ آیتہ بھی امر ایمانی سے متعلق ہے۔ نکہ فعل صالح دنیوی سے۔

۵	البقرة	۳۳	وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِهِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ط وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا قف وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ○	اور اگر خدا کو منظور ہوتا۔ تو وہ لوگ بعد اسکے کہ اونکے پاس کھلی دلیلین آچکی تھین اون پیغمبرون کے بعد نہ لڑتے۔ لیکن انھون نے اختلاف کیا۔ پھر اوسمین کوئی تو ایمان لایا۔ اور کوئی انمین سے کافر ہوگیا۔ اور اگر اللہ چاہتا تو وہ نہ لڑتے۔ لیکن اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

نوٹ۔ یہہ بھی انسان کے ایمان سے متعلق ہے۔ اللہ تعالی نے اپنے ارادہ اور مشیئت سے انسان کو پیدا کیا۔ ایمان اوسکو سکھایا۔ اسکا اقرار اوس سے لیا۔ بدعہد کی رہنمائی کیسی؟

۶	آلِ عمران	۳	قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○	کہدو کہ اے اللہ۔ اے سلطنت کے مالک۔ تو جسکو چاہتا ہی سلطنت عطا فرماتا ہے۔ اور جس سے چاہتا ہی سلطنت چھین لیتا ہی۔ اور جسے چاہتا ہی تو عزت دیتا ہی۔ اور جسے چاہتا ہی تو ذِلّت دیتا ہے تمام خیر و خوبی تیرے ہی ہاتھ ہی بیشک تو ہر شئے پر قادر ہے۔

نوٹ۔ یہہ آیتہ بتاتی ہے کہ دُنیوی نعمات کی تقسیم خدا کی قدرت مین ہے۔ اعمالِ انسانی سے متعلق نہین ہے۔

۷	آلِ عمران	۱۵	وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ط	اور کوئی متنفّس بغیر خدا کے حکم کے جو لکھا ہوا اور مقرر کیا ہوا ہے۔ نہین مر سکتا۔

نوٹ۔ موت و حیات کا ذکر ہے۔ عملِ انسانی سے متعلق نہین ہے۔

۸	آلِ عمران	۱۶	قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ط يُخْفُوْنَ فِيْ اَنْفُسِهِمْ مَا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ط يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ط قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ	تم کہدو کہ یہہ معاملہ پورا خدا کے ہاتھ ہے۔ وہ اپنے دلو نمین کچھ چھپا رہے ہین۔ جو تم پر ظاہر نہین کرتے کہتے ہین کہ اِس معاملہ مین اگر ہمارا کچھ اختیار ہوتا تو ہم اس جگہہ قتل نہ کیئے جاتے۔ تم کہدو کہ

			فِیْ بُیُوْتِکُمْ لَبَرَزَ الَّذِیْنَ کُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰی مَضَاجِعِهِمْ ۚ وَلِیَبْتَلِیَ اللّٰهُ مَا فِیْ صُدُوْرِکُمْ وَلِیُمَحِّصَ مَا فِیْ قُلُوْبِکُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ہ	اگر تم اپنے گھرون مین بھی ہوتے تو بھی جنکے لئے قتل لکھا جاچکا تھا۔ وہ اپنے مقتل مین ضرور نکل کر آتے اور یہہ اسلئے کہ خدا تمہارے دلونکی باتونکو آزمالے۔ اور جو کچھہ تمہارے دلونمین ہے۔ اوسکو جانچ لے اور اللہ دلونکی حالت سے آگاہ ہے۔

نوٹ۔ جنگِ اُحد ایک بڑے معرکہ کی جنگ تھی۔ مُسلمانون کا ایمان ڈانواڈول ہوگیا تھا۔ کہتے تھے کہ اگر ہمارا چلتا تو ہم نہ اِس جنگ مین شریک رہتے نہ قتل ہوتے۔ اور سوائے معدودے چند کے سب بھاگ کھڑے ہوے تھے۔ اوسوقت یہہ آیتہ نازل ہوی۔ کہ تم اپنے گھرون مین ہوتے بھی تو کیا ہوتا۔ اَجَل آتی تو آنا ہی پڑتا۔ موت اور جس قسم کی موت ہو۔ اللہ کے حکم سے آتی ہے۔ فرشتون سے خدا نے مدد فرمائی۔ اور رسول کو فتح نصیب ہوی۔ یہہ بھی عمل ارادی انسان سے متعلق نہین ہے۔

۹	النساء	۱۱	وَاِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ یَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَیِّئَةٌ یَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِکَ ؕ قُلْ کُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ فَمَالِ هٰۤؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا یَکَادُوْنَ	اگر انکو بھلائی کچھہ پہونچتی ہے۔ تو کہدیتے کہ یہہ اللہ کی طرف سے ہی۔ اور اگر انکو کچھہ برائی پہونچتی ہے۔ تو کہدیتے ہین کہ تمہاری طرف سے (یعنے تمہاری وجہ سی ہے۔) تم کہدو۔ کہ سب اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ اِن لوگون کو کیا ہوگیا ہے۔ کہ اتنی سی بات بھی نہین سمجھتے۔؟

نمبر	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
			یفقھون حدیثا ۝	

نوٹ - خارجی مصائب و نعمات سے متعلق ہے - ارادہ و عمل انسان سے متعلق نہین ہے۔

نمبر	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
۱۰	الانعام	۱	هو الذي خلقكم من طين ثم قضى اجلا واجل مسمى عنده ثم انتم تمترون ۝	وہ وہی ہے جسنے تم کو مٹی سے پیدا کیا پھر اوسنے ایک مدت مقرر کی - اور مقرر کی ہوی مدت اوسی کے علم مین ہے - پھر بھی تم شک کرتے ہو۔

نوٹ - اسمین ذکر ہے انسان کے خلق کئے جانیکا - اور اوسکی موت حیات کا وقت مقرر ہونیکا - جسمین انسانی کچھ دخل نہین ہو سکتا۔

نمبر	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
۱۱	الانعام	۲	وان يمسسك الله بضر فلا كاشف له الا هو وان يمسسك بخير فهو على كل شيء قدير ۝	اللہ تم کو کوئی تکلیف پھونچاے - تو اوسکے سوا کوئی اُسکا دفع کرنے والا نہین ہے - اور اگر وہ تمکو کوئی خیر وخوبی پھونچاے تو وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

نوٹ - اس سے عمل انسان کو کوئی تعلق نہین ہے۔

نمبر	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
۱۲	الانعام	۳	ومنهم من يستمع اليك وجعلنا على قلوبهم اكنة ان يفقهوه وفي اذانهم وقرا وان يروا كل اية	اور انہین سے بعض ایسے بھی ہین جو تمہاری طرف (بظاہر) کان لگائے رہتے ہین - حالانکہ ہمنے اونکے دلون پر پردے ڈالدئیے ہین کہ وہ اوسے نہ سمجھین - اور اونکے کانون مین گرانی قرار دیدی ہے - اور اگر [illegible]

		لَا یُؤْمِنُوْا بِهَا ط	معجزہ دیکھ لینگے تب بھی اوپر ایمان نہ لائینگے

نوٹ - چونکہ وہ لوگ دل سے بے ایمان ہین - بظاہر ڈھونگ سے رسول کا کلام سُنتے ہین - چونکہ ایسون کے سامنے کتنے ہی معجزے ہون - مگر یہہ تو ایمان لائے ہین نہ لائینگے - اسلئے انکی عقلون اور سماعتون پر پردہ ڈالدیا گیا - کیونکہ اِنکے لئے عذاب ہی مناسب ہے - پہلے رجوع بحق ہوکر مستحق ہدایت بنو تو ہدایت ملیگی -

۱۳	الانعام	۴	وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَاءِ فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ ؕ وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ○	اور اگر اِن کا رُوگردان ہونا تم کو گران گزرتا ہی - تو اگر تم سے ہوسکتا ہے تو زمین مین کوئی سوراخ تلاش کرو - یا آسمان پر کوئی سیڑہی (لگاکر چڑہ جاؤ) کہ اُنکو کوئی نشانی لادو - اور اللہ چاہتا تو اُنکو ہدایت پر (جبراً) آمادہ کرتا - پس تم جاہلون مین سے ہرگز نہ ہونا -

نوٹ - اِسکی شان نزول یہہ ہے کہ آنحضرت کی بیحد خواہش تھی کہ حضرت ابن نوفل بن عبد مناف مسلمان ہوجاے - مگر وہ شقی تھا - ایمان نہ لایا - آنحضرت پر یہہ حال گران گزرا - تو اللہ فرماتا ہے کہ فکر کا موقع نہین ہے - حضرت مذکور شقی ہے - دوزخ اوسکا مقام ہے - یون اگر اللہ چاہتا تو سب کو مسلمان کیا معنے پیغمبر اور فرشتہ ہی نہ بنادیتا - مگر اللہ کو تو آزمانا ہے اِنسان کو - پس یہہ بھی ایمان سے متعلق ہے نہ کہ عمل صالح دُنیوی سے -

۱۴	الانعام	۷	وَهُوَ الَّذِي يَتَوَفَّاكُم بِاللَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُم بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيهِ لِيُقْضَىٰ أَجَلٌ مُّسَمًّى ۖ ثُمَّ إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝	اور وہ خدا ہی ہے جو رات کو تمہاری روح قبض کرلیتا ہے۔ اور دن مین جو کام تم کرچکے ہو اوسے بھی وہ جانتا ہے۔ پھر تم کو اوسی مین اوٹھا تا ہے۔ کہ مقرر کیا ہوا وقت پورا ہوجاے۔ پھر تمہاری بازگشت اوسکے حضور مین ہوگی۔ پھر جو کچھ تم کیا کرتے تھے اوس سے تمکو آگاہ کردیگا۔

نوٹ۔ ظاہر ہے کہ یہ آیتہ یہ بتاتی ہے کہ روز آخرت مین انسان کو اوسکے اعمال معلوم کراکے اوس سے محاسبہ کیا جائیگا۔ جو ہمارے مفید مطلب ہے۔ اور یہ بھی معلوم کراتا ہے۔ کہ روز کا سونا بھی گویا موت ہے۔ صبح کی بیداری گویا نئی زیست ہے۔ اسی طرح اصلی موت کے خواب طویل کے بعد روز محشر سب اوٹھ کھڑے ہونگے۔

۱۵	الانعام	۱۵	فَمَن يُرِدِ اللَّهُ أَن يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ ۖ وَمَن يُرِدْ أَن يُضِلَّهُ يَجْعَلْ صَدْرَهُ ضَيِّقًا حَرَجًا كَأَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَاءِ ۚ كَذَٰلِكَ يَجْعَلُ اللَّهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِينَ	جسکی نسبت اللہ یہ چاہتا ہے کہ اوسے ہدایت کرے۔ تو اوسکا سینہ اسلام کے لئے کھولدیتا ہے۔ اور جسکی نسبت یہ چاہتا ہو کہ اوس سے توفیق ہدایت سلب کرلے۔ تو اوسکے سینہ کو تنگ ٹھوس کردیتا ہے۔ گویا کہ وہ آسمان کو چڑہا چلا جاتا ہو۔ اسیطرح اون لوگون پر جو ایمان نہین لاتے

			لَایُؤْمِنُوْنَ ۝	ہیں کفر و شرک کی گندیگی طاری کر دیتا ہے

نوٹ۔ اسمین اخیر حصّہ قابلِ غور ہے۔ یعنے جو لوگ ایمان نہین رکھتے اونکو یہ صورت نصیب ہوتی ہے۔ اور جنکا رُجحان ایمان کی طرف ہے۔ تو اوسکا سینہ اسلام کے لئے کھولدیا جاتا ہے۔ یہ ہمارے مُفید سے۔

| ۱۲ | الانعام | ۱۸ | سَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ اَشْرَکُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰہُ مَآ اَشْرَکْنَا وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَیْءٍ کَذٰلِکَ کَذَّبَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِہِمْ حَتّٰی ذَاقُوْا بَاْسَنَا قُلْ ھَلْ عِنْدَکُمْ مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوْہُ لَنَا اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ قُلْ فَلِلّٰہِ الْحُجَّۃُ الْبَالِغَۃُ فَلَوْ شَآءَ لَھَدٰىکُمْ اَجْمَعِیْنَ ۝ | عنقریب مُشرک یہ کہینگے کہ اگر اللہ چاہتا تو نہ ہم شرک کرتے اور نہ ہمارے باپ دادا اور نہ ہم کسی چیز کو حرام قرار دیتے اِنسے پہلے لوگ بھی اسیطرح جھٹلایا کرتے تھے یہانتک کہ اونھون نے ہمارے عذاب کا مزہ چکھا۔ تم اون سے کہدو کہ تمہارے پاس کوئی علم ہے تو تم ہمین نکال کر دکھاؤ تم تو صرف گمان کی پیروی کرتے ہو۔ اور فقط اٹکل پچّو باتین بناتے ہو۔ تم کہدو کہ سب سے بڑی ہوئی حجّت خدا کی ہے۔ پس اگر وہ چاہتا تو تم سب کو خود بھی ہدایت کر دیتا۔ |

نوٹ۔ تیر بہدف جواب ہے مُعترض کا۔ یعنے یہ کہ اگر اللہ چاہتا تو ہم گناہ ہی نہ کرتے۔ یا یہ کہ اگر اللہ چاہتا تھا تو جو کچھ ہم کرتے وہ گناہ نہ ہوتا۔ ہوش سنبھالو۔ اختیارِ عمل

تو خود رکھتے ہو۔ پھر کیسی حماقت کی باتین کرتے ہو۔ کیا سبکو خدا فرشتہ اور پیغمبر بنا دیتا ہے؟ پھر تلقین کسکی ہوتی ہے۔

١٧	الاعراف	٤	فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى	اور اُنسے زیادہ ظالم کون ہوگا۔ جو
			عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ	اللہ کے ذمہ جھوٹ بُہتان باندہے۔
			بِاٰيٰتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ	یا اوسکی آیتون کو جھُٹلائے۔ یہی وہ ہین
			يَنَالُهُمْ نَصِيْبُهُمْ مِّنَ	جنکا لکھا ہوا حصّہ اونکو پہونچیگا۔ یہانتک
			الْكِتٰبِ ؕ حَتّٰٓى اِذَا	کہ جس وقت ہمارے بھیجے ہوے (یعنے
			جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا	فرشتے مَلَکُ الموت اور مُنکر نکیر) انکا
			يَتَوَفَّوْنَهُمْ قَالُوْٓا اَيْنَ	فیصلہ کرینگے۔ اون سے کہینگے کہ اللہ کے
			مَا كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ مِنْ	سوائے تم جنکو پکارا کرتے تھے۔ وہ اب
			دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوْا ضَلُّوْا	کہان ہین؟ تو وہ کہینگے کہ وہ تو ہم سے
			عَنَّا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ	غائب ہوگئے۔ اور اپنی ذات کی نسبت
			اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ۝	شہادت دینگے۔ کہ ہم بیشک کافر تھے
			قَالَ ادْخُلُوْا فِيْٓ اُمَمٍ	(خدا تعالیٰ) فرمائیگا۔ کہ تم بھی اُنہی اُمتون
			قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ	مین داخل ہوجاؤ جو جنّون اور آدمیون
			مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ فِي	مین تم سے پہلے آتشِ جہنّم مین جا چکین ہین
			النَّارِ ؕ كُلَّمَا دَخَلَتْ	جس وقت کوئی گروہ داخل ہوگا۔ وہ اپنے
			اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا ؕ حَتّٰٓى	ہم جنس گروہ کو لعنت کریگا۔ یہانتک کہ
			اِذَا ادَّارَكُوْا فِيْهَا جَمِيْعًا	جب سب اوسمین جمع ہوجائینگے۔ تو پچھلے

			قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ رَبَّنَا هٰؤُلَاۤءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ۟ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ۝	پہلوں کی نسبت یہ عرض کرینگے۔ کہ اے ہمارے پروردگار۔ ہم کو توانھوں نے گمراہ کیا۔ پس انکو آتش جہنم کا دوگنا عذاب دے۔ (خدا تعالیٰ) فرمائیگا کہ ہر ایک کے لئے دوگنا لو۔ ولیکن تم تو سمجھتے ہی نہین ہ

نوٹ۔ بے ایمانون کے متعلق لوح محفوظ مین جیسا کچھ لکھا ہوگا۔ ویسا عذاب ہوگا۔ یہ بھی ایمان سے متعلق ہے۔ دُنیوی اعمال انسانی سے متعلق نہین ہے۔

۱۸	الاعراف	۲۲	مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ز وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ز وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ط اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ط اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ۝	جسے خدا ہدایت دے۔ پس وہی ہدایت یافتہ ہے۔ اور جس سے وہ توفیق ہدایت سلب کرلے۔ پس نقصان اوٹھانے والے وہی ہین۔ اور ہم نے جنون اور آدمیون مین سے بہت سون کو جہنم ہی کے لئے بنایا ہے۔ اونکے دل موجود ہین لیکن سمجھتے نہین۔ اور انکی آنکھین ہین جن سے دیکھتے نہین۔ اور اُن کے کان ہین جن سے سُنتے نہین۔ وہ تو چوپایون کے مانند بلکہ اون سے بھی بدتر ہین۔ وہی لوگ تو غافل ہین۔

نوٹ - دل و دماغ آنکھین اور کان ہوتے ہوے - خدا کا ابتدائی حکم اور رسولون کی بار بار کی ہدایات کو جو نہ سمجھین نہ دیکھین نہ سُنین - تو پھر اب ایسون کے لئے سبیل اصلاح کچھ نہین ہو سکتی - یہہ تو دوزخ ہی کے عذاب کے سزاوار ہین - اِس سے ہماری تائید ہوتی ہے -

۱۹	الاعراف	۲۳	مَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ ۚ وَيَذَرُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ۝	جس سے خدا توفیق ہدایت سلب کر لے پس اوسکا کوئی رہبر نہین - اور وہ اونکو اونھین کی سرکشی مین چھوڑ دیتا ہے - کہ سرگردان رہین

نوٹ - اِسکے لئے کسی صراحت کی بھی ضرورت نہین ہے - کیونکہ ظاہر ہے کہ سرکشی کی وجہ سے وہ بلا ہدایت چھوڑ دیئے گئے - یہہ ہمارے دعوے کی تائید ہے -

۲۰	الانفال	۲	فَلَمْ تَقْتُلُوهُمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ قَتَلَهُمْ ۚ وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ ۚ وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْهُ بَلَاءً حَسَنًا ۚ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝	پس تم نے اونکو قتل نہین کیا تھا - بلکہ اللہ نے اونکو قتل کیا تھا - اور جسوقت تم نے اونکی طرف (مٹی) پھینکی تھی - وہ تم نے نہین پھینکی تھی - بلکہ اللہ نے پھینکی تھی - اور یہہ اسلئے کہ اللہ اوسکے ذریعے سے مومنین کی اچھی طرح آزمایش کرے - بیشک اللہ بڑا سننے والا اور جاننے والا ہے

نوٹ - جنگ بدر کے موقع پر یہہ آیتہ نازل ہوی - لوگ شیخیان کرنے لگے تھے اپنی اپنی بہادری پر - تو فرماتا ہے کہ جو کچھ نتیجہ فتح کا ہوا وہ اللہ کی طرف سے ہوا - ہمارے مطلب سے غیر متعلق ہے -

۲۱	الانفال	۳	وَلَوْ عَلِمَ اللَّهُ فِيهِمْ خَيْرًا	اور اگر اللہ کو علم ہوتا کہ ان لوگون مین کچھ بھی

			آیت	ترجمہ
			لَاَسْمَعَهُمْ وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ	خیر و خوبی ہے۔ تو اونکو (ہدایت) سناتا۔
			لَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝	اور اگر سناتا تو ضرور رُو گردان ہوکر اولٹے بھاگتے
			يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا	اے ایمان والو جسوقت تمکو رسول ایسے کام
			اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ	کی طرف بلائین جسمین تمہاری زندگی ہے تو
			اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ	اللہ کا اور اوسکے رسول کا حکم مان لو۔ اور یہہ
			وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ	جان لو کہ ضرور اللہ آدمی کے اور اس کے دل کے
			بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ	مابین (حق و باطل کی تفہیم کے لئے) حائل ہو
			وَاَنَّهٗٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝	جاتا ہے اور یہہ بھی جان لو کہ تم سب اوسکے حضور
				مین جمع کئے جاؤ گے۔

نوٹ۔ نوٹ ہائے ماسبق کی تصریح خدائے تعالیٰ خود اسمین فرماتا ہے کہ اللہ اگر بے ایمانوں کی ہدایت کرے بھی تو وہ روگردانی ضرور کرنے والے ہین۔ پر انہیں دل مین تو بہر حال حق و باطل کا فرق سمجھا ہی دیتا ہے۔ اس سے کانشنس یعنے ضمیر کی طرف اشارہ ہے۔ خدا فرماتا ہے نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْكُمْ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ۝ (ترجمہ ہم تم سے بہ نسبت شہ رگ کے بھی زیادہ قریب ہین" یعنے ہر لحہ ہماری تنبیہ سے خالی نہین ہے۔ ہر کام مین یہی ہوا کرتا ہے۔

			آیت	ترجمہ
۲۲	الانفال	۵	اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا	(اوسوقت کو یاد کرو) جبکہ تم نزدیک کی گھاٹی
			وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى	مین تھے۔ اور وہ (ابوجہل والی جماعت) پرے کی گھاٹی
			وَالرَّكْبُ اَسْفَلَ مِنْكُمْ	کے سرے پر۔ اور قافلہ تم سے نیچے کی طرف تھا اور اگر
			وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ	تم ایک دوسرے سے بھڑا کرلیتے تو وقت معین

			فِي الْمِيعٰدِ ۙ وَلٰكِنْ لِّيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ۙ	سے تم ضرور اختلاف کرتے۔ لیکن (تم کو یکایک ایک دوسرے کے مقابل کرادیا) تاکہ جو ہونیوالا تھا اسکو اللہ پورا کردے۔

نوٹ۔ جنگ بدر کی طرف اشارہ ہے۔ یہ جنگ بلا منصوبہ ماتقدم واقع ہوگئی۔ ابوجہل مع لشکر کفار مکہ اور لشکر مسلمانان کی اتفاقی طور پر یکایک مٹھ بھیڑ ہوگئی۔ اللہ فرماتا ہے کہ خدا کا منشا یہ تھا کہ جو ہونا ہے ہوکر رہے۔ تو ایسے اسباب جمع کردیے۔ اپنی قدرت کاملہ سے۔ ہمارے مطلب سے اسکو تعلق نہین ہے۔ امر ارادی انسانی سے ہم کو بحث ہے۔

۴۳	الانفال	۸	وَاِنْ يُّرِيْدُوْۤا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ؕ هُوَ الَّذِيْۤ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ؕ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّاۤ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ؕ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝	اور اگر وہ تمھین دھوکا دینا چاہینگے۔ اللہ تمہارے لیے کافی ہے۔ وہ وہی ہے جس نے اپنی امداد سے اور مومنین کے ذریعہ سے تمہاری تائید کی تھی۔ اور انکے دلونمین الفت پیدا کردی تھی۔ اگر زمین مین جو کچھ ہے تم سب ہی خرچ کردیتے تو ان کے دلونمین الفت نہ پیدا کرسکتے۔ لیکن اللہ نے انکے دلونمین الفت پیدا کردی۔ بیشک وہ زبردست اور حکمت والا ہے۔

نوٹ۔ اسمین اسکا اشارہ ہے کہ خدا نے اپنے منشاء اور اپنی قدرت کاملہ سے دو انصاری قبیلہ اوس اور خزرج مین۔ جنمین زمانہ قدیم سے عداوت چلی آتی تھی۔

باہم اُلفت پیدا کردی۔ یہ ہماری بحث سے متعلق نہین ہے۔

۲۴	التوبة	۱۲	رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ لا وَطَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝	(مالدار لوگ) اِسپر راضی ہوگئے ہین کہ عورتون کے ساتھ رہین۔ اور اللہ نے اونکے دلون پر مُہر لگادی ہے۔ پس وہ کچھ نہین جانتے۔

نوٹ۔ غزوۂ تبوک کی طرف اشارہ ہے۔ اوس جنگ کے اِہتمام مین سچے مومن باوصفیکہ اونکو سواری ولباس وغیرہ کی اِستطاعت نہین تھی۔ رو رو کر شریکِ جنگ ہونا چاہتے تھے۔ حالانکہ ایسون کو شرکتِ جنگ سے خدا نے معذور رکھا ہے۔ مگر مالدار منافق لوگ اپنے گھرون مین اپنی عورتون کے ساتھ مزے کرتے رہنا چاہتے تھے۔ پس ایسے بدنژاد لوگون کے کفر بھرے دلون سے خدا نے اپنی توفیق ہدایت اوٹھالی۔ ہدایت پر عمل کرنیکی توفیق اوسیکو ہوگی جو دل سے اوسکو چاہے بھی۔ جب اِرادہ ہی بُرا ہو۔ تو توفیق ہدایت کا موقع کیا رہا؟۔

۲۵	یُونُس	۱	اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ ۔	بیشک تمہارا پروردگار وہی خدا ہے۔ جسنے آسمانون کو اور زمین کو چھ دن مین بنایا۔ پھر اوسکا حکم عرش پر غالب آیا۔ (اور وہی) معاملات کا بندوبست کرتا ہے۔

نوٹ۔ یہ تو صاف مشیّتِ ایزدی ہے۔ اِس مین اِنسانی عمل کا دخل ہی نہین ہوسکتا۔

۲۶	یونس	۵	وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ ؕ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ كَانُوْا لَا يَعْقِلُوْنَ ۝ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْظُرُ اِلَيْكَ ؕ اَفَاَنْتَ تَهْدِى الْعُمْىَ وَلَوْ كَانُوْا لَا يُبْصِرُوْنَ ۝ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْـًٔا وَّلٰكِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝	اور انہین سے بعض ایسے ہین جو تمہاری باتین (بظاہر) خوب غور سے سُنتے ہین - کیا تم بہرون کو سنا سکتے ہو - جس حال مین کہ وہ عقل ہی نہین رکھتے ؟ اور انہین سے کوئی کوئی ایسا بھی ہے - جو تمہاری طرف گھور گھور کر دیکھتا ہے - کیا تم اندھون کو راستہ بتا سکتے ہو جس حال مین کہ وہ کچھ سوجھ بوجھ بھی نہین رکھتے ؟ - بالتحقیق اللہ آدمیون پر ذرا بھی ظلم نہین کرتا - بلکہ آدمی خود اپنے نفس پر ظلم کرتے ہین -

نوٹ - نصیحت پذیری کے لئے کوئی آنکھ کان ہی نہین رکھتا - اور اسکی طرف توجہ اور ارادہ ہی نہین کرتا - تو وہ اپنے نفس کو ہلاک کرتا ہے - پس چھوڑ دو اوسکو اوسکی شامت پر - اِس سے ہماری تائید ہوتی ہے - ہدایتِ الٰہی سے ماتقدم اوس کے لئے استحقاق پیدا کرنا ہے - یعنے اپنے اعمال اور رجوعِ قلبی سے - اِستحقاق نہ ہو تو حق کیونکر لیتے - (مقابلہ کرو ۱۲ ماسبق) -

۲۷	یونس	۵	قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِىْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ؕ اِذَا جَآءَ	تم یہ کہدو کہ بجز اوسقدر کے کہ خدا کو منظور ہے - مین تو اپنی ذات کے لئے نہ ضرر کا مالک ہون نہ نفع کا - ہر اُمّت کے لئے ایک وقت مقرر ہے - جب اونکا مقررہ وقت

			اَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ	آجاتا ہے۔ تو نہ وہ ایک ساعت تاخیر کر سکتے نہ پیش قدمی۔

نوٹ۔ ظاہر ہے کہ نفع و ضرر انسان پر واقع ہونیوالی حالتین ہین۔ اپنی قوت ارادی سے انسان انکا باعث نہین ہوسکتا۔ موت حیات اور ہر امر شدنی کا ایک وقت خدا نے مقرر کر رکھا ہے۔ اوسی اعتبار سے ہر امر واقع ہوگا۔ یہ آیتہ بھی ہمارے مطلب سے متعلق نہین ہے۔

۲۸	یونس	۱۰	اِنَّ الَّذِيْنَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ وَلَوْ جَاءَتْهُمْ كُلُّ اٰيَةٍ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۝ فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَا اِيْمَانُهَا اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ لَمَّا اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ۝ وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ فِي الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا ط اَفَاَنْتَ	بیشک وہ لوگ جن پر تمہارے رب کا کلمہ کفر کی موت اور عذاب دوزخ کا ثابت ہوگیا ایمان نہ لاوینگے جب تک کہ وہ دردناک عذاب کو دیکھ نہ لین۔ گو اونکے پاس ہر نشانی آجاوے۔ پس کوئی بستی ایسی نہین ہوئی کہ وہ عذاب کو دیکھکر ایمان لائی ہو تو اوسکو اوس کے ایمان نے نفع دیا ہو۔ سواے قوم یونس کے۔ کہ وہ جس وقت ایمان لائے ہم نے زندگانی دنیا مین رسوائی کا عذاب اون سے ہٹادیا اور پھر ایک مدت تک اونکو آباد رکھا۔ اور اگر تمہارا پروردگار چاہتا تو زمین مین جتنے ہین سبکے سب ایمان لے آتے۔ پھر کیا تم لوگون کو اِس بات پر مجبور کروگے

تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ٥ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ٥	کہ وہ مومن ہو جائیں ؟ - حالانکہ کوئی متنفس بغیر اذن خدا کے ایمان نہین لاتا - اور وہ (کفر و شرک کی) گندیگی کو اونھین لوگون پر مسلط کر دیتا ہے جن مین عقل نہین -

نوٹ - یہ آیتہ دلچسپ بھی ہے - دلفریب بھی ہے - دل افروز بھی ہے - دلنواز بھی ہے - اور ہمارا مطلب بھی حل کرتی ہے - شانِ نزول یہ ہے کہ مسلمانون نے آنحضرتؐ سے عرض کی کہ جیسے جیسے فتح ہوتی جاے جبراً مفتوحون کو مسلمان کیون نہین کرلیا جاتا ؟ - حضرت نے فرمایا - ایسی بدعت مین نہین کرنا چاہتا - اور اوسی وقت یہ آیتہ نازل ہوی - جس کا ترجمہ ہے کہ "اگر تمہارا پروردگار چاہتا تو زمین مین جتنے ہین سب کے سب ایمان لے آتے" گویا سب کو پیغمبر بنا دیتا - سب کو فرشتہ بنا دیتا - ایسی کیفیت تو عالم ملکوت مین تھی ہی - کہ گناہ کرنا تو وہ جانتے ہی نہین - فرشتون کی خلقت مین خدا نے عقل کو بغیر شہوت یعنے خواہشاتِ نفسانی کے ترکیب دیا ہے - اور اولادِ آدم کی طینت مین دونو چیزون کو رکھا ہے - اور منشاءِ الٰہی یہ ہے کہ اسی دو ضربی حیثیت مین امتحان لے - کیا خوب فرمادیا سعدی علیہ الرحمہ نے "آدمی زادہ طرفہ معجون است کز فرشتہ سرشتہ وز حیوان + گر کند میل این (یعنے حیوان) شود کم ازین ٭ ور کند قصد آن (یعنے فرشتہ) شود بہ از آن" (دیکھو ص۱۸ ماسبق) اللہ تعالیٰ کا منشا صاف ہے - اگر کوئی ایمان جو عقلِ سلیم غور کرے یعنے انسان کو مضطر اور مجبور کر کے ایمان

دلایا جاتا تو ثواب اور تحسین کا وہ انسان کیونکر مستحق ہوسکتا ؟ - اس سبب سے اللہ کی مشیّت اوسکی خواہش یہہ ہے کہ انسان ایمان لاے تو اپنے اختیار سے لاے ورنہ کافر بنے - اور مرضی اللہ کی یہہ ہے یعنے اس بات سے اللہ راضی اور خوش ہوتا ہے کہ انسان اس امتحان مین کامیاب نکلے - اور اپنے اختیار ہی سے ایمان لاے - اور عمل صالح بھی کرے - اسیوجہ سے فرماتا ہے کہ "پھر کیا تم لوگون کو اس بات پر مجبور کروگے کہ وہ مومن ہوجائین ؟" پھر فرماتا ہے "حالانکہ کوئی متنفس بغیر اذن خدا کے ایمان نہین لاتا" ضعیف الاعتقاد یہہ سمجھین گے کہ ایمان کو خدا نے روکدیا - مگر حقیقت یہہ ہے کہ خلقت آدم کے ساتھ ہی ساتھ حکم ایمان ہوچکا ہے - پھر نبی رسول بھیج بھیجکر حکم یاد دلایا - اور کانشنس کے ذریعہ بھی متنبہ کیا (دیکھو ۲۱ ماسبق) - پھر فرماتا ہے "اور وہ کفر وشرک کی گندیدگی کو اونھین لوگون پر مسلّط کردیتا ہے جنھین عقل نہین" یعنے صرف اونھین پر جو حق وباطل مین تمیز نہین کرنا چاہتے - مضمون کا انوکھا پن ان آیات کو دلچسپ بنا دیتا ہے - اسکی سادگی استدلال سے دل پھڑک اوٹھتا ہے - یہہ دلفریبی ہے اسکی - کیفیت مجموعی یہہ ہے کہ غور پر غور کرنے کے لیے جی چاہتا ہے - اس طرح دل افروز ہے - اور جب غور کرلیا تو بتوفیق ربانی دل اوسکے معانی سے مالامال ہوجاتا ہے - اسطرح یہہ آیتین دلنواز بھی ہین -

۲۹	ہود	۱	وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا ویعلم مستقرہا ومستودعہا کل فی	اور زمین پر کوئی چلنے والا نہین مگر یہہ کہ اوسکا رزق خدا کے ذمہ ہے - اور وہی خدا اوسکے رہنے کی جگہہ کو اور پیدا ہونے سے قبل اوسکی سپردگی کے مقام کو جانتا ہے -

			كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝	کھلی کتاب مین ہر بات موجود ہے ۔

نوٹ ۔ سب کا رزق اللہ بیشک دیتا ہے ۔ مخلوق کہان رہے ۔ اور ولادت سے قبل کہان رہے ۔ یعنے باپ کے صُلب مین ۔ پھر ماں کے رحم مین یا انڈے مین اِس مقام کو بھی خدا ہی مقرر کرتا ہے ۔ اور یہہ سب باتین لوحِ محفوظ مین پہلے سے لکھی موجود ہین ۔ ہمارے مطلب سے متعلق یہہ آیتہ نہین ہے ۔

۳۰	هود	۳	وَلَا يَنْفَعُكُمْ نُصْحِيْٓ اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ اِنْ كَانَ اللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يُّغْوِيَكُمْ ۭ هُوَ رَبُّكُمْ ۣ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝	اور میری نصیحت تم کو نفع نہ دیگی ۔ گو مین چاہتا تھا کہ تم کو نصیحت کرون ۔ جبکہ خدا کو منظور ہی کہ تمہارے کفر پر اصرار کرنیکے سبب سے تمکو تمہارے حال پر چھوڑ دے ۔ وہ تمہارا پروردگار ہی ۔ اور اُسیکے حضور مین تمہاری بازگشت ہوگی

نوٹ ۔ حضرت نوحؑ نے اپنی اُمّت سے اِسطرح فرمایا تھا ۔ بعد دعوتِ اِسلام کے ۔ کہ کفر پر تم کو اِصرار ہے ۔ پس خدا تم کو تمہارے حال پر چھوڑ دیتا ہے ۔ اپنے مطلب سے متعلق نہین ہے ۔ بلکہ تمرّد اور کفر قوم باطل اِس سے ثابت ہوتا ہے ۔

۳۱	هود	۱۰	وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ ۝ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ ۭ وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ ۭ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَاَمْلَئَنَّ	اور اگر تمہارا پروردگار چاہتا تو کل آدمیوں کو ایک ہی گروہ بنا دیتا ۔ پھر (تو برابر) وہ اختلاف کرتے رہین گے ۔ سوا اُنکے جن پر تمہارا پروردگار رحم فرمائے ۔ اور اِسی رحمت کے کے لئے اُنکو پیدا کیا ہے ۔ اور تمہارے پروردگار کا قول پورا ہوگا ۔ کہ مین جہنم

			جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۝	کو کل نافرمان جنون اور آدمیون سے پاٹ دونگا۔

نوٹ۔ جب منشاء ہی خدا کا امتحانِ انسان رہا ہے۔ تو کل کو ایک ہی ہدایت سے مجبور کیون کیون کرتا؟ ۔پس نیک و بد مین فرق ہی کیا رہتا؟ ۔آزاد رکھا گیا ہے انسان ۔شیطان اوس کو اغوا دیتا ہے۔ ایمانی اختلافات پیدا کئے جاتے ہین۔ جو نیکی کی طرف رجحان رکھتے ہین۔ اون پر اللہ کا رحم ہے۔ اور رحم ہی کے منشاء سے انسان پیدا کیا گیا۔ بشرطیکہ انسان خدا کی مرضی پوری کرے۔ ورنہ دوزخ کے کندے بنو۔ (دیکھو اثبات میثاق و ابتلا)

۳۲	یوسف	۹	فَبَدَاَ بِاَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَاۗءِ اَخِيْهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِّعَاۗءِ اَخِيْهِ ۭ كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوْسُفَ ۭ مَا كَانَ لِيَاْخُذَ اَخَاهُ فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ اِلَّآ اَنْ يَّشَاۗءَ اللّٰهُ ۭ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَاۗءُ ۭ وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ ۝	پس ذرا تلاشی لینے والے نے یوسف کے بھائی کی خورجین سے پہلے اورونکی خورجینون سے شروع کیا۔ پھر اوس برتن کو یوسف کے بھائی کے خورجین سے نکالیا۔ اس طرح ہم نے یوسف کے لئے تدبیر کر دی کہ وہ بادشاہ کے قانون سے اپنے بھائی کو لے نہین سکتے تھے سوائے اوس صورت کے کہ اللہ چاہتا۔ ہم جسکو چاہتے ہین درجہ بدرجہ بلند کر دیا کرتے ہین۔ اور ہر علم والے سے بڑھکر علم والا موجود ہے۔

نوٹ۔ یہ بھی قصہ طلب آیتہ ہے۔ یوسف کے حقیقی بھائی کا نام بنیامین تھا۔ اپنے علاتی بھائیون کے ساتھ یہ مصر آ گئے تھے۔ گو اون لوگون نے یوسف کو نہین پہچانا۔ مگر یوسف نے اپنے بھائی کو پہچان لیا۔ اور انکی خواہش تھی کہ بھائی کو اپنے پاس رکھ لین

دیگر بھائیون کو اپنی حالت معلوم کرانی بھی منظور نہین تھی۔ خدا نے یہہ حکمت سُوجھائی کہ یوسفؑ نے اپنا پیالہ چُپکے سے بھائی کی خورجین مین رکھا دیا۔ اور پھر سبھون کی تلاشی بھی ہوائی۔ مصر کا قانون تھا کہ مار پیٹ کر کے سارق سے مال اور عوض لے لیا جاتا۔ مگر یعقوبؑ کی شریعت یہہ تھی کہ جس کے پاس سے مالِ مسروقہ برآمد ہو۔ وہ غلام بنا لیا جاتا۔ اِس حکمت سے یوسفؑ کو آپکے بھائی مِل گئے۔ تدبیر سُوجھانے کا کام اللہ ہی کا ہے۔ اِلہام اور وحی بھی اِسی مین داخل ہوسکتی ہین۔ مگر ہمارا مطلب اِس سے نہین نکلتا ہے۔

۳۳	رعد	۲	وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِمِقْدَارٍ ۝	اور اُس کے پاس ہر چیز اندازہ سے ہے۔

نوٹ۔ جملہ مخلوقاتِ عالم کی خدا نے مقدار مقرر فرما دی ہے۔ جس سے کوئی چیز نہ بڑھ سکتی نہ گھٹ سکتی۔ ہماری بحث سے غیر متعلق ہے۔

۳۴	رعد	۳	اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ۝	اللہ جسکے لئے چاہتا ہے رزق کو وسیع کر دیتا ہے۔ اور جسکے لئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔ اور لوگ دنیا کی زندگانی سے خوش ہو گئے۔ حالانکہ آخرت کے مقابلہ مین وہ تھوڑا فائدہ ہے۔

نوٹ۔ خدا کی رزّاقیت کا مضمون ہے۔ ہمارے مطلب سے غیر متعلق ہے۔

۳۵	رعد	۴	وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ	اور اگر کوئی قرآن ایسا ہوتا کہ پہاڑ اُسکے ذریعہ سے چلائے جاتے۔ یا زمین اُسکے

			الأرض أو كلم به الموتى ط بل لله الأمر جميعا ط أفلم ييأس الذين آمنوا أن لو يشاء الله لهدى الناس جميعا ط	ذریعہ سے ٹکڑے کردیجاتی۔ یا مُردوں سے اوسکے ذریعہ سے باتین کیجاتین۔ (تو بھی) بے ایمان ایمان نہ لاتے لیکن ہر قسم کا اختیار خدا ہی کو ہے۔ کیا وہ لوگ جو ایمان لائے ہین یہ امید نہین چھوڑتے کہ اگر اللہ چاہتا تو سب آدمیونکو ہدایت کردیتا۔

نوٹ۔ اسمین معجزات قرآنی کا ذکر ہے۔ اور قادریت مطلقہ کا۔ کہ اگر خدا چاہتا تو سب کو معصوم بنا دیتا۔ مگر یہ کہ اوسکا منشاء آزمایش بنی آدم ہے۔ اس سے ہمارا مطلب اسطرح نکلتا ہے۔ کہ کامیابی امتحان کے لئے ایمان لاؤ۔ اور عمل صالح کرو۔

۳۶	رعد	۶	ولقد أرسلنا رسلا من قبلك وجعلنا لهم أزواجا وذرية ط وما كان لرسول أن يأتي بآية إلا بإذن الله ط لكل أجل كتاب ○ يمحوا الله ما يشاء ويثبت ج وعنده أم الكتاب ○ وإن ما نرينك بعض الذي نعدهم أو نتوفينك	اور بیشک ہم نے تم سے پہلے بھی رسول بھیجے تھے۔ اور انکے لئے ازواج بھی مقرر کی تھین۔ اور اولاد بھی۔ اور کسی رسول کا یہ کام نہ تھا کہ بغیر حکم خدا کوئی علامت ظاہر کرے۔ وقت مقرر کے لئے ایک تحریری حکم ہے۔ اللہ جسے چاہتا ہے محو کردیتا ہے۔ اور جو چاہتا ہے قائم فرمادیتا ہے۔ اور صدر رجسٹر اوسی کے پاس ہے۔ اور جن جن چیزونکا ہم اونسے وعدہ کرتے ہین خواہ انمین سے بعض تمکو دکھلائین۔ یا تم کو پہلے ہی اوٹھالین۔ پس تمہارے ذمہ تو صرف

			فَاِنَّمَا عَلَیْکَ الْبَلٰغُ وَعَلَیْنَا الْحِسَابُ ۝	پھونچا دینا ہے۔ اور حساب لینا ہماری ذمہ ہے۔

نوٹ۔ اسکا خلاصہ یہ ہے کہ کوئی پیغمبر بلا اجازت اللہ کے کوئی معجزہ نہین کر سکتے۔ اور ایسی سب باتین خدا کے پاس لکھی ہوی ہین۔ رسول کا کام حکم خدا کو انسان تک پھونچا دینا ہے۔ لوگ اوسپر عمل نکرین تو اوسکا حساب لینا یعنے عذاب کرنا اللہ کے اختیار مین ہے۔ اِس سے بھی ثابت ہے کہ اعمال کا مواخذہ ہوگا۔

۳۷	ابراھیم	۴	یُثَبِّتُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ ج وَیُضِلُّ اللّٰہُ الظّٰلِمِیْنَ وَیَفْعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَآءُ ۝	جو ایمان لائے ہین اونکو تو اللہ زندگانی دنیا مین اور آخرت مین پکّی بات پر قائم رکھیگا۔ اور گمراہون سے اللہ توفیق ہدایت سلب کرلے گا۔ اور اللہ جو چاہے گا کرے گا۔

نوٹ۔ اِس سے ثابت ہے کہ نیک ارادہ مین خدا برکت دیگا۔ اور بدکرداروں کے لئے باقی ہی کیا رہ گیا۔ اونکے لئے تو نیکی کی توفیق ہی بیکار گئی۔ پھر توفیق نہین دیگا۔

۳۸	الحجر	۱	وَمَآ اَھْلَکْنَا مِنْ قَرْیَۃٍ اِلَّا وَلَھَا کِتَابٌ مَّعْلُوْمٌ ۝ مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّۃٍ اَجَلَھَا وَمَا یَسْتَاْخِرُوْنَ ۝	ہم نے کوئی ایسی بستی نہین ہلاک کی کہ اوسکے لئے پہلے سے لوح محفوظ مین قرار نہیں دیا گیا تھا۔ کوئی گروہ اپنے وقت مقررہ سے نہ آگے بڑھ جائیگا نہ پیچھے رہ جائیگا۔

نوٹ۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر امر کے لئے وقت مقرر ہے۔ مگر ہمارا مطلب دوسرا ہے۔

۳۹	النحل	۱	وَعَلَی اللّٰہِ قَصْدُ السَّبِیْلِ	اللہ کے ذمہ ٹھیک راستہ بتا دینا ہی ہے

			ومنہا جآئر ولو شآء لہدٰکم اجمعین ۝	اُسی مین سے ٹیڑھا (بھی) جاتا ہے۔ اگر اوسکو منظور ہوتا تو سب کو ایک راستہ پر چلا دیتا۔

نوٹ۔ معنے یہ ہین کہ بتا دیا گیا کہ یہ راستہ سیدھا جنّت کو پھونچاتا ہے۔ اثناے راہ مین شاخین بھی نکلتی ہین۔جس سے گمراہ ہوکر بھٹک جانا ہوگا۔ انسان اپنی عقل سے سمجھے کہ ہدایت تو یہ ہے کہ سیدھے چلے جائین تو جنّت مین پھونچین گے۔ اسلیے ترغیب دہ راستون سے گمراہ نہ ہونا چاہیئے۔اِس سے ہماری تائید ہوتی ہے کہ بھٹک نکلنا انسانی فعل ہے۔حکم و ہدایت حق نہین ہے۔

۴۰	النحل	۱۰	واللّٰہ فضّل بعضکم علٰی بعض فی الرّزق ۚ فما الّذین فضّلوا برآدّی رزقہم علٰی ما ملکت ایمانہم فہم فیہ سوآء ۚ افبنعمۃ اللّٰہ یجحدون ۝	اور اللہ نے روزی مین تم مین سے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے۔ پس جنکو فضیلت دیگئی ہے وہ اپنا رزق اپنے باندی غلام کو دینے والے نہین ہین۔ مرزوق ہونیین تو وہ سب برابر ہین۔ پھر کیا وہ اللہ کی نعمتون سے انکار کرتے ہین۔؟

نوٹ۔ اِسکے کئی معنے ہوے ہین۔ مین اسکو اختیار کرتا ہون کہ تم کو اللہ نے رزق دیا ہے۔ تمہارے باندی غلام کو ویسا آزاد ذریعہ کسب رزق کا بظاہر نہین دیا ہے۔ مگر وہ اپنی خدمات کے معاوضہ مین تم سے رزق پالیتے ہین۔ رزق کا دینا تو سب کے لئے اللہ کے ہان یکسان ہے۔ یہ نہ سمجھو کہ تم نے اون کو رزق دیا۔ ورنہ نتیجہ یہ نکلے گا کہ تم کو ضرورت سے زیادہ رزق ملگیا۔ تو تم نے اوسکے ایک حصّہ کو گویا رَدّ کر دیا۔ اوس سے انکار کر دیا۔ اور باندی غلام کو وہ حصّہ دیدیا۔ تو عتابی ارشاد ہوتا ہے۔ کیا تم ہماری عطا

کو رد کر سکتے ہو۔؟ اس سے ہماری اسطرح تائید ہوئی کہ اگر انسان نے اسطرح خیال کیا
تو اوس نے گناہ کیا۔ نافرمانی کی اللہ کی۔ جسکا اوسکو عذاب ہوگا۔

١٨	النحل	١٣	وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً	اور اگر اللہ چاہتا تو تم کو ایک ہی گروہ بنا
			وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّضِلُّ	دیتا۔ لیکن وہ جس سے چاہتا ہے توفیق ہدایت
			مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ	سلب کرلیتا ہے۔ اور جسے چاہتا ہے ہدایت
			يَّشَآءُ ؕ	فرما دیتا ہے۔

نوٹ۔ اِسکے متعلق بحث اِس سے قبل ہو چکی ہے کہ کل کو فرشتہ اور پیغمبر بنانا منظور نہین تھا۔
بلکہ اِنسان کا امتحان منظور ہے۔ پس کسبِ ثواب کی کوشش کرنی اِنسان کا فرض ہے۔
اگر اوس نے اِسکی طرف توجہ کی تو ہدایت کی توفیق ہوتی رہیگی۔ ورنہ مثل قیدیوں کے
جہنم کا لیبل (نمبر) گلے کا ہار ہوگا۔

٤٢	النحل	١٤	مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ	جو بعد ایمان لانے کے خدا کا انکار کر جائے
			اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ	سوائے اوس صورت کے کہ اوسپر جبر کیا
			وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ	گیا ہو۔ درآن حالیکہ اوس کا دل ایمان
			وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ	سے مطمئن ہو۔ لیکن جو دل کھول کر کفر
			صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ	کرے۔ پس ایسے ہی لوگون پر اللہ کا غضب
			مِّنَ اللّٰهِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ	ہے۔ اور انھین کے لئے بڑا عذاب ہے۔
			عَظِيْمٌ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ	یہ اس سبب سے کہ اونھوں نے
			اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا	زندگانی دنیا کو آخرت کے مقابلہ
			عَلَى الْاٰخِرَةِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ	مین پسند کرلیا ہے۔ اور بیشک

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ ۚ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ۝

اللہ منکر لوگون کو ہدایت نہین فرماتا- وہ وہی ہین جن کے دلون پر اور کانون پر اور آنکھون پر اللہ نے مُہر لگادی ہے- اور خود وہی غافل ہین-

نوٹ- یہ بھی وہی اوپر کا مضمون ہے- نکتہ- اس سے تقیہؔ کی اجازت ثابت ہے-

۴۳ | بنی اسرائیل | ۲

وَكُلَّ إِنْسَانٍ أَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ ؕ وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ۝ اِقْرَأْ كِتٰبَكَ ؕ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ۝ مَنِ اهْتَدٰى فَإِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ؕ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ أُخْرٰى ؕ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ۝ وَإِذَآ أَرَدْنَآ أَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً أَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا فَفَسَقُوْا

اور ہر انسان کا عمل ہم نے اوس کے گلے کا ہار کر دیا ہے- اور قیامت کے دن اوسکے لئے ہم ایک نوشتہ نکالین گے- جیسے وہ کھلا ہوا پائیگا- (ہم اوسکو حکم دینگے) پڑھ لے اپنا نوشتہ- (اعمال نامہ)- آج کے دن حساب لینے کو تو خود ہی کافی ہے- جسنے ہدایت پائی تو اپنی ذات کے لئے ہدایت پائی- اور جو گمراہ ہوگیا- پس اوسکی گمراہی کا وبال اوسی پر ہے- اور کوئی بوجھ اوٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہ اوٹھائیگا- اور ہم جبتک رسول نہ بھیجدین عذاب دینے والے نہین ہین- اور جب ہم کسی بستی کو ہلاک کردینے کا ارادہ کرتے ہین تو ہم

			Arabic	ترجمہ
			فِيْهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِيْرًا ۝	اوسمین مالدار لوگونکو زیادہ کر دیتے ہین (یا اونکو نیک حکم دیتے ہین) پس وہ اوس بستی مین نافرمانی کرنے لگتے ہین پھر وہ بستی (ز حکم) عذاب کی مستحق ہوجاتی ہے پھر ہم اوسکو پورا پورا تباہ کر دیتے ہین ÷

نوٹ۔ اِس سے ہماری تائید ہوتی ہے کہ (۱) انسان کے اعمال اوسکے گلے کا ہار ہین۔ (۲) یہ اعمال کتاب مین لکھے ہوے ہین۔ اور وہ اوسکو دکھائے جاوینگے۔ جو اوسکے مواخذہ کے لئے بالکل کافی ہونگے۔ (۳) نیکی کرے تو خود فائدہ پائیگا۔ بدی کرے تو خود نقصان اوٹھائیگا۔ (۴) خدا کا احسان اور اتمامِ حجّت دیکھو۔ کہ آفرینشِ آدم کے وقت جو احکام سُنا دیئے تھے اوسپر اکتفا نہین فرماتا۔ بلکہ متواتر رسول بھیج بھیجکر وہ احکام یاد بھی دلاتا چلا جاتا ہے (۵) حد درجہ رعایت کا یہ ہوگیا کہ جہان تاریکی گناہ کی بڑھیگی۔ تو وہان مستطیع لوگ زیادہ کر دیتا ہے۔ تا آنکہ فلاکت کو گناہون کے لئے عذر نہ بنالین۔

			Arabic	ترجمہ
۴۴	بنی اسرائل	۵	وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ۝ وَّجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَاِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ	اور جس وقت تم قرآن مجید پڑھتے ہو۔ ہم تمہارے اور اون لوگونکے مابین جو آخرت پر ایمان نہین رکھتے۔ ایک خفیہ پردہ قائم کر دیتے ہین۔ اور ہم اون کے دلون پر غلاف چڑھا دیتے ہین۔ کہ وہ اوسکو نہ سمجھین۔ اور ہم اون کے کانون مین بھاری پن ڈالدیتے ہین۔ اور جس وقت تم قرآن مجید مین اپنے پروردگار یکتا کو یاد کرتے ہو تو

			وَلَّوْا عَلٰٓی اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا ○	وہ نفرت کھاکر پچھلے پاؤن پلٹ جاتے ہین

نوٹ - یہہ بھی وہی مضمون ہے - اور اسمین بھی اصل کیفیت یہہ ہے کہ اسطرح غضب الٰہی ہوتا بھی ہے - تو اونھین کے لیے جو ایمان سے گمراہ ہو چکتے ہین - نہ صرف یہی بلکہ خدائے واحد کا نام بھی لو تو نفرت کے ساتھ پیٹھ پھرا بھاگ کھڑے ہوتے ہین -

۴۵	الکہف	۲	مَنْ یَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ج وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِیًّا مُّرْشِدًا ○	جسے خدا ہدایت دیتا ہے وہ ہدایت یافتہ ہو جاتا ہے - اور جس سے توفیق ہدایت سلب کرلیتا ہے پس اسکے لئے تم کوئی حامی ہدایت کرنے والا نہ پاؤ گے

نوٹ - بے ایمانون سے متعلق ہے - جب ایمان کی طرف رجحان نہین - تو خدا نے توفیق ہدایت سلب کر لی پھر ہدایت کیسی ہوگی ؟ -

۴۶	الکہف	۴	قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا ج لَهٗ غَیْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط اَبْصِرْ بِهٖ وَاَسْمِعْ ط مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِیٍّ ز وَّلَا یُشْرِکُ فِیْ حُکْمِهٖٓ اَحَدًا ○	تم کہدو کہ اُسے تو اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ (اصحاب کہف غار مین) کتنا عرصہ رہے آسمانون اور زمین کی پوشیدہ باتین اوسی کے لئے ہین وہ کیسا دیکھنے والا اور سننے والا ہے اونکا اوسکے سوا کوئی کارساز نہین ہے - اور وہ اپنے فیصلے مین کسی اور کو شریک نہین کرتا -

نوٹ - اللہ کے عالم الغیب ہونیکے متعلق ہے - اور یہہ کہ اوسکا اوسکی مشیئت مین کوئی شریک نہین ہے - ہماری بحث تو دنیوی اعمال انسانی سے متعلق ہے -

۴۷	الکہف	۴	وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِکْرِنَا وَاتَّبَعَ	اور اوس شخص کی پیروی نہ کرنا جسکے دل کو ہمنے اپنی یاد سے غافل کردیا ہے - اور وہ اپنی

			آیت	ترجمہ
			هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ۝	خواہش کا تابع ہوگیا ہے۔ اور اوس کا معاملہ حد سے گزر گیا ہے۔

نوٹ۔ جب کفر اور بے ایمانی مین غلو ہوگیا۔ تو توفیق بے موقع والا حاصل ہے۔ ایسے موقع مین توفیق کا معنی یہی ہوگا کہ دراصل جبر سے مومن کیا گیا۔ یہ تو اللہ کو منظور ہی نہین۔ (دیکھو ۲۸ ماسبق۔) اگر ایسا ہی منظور ہوتا۔ تو امتحان کی ضرورت ہی کیا تھی سب کو پیغمبر اور فرشتہ ہی نہ بنا دیتا؟۔ اس سے بھی ثابت ہے کہ اللہ کی ناخوشی بوجہ کفر و بے ایمانی کے ہوی۔ جو عمل انسانی کا نتیجہ ہے۔

۴۸	الکهف	۸	وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ ؕ اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَاِنْ تَدْعُهُمْ اِلَى الْهُدٰى فَلَنْ يَّهْتَدُوْۤا اِذًا اَبَدًا ۝	اور اوس سے زیادہ ظالم کون ہوگا۔ جسکو اوسکے پروردگار کی آیتونکے ذریعہ سے نصیحت کیجائے پھر وہ اونسے روگردانی کرے۔ اور جو جو کرتوت اوسکے ہاتون نے بھیجے ہین۔ اونکو بھول جاے۔ یقیناً ہم نے اون کے دلون پر پردے ڈالدیے ہین۔ تاکہ اوسکو نہ سمجھین اور اون کے کانونمین گرانی قرار دیدی ہے۔ اگر تم اونکو ہدایت کی طرف بُلاؤ گے بھی تو وہ کبھی ہدایت یافتہ نہ ہونگے۔

نوٹ۔ غور کرو کہ دل پر۔ آنکھون پر غفلت کا پردہ ڈالنا۔ سماعت مین گرانی پیدا کرنا۔ یہ مضمون بار بار آرہا ہے۔ پس جن اسباب کی وجہ سے ایک مقام پر اسکا ذکر کیا گیا۔ تو ہم کو سمجھنا چاہیے کہ وہی اسباب ویسے ہر موقع مین مقدّر یعنے محذوف ہین۔ آفرینش آدم کے موقع پر اپنی مرضی خدا نے جتا دی۔ حکم دیدیا کہ اللہ پر ایمان لانا۔ نیک عمل کرنا

اور سامنے شیطان جو کھڑا کھڑا رہا ہے۔ کہ وہ تم کو ضرور گمراہ کریگا۔ پس اسکی گمراہی مین نہ پھنسنا۔ (دیکھو آیات ۵ میثاق و ابتلاء) اسکے بعد اپنی رحمانیت سے نبی رسول بھیجکر ابتدائی احکام یاد دلانا۔ اور ہر فعل کے وقت بذریعہ کانشنس متنبہ کرنا۔ (دیکھو آیات ۲۱ و ۲۸ ماسبق)۔ اسپر بھی انسان کا رغبت بہ ایمان نہ کرنا۔ شیطان کے فریب مین آکر عمل نیک ترک کرنا۔ اور عمل بد اختیار کرنا۔ اس سے تو انسان وہ اسباب پیدا کرتا ہے کہ جس سے خدا کو اس ناشدنی تودہ خاک سے بمقابلہ ابلیس کے ندامت ہو۔ نعوذ باللہ ذرا غور تو کرو۔ ہدایت اگر انسان پاسکتا ہے تو دو ہی طریق سے پاسکتا ہے۔ یا تو اپنی ذاتی تحقیق اور عقل تمیزی سے۔ یا نیکون کی تقلید سے۔ کہ انکی نصیحت سنکر۔ اونکے اعمال دیکھکر اپنا عمل درست کرے۔ پس اگر کوئی سمجھنا ہی نہ چاہے۔ نہ دوسرے سے سیکھنا چاہے۔ تو ایسا شخص عذاب ہی کا مستحق ہے۔ باری تعالی کو اسکی طرف اعتنا کرنیکی مطلقاً ضرورت نہین ہوسکتی۔

۴۹	مریم	۴	وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ لَهٗ مَا بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا	اور (اے رسول) ہم (جبرائیل وغیرہ) بغیر آپکے پروردگار کے حکم کے نہین اوترتے۔ ہمارے سامنے جو کچھ ہے اور جو کچھ ہمارے پیچھے ہے اور ان دونون حالتون کے مابین جو کچھ ہے سب اوسیکے حکم سے ہے۔ اور تمہارا پروردگار غافل نہین ہے

نوٹ۔ ظاہر ہے کہ یہ آیتہ نزول ملائک سے متعلق ہے۔ کہ خدا ہی کے حکم سے ملائک زمین پر اوترتے ہین۔ اس آیتہ کی شان نزول اسطرح بیان کیگئی ہے کہ جبرئیل کے آنے مین دیر ہو جاتی تو رسول خدا صلعم دلگیر ہو جاتے۔ اور ایک مرتبہ اسکا ذکر بھی جبرئیل

سے فرمایا۔ تو اوس کا یہ جواب تھا۔ مطلب یہ ہے کہ خدا آپکو بھولا نہین ہے۔ جب اوسکو ضرورت ہوتی ہے ہم کو آپکے پاس روانہ فرماتا ہے۔ اِس سے ہماری بحث کو کوئی تعلق نہین ہے۔

۵۰	مریم	٦	أَلَمْ تَرَ أَنَّا أَرْسَلْنَا الشَّيَاطِينَ عَلَى الْكَافِرِينَ تَؤُزُّهُمْ أَزًّا فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ إِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى الرَّحْمَٰنِ وَفْدًا وَنَسُوقُ الْمُجْرِمِينَ إِلَىٰ جَهَنَّمَ وِرْدًا ۝	کیا تم نے یہ نہین دیکھا کہ ہم نے شیطانوں کو کافرون پر بھیج دیا ہے۔ کہ وہ اونکو خوب ابھارتے ہین پس اب اونکے عذاب کے بارہ مین جلدی نکرو۔ ہم اونکے دن گن رہے ہین۔ جس دن ہم پرہیزگارونکو خدائے رحمان کے (لینے اپنے) حضور مین مہمانون کی طرح بلائینگے۔ اور گنہگارون کو جہنم کی طرف پیاسے جانورونکی طرح ہنکائینگے۔

نوٹ۔ آفرینش آدم کے وقت ہی خدا نے شیطان کے اِس دعوے کو سنکر کہ وہ انسان کو گمراہ کریگا۔ فرمادیا تھا۔ کہ اچھا اگر تو کرسکتا ہے تو کر۔ میرے مطیع فرمان بندے ہرگز تیرے فریب مین نہ آئینگے۔ اور جو آویگا وہ کافر اور گنہگار ہوگا۔ (دیکھو آیات ۵ میثاق و ابتلا) اسمین اوسکی طرف اشارہ ہے۔ جس سے ہماری تائید ہوتی ہے۔

۵۱	الحج	۲	إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ ۝	بیشک اللہ اون لوگونکو جو ایمان لائے اور جنھون نے نیک عمل کئے ایسی جنتون مین داخل کریگا جن کے نیچے نہرین بہتی ہون۔ بیشک اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

نوٹ - اِس سے بھی ہماری تائید اسطرح ہوتی ہے کہ فقط ایمان لالینا کافی نہین ہے بلکہ عمل نیک بھی لازم ہے مُستحق جنّت بنانیکے لیئے -

۵۲	الحج	۲	وَكَذٰلِكَ أَنْزَلْنٰهُ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ وَّأَنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يُّرِيْدُ ۝	اور اسطرح ہم نے اِس قرآن کو کھلی آیتین کرکے اتارا ہے - اور اللہ راہ پر فرماتا ہے - جسکی وہ چاہتا ہے -

نوٹ - اِس سے بھی ارادت ثابت ہے - ارادہ عملِ نیک کا کرو - اللہ اوس کا راستہ بتادیتا ہے -

۵۳	الحج	۲	وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ۭ إِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاۗءُ ۝	اور جسکی خدا اہانت کرے - اوسکو عزت دینے والا کوئی نہین ہوسکتا - بیشک اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے -

نوٹ - یہ بھی اوسی مضمون کی آیتہ ہے - اہانت کے لیئے وجہ ہونی چاہیئے - بےوجہ خدا کیسکی اہانت نہین فرماتا - اور وہ وجہ بدعملی ہی ہے - چنانچہ اسی آیتہ کا جزءِ ماسبق یہ ہے - وَكَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ - یعنے "اور بہت سے عذاب کے مستحق ہوگئے ہین" پس معلوم ہوگیا کہ جسکو خدا سے کسی قسم کی سزا تجویز ہوگئی اوسکو منسوخ کرنیوالی کوئی قوّت نہین ہوسکتی ہے - اِس سے بھی ہماری تائید ہوتی ہے -

۵۴	المؤمنون	۳	مَا تَسْبِقُ مِنْ أُمَّةٍ أَجَلَهَا وَمَا يَسْتَأْخِرُوْنَ ۝	کوئی گروہ اپنے مقررہ وقت سے نہ آگے بڑھ سکتا ہے - نہ پیچھے رہ سکتا ہے -

نوٹ - اِس سے بھی بات نکلی کہ خدا کی جو مشیّت ہے اوسکے وقتِ وقوع کو کوئی نہین بدل سکتا ہمارے مطلب سے اِسکو تعلق نہین ہے -

۵۵	النور	۵	يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَاۤءُ	اللہ جسکو چاہتا ہی اپنے نور کی راہ بتلا دیتا ہے

نوٹ - اِس آیت کی ابتدا مین ہے - اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ - یعنے اللہ آسمانون اور زمین کا نور یعنے روشن کرنیوالا ہے"۔ اِس نور کے حاصل کرنیکا انسان کو اِرادہ کرنا چاہیئے - پھر اِسکے لئے کوشش کرنی چاہیئے - بغیر کوشش کے کچھ بھی نہین حاصل ہو سکتا - اور یہی عمل نیک ہے جسکو ہم ثابت کرنا چاہتے ہین -

۵۶	النور	۶	لَقَدْ اَنْزَلْنَاۤ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۤءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝	یقیناً ہم نے حقیقتوں کی کھولنے والی آیتین نازل کین - اور اللہ جسکو چاہتا ہے راہ راست تک پہنچا دیتا ہے -

نوٹ - معنے یہ کہ نشانیان دکھا دیتا ہے - اِسکے بعد جو اونکو قبول اور اختیار کرتا ہے - اون کو پوری پوری ہدایت کر دیتا ہے - یہ بھی ہماری تائید ہے -

۵۷	الشعراء	۱۱	وَلَوْ نَزَّلْنٰهُ عَلٰى بَعْضِ الْاَعْجَمِيْنَ ۝ فَقَرَاَهٗ عَلَيْهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ۝ كَذٰلِكَ سَلَكْنٰهُ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۝ فَيَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ فَيَقُوْلُوْا هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ	اگر ہم نے اِس (قرآن) کو کسی عجمی پر اوتارا ہوتا - اور وہ اِن عربون کے سامنے پڑھتا - تو یہ لوگ کبھی ایمان لانیوالے نہوتے اسیطرح ہم نے گنہگارونکے دلین (اونکے انکار و کفر کے سبب) یہ بات جما رکھی ہے کہ جبتک یہ دردناک عذاب دیکھ لین گے - ایمان نہ لائینگے اور وہ عذاب بھی اونکو یکایک آئیگا - اور اونکو خبر تک نہ ہوگی - اوسوقت یہ کہین گے کہ کیا ہم کو مہلت دیجا سکتی ہے؟

نوٹ - وہی بات ہے یعنے گنہگارون کا کفر پر اصرار خدا اون سے بیزار - باعث بیزاری

گنہگاروں کا عمل بہ اصرار کفر ہوا۔ جس سے ہماری تائید ہوی۔

۵۸	النمل	۱	اِنَّ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ زَیَّنَّا لَهُمْ اَعْمَالَهُمْ فَهُمْ یَعْمَهُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْعَذَابِ وَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ۝	بیشک جو لوگ آخرة پر ایمان نہین رکھتے۔ ہم نے اونکے اعمال مین زینت (ظاہری) دیدی لیں وہ خود بھٹک گئے۔ وہ وہی ہین جن کے لئے سخت عذاب ہے۔ اور وہ آخرة مین سب زیادہ ٹوٹا اوٹھانیوالے ہین۔

نوٹ۔ لوگ ایمان نہین لائے۔ خدا نے انکی آزمایش مین انکی دُنیا بھلی کر کے ایک اور موقع دیا۔ (دیکھو ۴۳ ماسبق) بعوض سمجھ پکڑ نیکے اور بھی گمراہ ہو گئے۔ باوجود ہر طرح سے اِتمامِ حُجّت اور رعایتِ رحمانی کے وہی ایمانی کجی رہی۔ تو عذابِ جہنّم ہی اِسکا تدارک ہے۔ اِس سے بھی ہماری تائید ہوی۔

۵۹	النمل	۶	وَاِنَّ رَبَّكَ لَیَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا یُعْلِنُوْنَ ۝ وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ۝	اور بیشک تمہارا پروردگار اون سب چیزوں کو جانتا ہی جنکو انکے دل چھپائے ہوئے ہین اور جنکا وہ اظہار کرتے ہین۔ اور آسمان اور زمین مین کوئی پوشیدہ چیز ایسی نہین ہے جو کھلی کتاب مین نہو۔

نوٹ۔ اِس سے یہہ معلوم ہوا کہ خدا عالم الغیب ہے۔ دِل کی مخفی بات بھی اوسپر ظاہر ہو جاتی ہے۔ منافق لوگ جو بزمانۂ رسالت مآبؐ دِل مین کُفر رکھتے۔ اور بظاہر ایمان بتاتے تھے۔ یہہ حالت اللہ پر ظاہر ہو جاتی تھی۔ اور پھر فرماتا ہے کہ یہی نہین۔ بلکہ لوحِ محفوظ مین بھی اِسکا اندراج ہو جایا کرتا ہے۔ یعنی نیکی اور بدی کا اِرادہ تک بھی لکھا رہتا ہے۔ پھر جب لکھا رہتا ہے

توکیس غرض سے؟ یہی کہ اون اعمال کا موازنہ کرکے جزاء وسزا خدا تجویز فرمائے۔ یہ بھی اصولاً ہماری تائیدی آیتہ ہے۔

۶۰	القصص	۷	وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ ۗ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ۚ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝	اور تیرا پروردگار جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور منتخب کرتا ہے۔ بندونکو (انتخاب کا) کوئی اختیار نہیں ہے جن چیزون کو یہ شریک ٹھراتے ہین۔ اللہ اون سے منزہ اور برتر ہے۔

نوٹ۔ یہ ایک معرکہ کی آیتہ ہے۔ فیمابین کفار و مسلمانان انتخاب نبی سے متعلق ہے۔ اور فیمابین مسلمانان انتخاب امام سے متعلق ہے۔ ظاہر ہے کہ نبی اور امام ایسے ہونے چاہئین جن کے دل پاک ہون۔ کیونکہ اُمت کے پیشوا ہوتے ہین۔ مگر دل کا حال اللہ ہی جانتا ہے۔ اِسلئے ہر دو یعنے نبی اور امام کا انتخاب اللہ ہی کی طرف سے ہوتا ہے۔ بندون کو اسمین مطلقاً اختیار نہین ہے۔ اگر بندون نے ایسا انتخاب کرلیا تو۔ گویا کہ خدا کا امر اپنے اختیار مین لے لیا۔ لہذا یہ شرک بہ اختیاراتِ الٰہی ہوا۔ ہماری بحث سے اِسکو کوئی تعلق نہین ہے۔ بجز اِسکے کہ ایسا فعل انسان کے لئے بُرا ہی۔

۶۱	الروم	۴	بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ فَمَنْ يَّهْدِيْ مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ۗ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝	بات یہ ہے کہ جن لوگون نے (شرک سے) ظلم کیا۔ وہ بغیر سمجھ بوجھے اپنی اپنی خواہشون کے پیرو ہوگئے پس جس سے اللہ توفیقِ ہدایت سلب کرلے اوسکو راہ پر کون لائیگا۔ اور ایسونکا مددگار بھی کوئی نہ ہوگا۔

نوٹ۔ دیگر آیات ماسبق کی طرح اسمین بھی یہی ہے کہ بندہ نے شرک و نافرمانی کی خدا ناراض ہوگیا۔ اپنا فضلِ ہدایت جاری نہین فرماتا۔ شرک و نافرمانی بندہ نے

اپنی خواہش سے کی۔ لہذا معتوب ہوا۔ ایسا نہ کرتا تو محبوب ہوتا۔ ہماری تائید مین ہے۔

۶۲	الروم	۴	وَإِذَآ أَذَقْنَا ٱلنَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوا۟ بِهَا ۖ وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ إِذَا هُمْ يَقْنَطُونَ ۝ أَوَلَمْ يَرَوْا۟ أَنَّ ٱللَّهَ يَبْسُطُ ٱلرِّزْقَ لِمَن يَشَآءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَٰتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝	اور جس وقت ہم آدمیونکو اپنی رحمت کا مزہ چکھاتے ہین۔ اوس سے تو وہ خوش ہوجاتے ہین۔ اور اگر اون کو اونھین کے افعال کے سبب سے کوئی مصیبت پڑتی ہے تو فوراً نا امید ہو جاتے ہین۔ کیا انھون نے یہ نہین دیکھا کہ اللہ جسکے لئے چاہا رزق کشادہ کرتا ہے اور (جسکے لئے چاہتا ہے) تنگ کردیتا ہے۔ اسمین بھی اون لوگون کے لئے جو ایمان رکھتے ہین ضرور نشانیان ہین۔

نوٹ۔ یہہ آیتہ قناعت کا سبق سکھاتی ہے۔ رزق کا دینا نہ دینا خدا کے اختیار مین ہے۔ ملا خوش۔ نہ ملا بے ایمان اگویا خدا سے ناراضی ظاہر کرنا ہے۔ جو کفر ہے۔ اور پھر یہہ بھی تو ہے۔ کہ مصیبت اگر آئی۔ تو اوسکے بھی اپنے افعال سے ہم خود باعث ہوتے ہین اپنی کرنی اپنی بھرنی۔ اور لئے خدا سے رنجیدگی کیسی؟ ۔ اِس سے بھی ہماری بحث کی تائید ہوی۔

۶۳	السجدہ	۱	يُدَبِّرُ ٱلْأَمْرَ مِنَ ٱلسَّمَآءِ إِلَى ٱلْأَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ إِلَيْهِ فِى يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُۥٓ أَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ ۝	آسمان سے لیکر زمین تک کے معاملے کی تدبیر وہی کرتا ہے۔ پھر روز قیامت جسکی گنتی تمہارے حساب سے ہزار برس کی ہوگی۔ سارا معاملہ پروردگار کے حضور عالی مین پیش ہوگا۔

نوٹ۔ اِسکی کچھ سطرون بعد کی آیتہ بھی ملالو تو لطف آئیگا۔ وہ آیتہ ع۶۴ ذیل مین ہے۔

۶۴	السجدہ	۲	وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الْمُجْرِمُونَ نَاكِسُوا رُءُوسِهِمْ عِندَ رَبِّهِمْ رَبَّنَا أَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا إِنَّا مُوقِنُونَ ٥	اور کاش (اے پیغمبر اس وقت) وہ ماجرا تم دیکھتے کہ گنہگار اپنے پروردگار کے حضور مین سر جھکائے کھڑے ہین (اور یہ) عرض کرتے ہین (اے پروردگار اب ہماری آنکھیں اور کان کھل گئے) اگر ہمکو واپس کردے تو ہم نیکی ہی نیکی کرینگے بیشک اب ہم یقین کرنے والے ہو گئے ہین۔

نوٹ۔ مطلب یہی ہے کہ دنیا وہی چلاتا ہے۔ اور روز محشر وہی اجلاس کر رہا ہوگا۔ اور کاتبان اعمالِ انسانی اپنی اپنی رپورٹیں بارگاہِ الٰہی مین سنائین گے۔ یہ سب کاہے کو؟۔ ظاہر ہے۔ دنیا مین کیا ہوا کرتا ہے؟۔ یعنے اعمال کا سوازنہ ہوگا۔ ربّانی فیصلہ سزا و جزاء کا صادر فرمایا جائیگا۔ اور۔ تب پچھاوت کیا ہووت ہے۔ جب چریان چگ گئین کھیت" اور یہی ہماری بحث کا بھی مطلب ہے۔ اب اسی کے بعد کی آیتہ متصلہ اسی سلسلہ کی بھی سن لو۔

۶۵	السجدہ	۲	وَلَوْ شِئْنَا لَآتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدَاهَا وَلَٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّي لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ٥ فَذُوقُوا بِمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا إِنَّا نَسِينَاكُمْ وَذُوقُوا عَذَابَ	اور اگر ہم چاہتے تو توفیق ہدایت دیدیتے لیکن میرا قول پورا اُترا۔ کہ جنّون اور آدمیون سے ضرور ضرور جہنم کو بھر دونگا۔ (بس اُس دن گنہگارون سے کہا جائیگا کہ) آج کے دن کو جو تم بھول گئے تھے اسکا مزہ چکھو۔ (اب) ہم نے بھی تم کو بھلا دیا۔ اور جو عمل تم کیا کرتے تھے اوس کے عوض مین دائمی عذاب

		اَلْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝	کا مزہ چکھو۔

نوٹ۔ ابلیس ایک طرف۔ آدمؑ ایک طرف۔ روزِ ازل مین جو معاملہ ہوا۔ اُسکے لئے دیکھو (تابہ میثاق و ابتلا)۔

اوسوقت جتا دیا گیا تھا کہ جو فریبِ شیطان مین آئیگا۔ جہنّم مین جھونک دیا جائیگا۔ شیطان کے فریب سے بچنے کا حکم ہوچکا تھا۔ پس امتحان اور آزمایش کی ٹھیرگئی۔ باوصف اِس کے خدا تعالیٰ بار بار نبی رسول بھیج بھیجکر ہدایت بھی کرتا رہا۔ کانشنس کے ذریعہ بھی جتاتا رہا۔ تمام انسانون کو پیغمبر بنانے سے تو رہا۔ فرشتے یون بھی موجود ہین۔ انسان کی حمایت لیکر اللہ تعالیٰ نے فرمایا شیطان سے کہ اوسکے فریب مین اسکا نیک بندہ نہ آئیگا۔ باوصف اِسکے جب یہ بھونڈی مُشتِ خاک ناپاک عمل کرے تو۔ قہرِ الٰہی بالکل واجبی ہے۔ اِس سے تو ہمارا دعوےٰ ثابت ہے۔

۶۶	فاطر	۱	مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ وَمَا يُمْسِكْ ۙ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْ بَعْدِهٖ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝	جو رحمت خدائے تعالیٰ آدمیونکے لئے کھولدیتا ہے اوسکا کوئی روکنے والا نہین ہے۔ اور جو کچھ وہ روک لیتا ہے پھر اوسکے بعد اوسکا کوئی بھیجنے والا نہین ہے۔ اور وہ بڑا زبردست اور حکمت والا ہے۔

نوٹ۔ یہ آیتہ رحمتِ الٰہی سے متعلق ہے۔ اسمین ہر کیفیت اور ہر چیز مثلاً آرام۔ وحظ۔ دنیوی ورزق و فرحت۔ واطمینان۔ ہر قسم کی نعمات منجملہ داخل ہین۔ انکو یا انمین سے کسی کو خدا جب اور جس سے چاہے اوٹھالے۔ جب اور جسکو چاہے عطا فرمائے رحمٰن کی حیثیت سے تو خدا بلا استحقاق بھی دیدیتا ہے۔ اوسکی ایک حد ہوتی

ہے۔ مثلاً آدمی کو خلق کرنا منظور ہے۔ ماں کو دودہ دیدیتا ہے۔ انسان کا کیا حوصلہ جو نعماتِ رحمانی کا احصا (شمار) کر سکے۔ رحیم کی حیثیت سے اللہ جو دیتا ہے۔ وہ انسان کے اعمال کا صلہ ہے۔ عمل قابل صلہ یا تمیز انسان سے ہی ہوگا۔ یعنے جبکہ انسان ذیشعور ہو کر فاعل مختار بن جاے۔ اوسوقت تو انسان رحمانی فیض کا استحقاقاً متوقع نہین ہوسکتا۔ بلکہ اپنے اعمال ہی کا صلہ پاسکیگا۔ پس ایسون ہی کو بصلۂ اعمالِ نیک خداے تعالیٰ رحیمی نعمات سے مالا مال کردیگا۔ یا اعمالِ بد کے بدلہ مین اون کو اونہی نعمات سے محروم کردیگا۔ اِس سے ہماری تائید ہوتی ہے۔ اور یہ بھی ہوتا ہے۔ کہ اگر خدا کو منظور ہو کسی وجہ سے۔ (جسکو انسان اپنی محدود عقل سے دریافت نہین کرسکتا۔) تو کہین قحط۔ کہین پلیگ۔ کہین سرسبزی شادابی۔ کہین صحت و آرام نصیب فرماتا ہے۔ ایسی بلیات کے بھی باعث انسانی اعمال ہوتے ہین۔ (دیکھو جزء سوم ۱۹)

٦٧	فاطر	۲	وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ أَزْوَاجًا ۚ وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنْثٰى وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهٖ ۚ وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖٓ إِلَّا فِيْ كِتٰبٍ ۚ إِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝	اور اللہ نے تم کو مٹی سے پیدا کیا۔ پھر نطفہ سے۔ پھر تمکو جوڑا جوڑا بنا دیا۔ اور کوئی مادہ حاملہ نہین ہوتی اور نہ کوئی بچہ جنتی مگر یہ کہ خدا کو اوسکا علم ہے۔ اور کسی بوڑہے کو زیادہ عمر نہین دیجاتی۔ نہ اوس کی عمر مین سے کچھ گھٹائی جاتی۔ مگر یہ کہ نوشتۂ خدا مین موجود ہے۔ یقیناً یہہ بات اللہ پر آسان ہے۔

نوٹ۔ اِس سے خدا کی خالقیت ثابت ہوتی ہے۔ کہ مخلوق کی جنس اور اوسکی عمر اوس کے علم و قدرت سے ہے۔ ہمارے مطلب سے اسکو تعلق نہین ہے۔

۶۸	یس	۱	لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلَىٰ أَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ إِنَّا جَعَلْنَا فِي أَعْنَاقِهِمْ أَغْلَالًا فَهِيَ إِلَى الْأَذْقَانِ فَهُمْ مُقْمَحُونَ ۝ وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ ۝ وَسَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنْذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ إِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمَٰنَ بِالْغَيْبِ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَأَجْرٍ كَرِيمٍ ۝	فرمودۂ خدا ان مین سے اکثر پر یقیناً پورا ہوگیا۔ پس وہ ایمان نہ لائینگے۔ بیشک ہم نے اونکی گردنون مین طوق ڈالدیئے ہین۔ اور وہ تھوڑیون تک ہین۔ اسی سے اونکے سر اونچے کے اوٹھے رہگئے۔ اور ہم نے اونکے آگے سے بھی ایک دیوار بنادی ہے۔ اونکے پیچھے سے بھی ایک دیوار۔ پھر اوپر سے اونکو ڈھانپ دیا ہے۔ کہ وہ اب کچھ نہین دیکھتے۔ اونکے حقمین دونو باتین برابر ہین۔ خواہ تم اونکو خدا کا خوف دلاؤ یا نہ دلاؤ۔ وہ تو ایمان نہ لائینگے۔ ہان تم اوسکو ڈرا سکتے ہو جو نصیحت قبول کرے اور بے دیکھے خدا سے ڈرے۔ پس ایسے شخص کو گناہونکی بخشش کی اور عمدہ سے عمدہ اجر کی خوشخبری سنادو۔

نوٹ۔ یہی مضمون اس سے قبل بھی کئی مرتبہ گزرا ہے۔ قول اللہ کا جو صادق آیا وہی ہے جو روز ازل لکھدیا گیا کہ گمراہ پر کبھی کسی قسم کی رعایت نہین کیجائیگی۔ اِس آیۃ کی ابتدا اور انتہا دونو کا ایک ہی مضمون ہے۔ یعنے ایسے لوگ جو بے ایمان ہوگئے ہین

ایسون کو نصیحت کر کے خدا کا خوف دلا کے ایمان کی طرف بلاؤ یا نہ بلاؤ۔ وہ کبھی ایمان لانے والے نہین۔ لیکن جنکے ارادے نیک ہون۔ وہ نصیحت قبول کرینگے۔ اور خدا سے ڈرینگے۔ اور انکے لئے ہدایت ہے۔ اور صلہ بھی۔ اِس مقابلہ پر غور کرو۔ اِس سے ہمارا دعوے ثابت ہے۔ کہ انسان نصیحت قبولتا ہے یا نہین قبولتا ہے۔ تو اپنے اختیار سے۔

۶۹	یٰسٓ	۱	اِنَّا نَحْنُ نُحْیِ الْمَوْتٰی وَنَکْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَھُمْ وَکُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰہُ فِیْٓ اِمَامٍ مُّبِیْنٍ ۝	بیشک ہم ہی مُردون کو زندہ کرینگے۔ اور جو کچھ وہ آگے بھیجتے ہین۔ اور جو آثار اون کے پیچھے رہ جاتے ہین۔ اون سب کو ہم لکھتے جاتے ہین۔

نوٹ۔ اِس سے ثابت ہے کہ اعمالِ نیک وبد لکھے جاتے ہین۔ (دیکھو قلمبندیِ اعمال ۵۔ ۷۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ اور وہ پورا جزء ۶) اور روزِ محشر مُردے زندہ کئے جائینگے حساب وکتاب ہوگا۔ اصولاً اِس سے بھی ہماری بحث مین مدد ملتی ہے۔

۷۰	الصّٰفّٰت	۳	وَاللّٰہُ خَلَقَکُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ۝	حالانکہ اللہ نے تم کو بھی پیدا کیا ہے۔ اور اون چیزونکو بھی جو تم بناتے ہو۔

نوٹ۔ مخالف سمجھین گے کہ یہ ایک زبردست ہتیار دھین ملگیا۔ تَعْمَلُوْنَ کے معنے وہ فعل اور عمل سے کرینگے۔ مین دو طرح سے اسکو باطل کرونگا۔ انشاء اللہ۔

(۱) یہ آیتہ جزءِ دوم ہے اصل آیتہ کا۔ جزءِ اول یہ ہے قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ ۝ (ترجمہ) فرمایا کیا تم اُن چیزون کی پرستش کرتے ہو جنکو تم خود تراشتے ہو (۱) دیکھو اِس آیتہ کے اخیر مین (لا) لکھا ہے۔ یعنے آیتہ منقطع نہین ہے۔ اسمین بُت پرستون

سے خطاب کیا جاتا ہے۔ تراشنے کا ذکر پہلے حصہ مین کرکے۔ بعد کے حصہ مین
تعملون کا استعمال ثابت کرتا ہے کہ یہان معنے۔ بناتے کے ہین۔ یعنے
تم ہی بناؤ۔ خود اوسکے خالق۔ اور پھر اوسی کی پوجا کرو۔ یہ تمہاری حماقت
ہے۔ پس اسمین عمل عام افعال کے معنوں مین نہین ہے۔ بلکہ معنے یہ ہین
کہ صنعتِ بت تراشی یا نجاری سے تم جن چیزون کو بت کی شکل مین بناتے ہو
اون چیزون کا خالق بھی اللہ ہی ہے۔

(۲)۔ فرض کرو کہ عام اعمال ہی کے معنے ہین۔ تو ترجمہ کی صورت یہ ہوی۔ کہ خدا نے
تم کو اور تمہارے اعمال کو پیدا کیا"۔ یعنے خدا نے دو مستقل چیزوں کو خلق کیا۔ ایک
تم یعنے۔ انسان کو۔ دوسرے اعمالِ انسان کو۔ ظاہر ہے کہ اگر افعال
پیدا نہ ہوتے تو فعل کیا ہی نہ جاسکتا۔ مگر یہ کیونکر ثابت ہوگیا کہ جتنے بھر کام دنیا
کے لیے خلق ہوے۔ اون سب کا کرنا انسان کے لئے لازم و ملزوم ہے؟۔ اون
جملہ افعال کے کرنیکا حکم اس آیتہ سے نہین ظاہر ہوتا۔ زہر کھانا۔ آگ مین جل مرنا بھی
افعالِ مخلوقہ ہین۔ لوگ زہر کھامرتے۔ خودکشی کرتے ہین۔ ستی۔ بھی مشہور ہے۔
پس جب ہر فعل ہر انسان کے کرنے ہی کے لئے خلق ہوا ہے۔ تو پھر ہر شخص کیون
نہین زہر کھا جاتا؟۔ کیون نہین جل مرتا؟۔ جواب یہی ہوسکتا ہے۔ کہ جو چاہے گا۔
ویسے افعال بھی کریگا۔ پس یہ امر اختیاری ہوگیا۔ بات یہ ہے کہ خدا نے انسان کو
خلق کیا۔ اور اوسمین اختیارِ فعلی دیا۔ اور انسان کے کرنیکے لئے افعالِ نیک
اور افعالِ بد۔ یہ دونو بھی پیدا کئے۔ اور بروزِ ازل خدا نے بتاکید تمام
افعالِ نیک کا امر اور افعالِ بد کی نہی فرمائی۔ کسی فعل کے کرنے یا نہ کرنے پر

انسان کو خدا مجبور نہین کرتا - (دیکھو ۲۸ ماسبق) کرنا نہ کرنا انسان کے اختیار مین ہے تو نیکی کی جزا اور بدی کی سزا خدا کے اختیار مین ہے -

پس ہر اعتبار سے مخالف کی حجت باطل اور ہمارا دعوے ثابت ہوتا ہے -

۷۱	الزمر	۳	اللّٰهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابًا مُتَشَابِهًا مَثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَىٰ ذِكْرِ اللّٰهِ ذَٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِي بِهِ مَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ٥	اللہ نے بہت عمدہ کلام یعنے یہ کتاب نازل فرمائی جسکی آیتین ایک دوسری سے ملتی جلتی ہین اور بعض مکرر بھی آئی ہین - اوس سے اون لوگون کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہین - جو پروردگار سے ڈرتے ہین - پھر اونکے جلد اور انکے دل نرم ہو کر یاد الٰہی کی طرف مائل ہو جاتے ہین - یہی تو خدا کی ہدایت ہے - جسکے ذریعہ سے جسکو وہ چاہتا ہے ہدایت فرماتا ہے - اور جس سے خداے تعالی توفیق ہدایت سلب کر لے - تو اوسکا رہبر کوئی نہین ہوتا -

نوٹ - بذریعہ رسول کے خدا کتاب ہدایات بھیجتا ہے - جنکو خوف الٰہی اور رجحان بہ ایمان ہو وہ اوس ہدایت سے بہرہ مند ہوتے ہین - اور جو اسکی طرف توجہ نکرین وہ مردود ہین - یہی مضمون پہلے بھی آچکا ہے - جس سے ہماری تائید ہوتی ہے

۷۲	الزمر	۴	أَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ وَيُخَوِّفُونَكَ بِالَّذِينَ مِنْ دُونِهِ وَمَنْ يُضْلِلِ	کیا اللہ اپنے بندے کو کافی نہین ہے؟ اور اے پیغمبر وہ تمھین خدا کے سوا دوسرے معبودون سے ڈراتے ہین - اور جس سے خدا توفیق ہدایت

			اللہ فما لہ من ھاد ج	سلب کرلیتا ہی۔ اوسکا کوئی رہبر نہین ہوتا اور
			ومن یھد اللہ فما لہ	جسے خدا ہدایت فرماتا ہی اوسکا گمراہ کرنیوالا
			من مضل ط الیس اللہ	کوئی نہین ہے۔ کیا اللہ تعالی زبردست
			بعزیز ذی انتقام ہ	اور انتقام لینے والا نہین ہے؟ ۔

نوٹ۔ یہ بھی وہی مضمون ہے۔ مطلب یہ ہے کہ۔ اگر بت پرست غیر از خدا دوسرے معبودون کا خوف دلائین۔ تو جو باایمان ہے وہ تو نہ مانیگا۔ اور جو بے ایمان ہے وہ گمراہ ہوجائیگا۔

۴۳	المومن	۷	ھو الذی خلقکم	وہی (خدا ہی) تو ہے جس نے اوّل تم کو
			من تراب ثم من نطفۃ	مٹی سے پیدا کیا۔ پھر نطفہ سے۔ پھر لوتھڑے
			ثم من علقۃ ثم یخرجکم	سے۔ پھر تمکو بچہ بنا کر نکالتا ہے۔ تاکہ تم اپنی پوری
			طفلا ثم لتبلغوا اشدکم	قوت کو پہونچو۔ اسکے بعد تم بوڑھے ہو جاؤ اور
			ثم لتکونوا شیوخا ج	تم مین سے کسی کسی کا پہلے ہی وقت پورا کردیا
			ومنکم من یتوفی	جاتا ہے۔ غرض اس سے یہ ہے کہ تم مدت
			من قبل ولتبلغوا	معینہ کو پہونچ جاؤ۔ اور تاکہ تم سمجھ بوجھ
			اجلا مسمی ولعلکم	لو۔ وہ وہی تو ہے۔ جو جلاتا بھی ہے
			تعقلون ہ ھو الذی	اور مارتا بھی ہے۔ پھر جب کسی امر کو
			یحیی ویمیت ج فاذا	طے فرما دیتا ہے۔ تو فقط فرما دیتا
			قضی امرا فانما یقول	ہوجا۔ پس وہ ہوجاتا ہے۔
			لہ کن فیکون ہ	

نوٹ۔ خدا کی قدرت کاملہ کا یہین ذکر ہے۔ اور انسان کی تدریجی نشو ونما کی تفصیل دکھا کر (دیکھو ۶۲ ماسبق) اصل غرض یہہ فرماتا ہے کہ انسان اپنے فرائض سمجھ لے سمجھ لیا انسان نے تو کیا کرتا ہے۔ امر صواب کرتا۔ امر ناصواب سے احتراز کرتا پس یہی ہماری حجت ہے۔

۷۴	حم السجدۃ	۴	وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَاءَ فَزَيَّنُوا لَهُمْ مَّا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِم مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا خَاسِرِينَ ○	اور ہم نے اون (کفار) کے ساتھ ایسے ہمنشین (یعنے شیاطین) مقرر کر دیئے تھے۔ کہ وہ اونکے حاضر وغائب جملہ امور کو آراستہ کر دکھاتے تھے۔ اور صادق آیا اون پر ہمارا قول (عذاب کا) جو جنات اور انسان کی گذشتہ اُمتون کے متعلق تھا۔ یہہ کہ وہ ضرور نقصان اوٹھانیوالے ہوے۔

نوٹ۔ شیطان کو ہمنشین بنانے کا معنے یہہ ہے کہ ایمان سے رُوگردانی کرنیکی وجہ سے جب ہدایت رُوک لیگئی۔ تو براثر معاملہ ازل شیطان قریب پھونچیگا۔ بہکانے کے لئے۔ پس اسطرح شیطان ہمنشین بنگیا۔ (دیکھو ۱تا۵ میثاق و ابتلاء) اس سے بھی یہی ثابت ہوا کہ شیطان ہی کے فریب مین آکر انسان گناہ کرتا ہے۔

۷۵	حم السجدۃ	۶	مَّنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهَا ۗ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ○	جو شخص کوئی نیکی کریگا۔ اپنی ذات کی بھلائی کے لئے۔ اور جو کوئی بدی کریگا تو اوسکا وبال اوسی پر۔ اور تمہارا پروردگار بندون کے حق مین ظالم نہین ہے۔

نوٹ - اِس سے تو ہمارا دعوےٰ صاف الفاظ مین پورا ثابت ہوگیا -

۷۶	الشوریٰ	۱	وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝	اور اگر اللہ چاہتا - تو اِن سب کو ایک ہی اُمّت بنا دیتا - لیکن وہ جسکو چاہتا ہے اپنی رحمت مین داخل کرتا ہے - اور نافرمانون کا نہ کوئی سرپرست ہوگا نہ کوئی مددگار -

نوٹ - اللہ تعالیٰ سب کو معصوم اُمّت کیون بناتا؟ - ویسے تو فرشتہ موجود تھے - اگر پیغمبر سب کو بنا دیتا - تو فرائض پیغمبری کِس کے ساتھ ادا کرتے؟ - معاملۂ ازل کے شرائط ہونا تھے - طے ہو گئے (دیکھو آیۃ میثاق و ابتلاء) - آدمی اِمتحان مین آگیا - اب کامیاب نِکلنا اوس کے اِختیار مین ہے - ذرا بھی وہ توجہ نیکی کی طرف کرے - پس اوسے خدا اپنی رحمتِ ہدایت مین لے لیتا ہے - پھر بیڑا پار ہے - لیکن بدی کی طرف دِل مائل ہوا - تو فریب شیطانی مین پھنس گیا - پھر تو وہ انسان بندۂ شیطان ہوگیا - اب کون کرتا اوسکی رہبری -

۷۷	الشوریٰ	۲	لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝	آسمان و زمین کی کنجیاں اوسی کے ہاتھ ہین - رزق کو جسکے لئے چاہتا ہے کشادہ کردیتا ہے - اور جسکے لئے چاہتا ہے تنگ کردیتا ہے - بیشک وہ ہر چیز سے خوب آگاہ ہے -

نوٹ - یہی مضمون پہلے بھی آچکا ہے - تصریح کی ضرورت نہین ہے (دیکھو ۲۲۳-۲۴-۲۲۴ ماسبق)

نمبر	سورۃ		آیت	ترجمہ
۷۸	الشوریٰ	۲	كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ اللّٰهُ يَجْتَبِي إِلَيْهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ يُنِيبُ ۝	مشرکون پر وہ امر جسکی طرف تم انکو بلاتے ہو بہت ہی گران گزرا۔ اللہ اس امر کیلئے جسکو چاہتا ہے منتخب کرتا ہے۔ اور توفیق ہدایت اوسیکو عطا کرتا ہے جو اوسکی طرف رجوع کرے۔

نوٹ۔ اسمین بھی وہی ہے۔ کہ جو اللہ کی طرف رجوع کرے ہدایت ہوجاتی ہے ورنہ کفر و بدکاری مین مبتلا رہتا ہے۔

نمبر	سورۃ		آیت	ترجمہ
۷۹	الشوریٰ	۵	لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ يَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ إِنَاثًا وَيَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ الذُّكُورَ ۝ أَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَإِنَاثًا وَيَجْعَلُ مَنْ يَشَاءُ عَقِيمًا إِنَّهُ عَلِيمٌ قَدِيرٌ ۝	آسمانون اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کے لئے ہے۔ وہ جو کچھ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جسے چاہتا ہے بیٹیان عطا کرتا ہے۔ اور جسے چاہتا ہے بیٹے عنایت کرتا ہے۔ یا اون کو بیٹے اور بیٹیان جوڑ وان ملے ہوے دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بانجھ کر دیتا ہے۔ بیشک وہ جاننے والا اور قدرت والا ہے۔

نوٹ۔ خالقیت کا مضمون ہے۔ ہماری بحث سے تعلق نہین۔

نمبر	سورۃ		آیت	ترجمہ
۸۰	الزخرف	۳	وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيمٍ ۝ أَهُمْ يَقْسِمُونَ رَحْمَتَ	اور بدنصیبوں نے یہ بھی کہا کہ یہ قرآن دونو بستیون (مکہ اور طائف) کے کسی بڑے آدمی پر کیون نہ نازل کیا گیا ؟ کیا یہ تیرے پروردگار کی رحمت کو تقسیم کرتے ہین ؟ ہم نے

			رَبِّكَ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا ط وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ○	زندگانی دنیا مین امنکے مابین اونکی روزی تقسیم کردی ہے۔ اور ایکن ایک کو دوسرے درجہ مین بڑہا دیاہی۔ تا کہ وہ ایک دوسرے کو خدمت کے لئے لین۔ تمہارے پروردگار کی رحمت تو (دولت کی) اون چیزون سے جو یہہ جمع کرتے ہین کہین بہتر ہے ۔

نوٹ۔ اسکی شان نزول یہہ ہے کہ کفار نے کہا کہ مکہ اور طائف کے کسی بڑے متمول آدمی کو منتخب کرکے خدا نے قرآن کیون نہ نازل کیا؟ اسکے جواب مین خدا فرماتا ہے۔ کہ دنیا کی روزی اور مال و دولت تو ہر شخص اپنی خواہش کے موافق نہین سمیٹ لے سکتا۔ خداہی اوسکی تقسیم کرتا ہے۔ اور امر نبوت تو اوس سے بدرجہا بڑہا ہوا ہے۔ اسلئے نبی کا انتخاب خود کرتا ہے۔ یہہ تو امر مشیتی ہے۔ ہمارے مطلب سے تعلق نہین رکھتا۔

۸۱	الجاثیہ	۳۲	هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ○ اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	کل آدمیون کے لئے یہ قرآن عقل و دانش کی باتونکا مجموعہ ہے) اور اونکے لئے جو یقین رکھتے ہین ہدایت و رحمت ہے۔ آیا وہ لوگ جو بدیان کرتے ہین۔ اونہون نے یہ گمان کرلیاہی کہ ہم اونکو اون لوگون کے مانند قرار دینگے جو ایمان لائے اور نیک عمل بھی کئے۔ م (انکا انکا) سب کا

			سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝ وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ۭ فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝	سب کا جینا مرنا یکسان ہوگا؟ کیسا برا حکم یہ لگاتے ہین! اور اللہ نے آسمانون اور زمین کو ایک غرض صحیح سے پیدا کیا۔ اور اسلئے کہ ہر متنفس اپنے کیئے کا بدلہ لے۔ اور اون پر کوئی ظلم نہ کیا جاے۔ آیا تم نے اوس شخص کی حالت پر غور کیا جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا بنا لیا؟ اور اللہ نے اوس سے توفیق ہدایت سلب کرلی۔ کیونکہ علم ہوتے ساتے (اوس نے نیکی کی طرف توجہ نہین کی) اور اوس کے کان پر اور دل پر مہر لگادی۔ اوس کی آنکھون پر پردہ ڈالدیا۔ پس اللہ کے بعد اوس کی رہبری کون کرے گا۔ کیا تم نصیحت نہین قبول کرتے؟۔

نوٹ۔ کس وضاحت اور صراحت کے ساتھ اسمین متنبہ کیا جاتا ہے۔ کہ باوجود علم کے انسان نیکی اور بدی کرتا ہے نیکون کی برابری بد نہین کرسکتے۔ اور اسلئے بھی صراحت کردیگئی ہے۔ کہ فقط ایمان لاناہی کافی نہین ہے۔ بلکہ عمل صالح بھی لازم ہے۔ یہ آیتین کیسی زبردست دلیل ہین ہماری حجت کی۔

۸۲	القمر	۳	اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ۝	بیشک ہم نے ہر چیز کو ایک اندازہ سے پیدا کیا ہے؟

نوٹ - کُلُّ شَیْءٍ (یعنے ہر چیز) مین ضعیف الاعتقاد لوگ افعالِ انسانی کو شامل کرکے یہ حُجّت کرتے ہین کہ افعال مین نیک وبد شامل ہین - پس افعالِ بد کو خدا نے ہی پیدا کیا ہے - اِسلئے گناہون کا مواخذہ نہوگا - یہ حُجّت نہین - بلکہ سفسطہ اور اصرار بر حماقت ہے - بیشک ہر چیز کو خدا نے پیدا - اور ایک اندازہ سے پیدا کیا ہے - اور کائنات کو دیکھو تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ سارا اسباب وسامان اِنسان ہی کے لئے - انسان ہی کے تمتّع کے لئے مُہیّا کیا گیا ہے - کیونکہ وہ ان کو اپنے کام مین لاتا ہے اور انمین تصرّف کرتا ہے - چنانچہ خود خدا فرماتا ہے - سُوْرَۃُ البقر ع ۳ کے آخر مین - هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَکُمْ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا - ترجمہ - وہ (خدا) وہی تو ہے - جس نے زمین کی کُل چیزین تمھارے لئے پیدا کین " پس ایک طرف اِنسان اور دوسری طرف اشیاے عالم یون ہی رہتین تو دونمین کوئی نسبت یا تعلق نہین پیدا ہوتا - تعلق پیدا ہوا تو انسان کے تصرّف سے - اور تصرّف فعل ہے - پس فعل سے ہی اِنسان اور موجوداتِ عالم مین تعلق پیدا ہوا - اس وجہ سے - اور نیز اسوجہ سے کہ جو صِفات خدا نے اِنسان مین خلق کی ہین - اونکی وجہ سے بھی - اِنسان اشرف المخلوقات ہے - پس ہم کو چاہئے کہ جب امرِ خلقت کی تفصیل کرنے بیٹھین - تو سرفہرست اِنسان ہی کا نام لکھین - پھر اِسکی تصریح کرین کہ اِس اِنسان کو اللہ نے کس اَنْدَازَہ سے خلق فرمایا ہے - اور وہ اندازہ مختصر مفید جامع ومانع وقاطع بہ چند الفاظ یہی ہے کہ - اِنسان اپنے افعال سے اِس دنیا کی کائنات مین جو تصرّف اور اون سے جو تمتّع کرتا ہے - اِسکی وجہ سے - اور نیز اِسوجہ سے کہ وہ صاحب عقل وتمیز اور متحرک بالارادہ ہے - جس صفت

ہی کی وجہ سے وہ اپنے مُضِر و بے سود اشیاء سے احتراز کرتا ہے۔ اور فقط اپنے مُفید اشیا سے استفادہ کرتا ہے۔ اِسلئے وہ فاعل مختار ہر فعل نیک و بد کا ہے۔ جب اختیار فعلی انسان میں ہے۔ تو لازمًا وہی اپنے افعال کا خدا کے پاس ذمہ دار بھی ٹھیرا۔ پس جب اِس سب سے بڑی شئے یعنے انسان کے ذیل میں جملہ افعال اختیاری انسان مثل جزء لاینفک کے داخل ہو گئے۔ تو پھر افعال انسانی کی کوئی دوسری مستقل حیثیت ایسی باقی نہیں رہتی کہ وہ جداگانہ طور پر اور بلا تعلق انسان فہرست مذکورہ میں درج کیجائے۔ اِس بحث سے ثابت ہو گیا کہ اِس آیۃ کی مُستعملہ لفظ شئی کے مفہوم میں اِس محل پر افعال انسان بلا تعلق ذاتِ انسان شامل نہیں ہیں۔ بلکہ تابع انسان ہیں۔

ایک دوسری بات۔ اِسی آیۃ سے مُتصل اوپر کی آیۃ یہ ہے۔ یَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِی النَّارِ عَلٰی وُجُوْهِهِمْ ؕ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ ۝ ترجمہ۔ جس دن وہ آگ میں منہ کے بل گھسیٹے جائینگے (تب اون سے کہا جائیگا) تو چکھو مزہ (تن بدن میں) دوزخ کی آگ لگنے کا۔" یہ فرما کر پھر فرماتا ہے کہ ہم نے "ہر چیز کو ایک اندازہ سے پیدا کیا ہے۔" اب ان دونو کو ملا کر دیکھو۔ تو معلوم ہو جائیگا کہ جلانا ہے انسان کو۔ تو اوسکے افعال ہی کیوجہ سے۔ چنانچہ اوپر کی آیتوں میں انسان کی نافرمانی کا ذکر فرمادیا گیا ہے۔ اور اِس ساری سورۃ القمر میں چار جگہ پلٹا پلٹا کر خدا فرماتا ہے۔ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝ ترجمہ۔ "اور ہم نے نصیحت کے لئے اِس قرآن کو ضرور آسان کردیا ہی تو ہے کوئی نصیحت قبول کرنے والا؟" ۔ پس ظاہر ہے کہ ذاتِ انسان بلا اپنے افعال

کے مثل جمادات پتھر اور پہاڑ کے تو نہین رہی - بلکہ انسان اگر انسان ہے - تو
بشمول اپنے افعال کے انسان بنتا ہے - ورنہ مُردہ بھی تو بہ اسبابِ ظاہری
انسان ہے - یہ آیتین درحقیقت فرقہٗ قَدَریَّہ کی بابتہ ہین - چنانچہ اس آیتہ مین اسکی
طرف لفظاً اشارہ بھی ہے - انکا ہی مذہب تھا جو ہمارے قائل صاحب کا خیال
ہے -

مزید برآن اسی آیتہ کے بعد کی آیتین بھی ملاؤ تو آئینہ کی طرح مسئلہ صاف ہوجاتا ہے
آیتہ منقولہ کے بعد یہ ہے -

۸۳	القمر	۳	وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوهُ فِي الزُّبُرِ وَكُلُّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ مُسْتَطَرٌ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَنَهَرٍ فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكٍ مُقْتَدِرٍ	اور ہر کام جو وہ کر چکے - کتابون مین لکھا ہوا موجود ہے - اور ہر چھوٹا اور بڑا کام لکھا ہوا ہے - بالتحقیق پرہیزگار لوگ جنتون مین اور نہرون مین بمقام سچی خوشنودی کے بادشاہِ قادرِ مطلق کے پاس ہون گے -

نوٹ - اس کے فعل ماضی فَعَلُوهُ (کر چکے) سے معلوم ہوگیا کہ کام کر چکنے کے بعد واقعہ
لکھا جاتا ہے نہ کہ اسکے قبل - پھر لکھا ہے کہ فِي الزُّبُرِ - یعنے کتابون مین
لکھا جاتا ہے - زُبُر جمع ہے - واحد اسکی زَبُور ہے - پھر یہ کئی کتابین
کیسی ہوگئین ؟ - گناہ پسند - گناہ پرست طبیعتین تو یہ کہتی ہین کہ ایک ہی کتاب
لوحِ محفوظ ہے اور سب اسمین پہلے سے لکھا ہوا ہے - عقل ایمان جو سچی
سمجھو - دنیا کا نمونہ پیشِ نظر رکھو - اور قیاس کر لو کہ لوحِ محفوظ گویا صدر رجسٹر ہے -

اِسکی تکمیل کے لئے دوسرے ذیلی رجسٹرات بھی ہین - کیون ہم کِراماً کاتبین کیا تماشہ دیکھنے کو تمہارے ساتھ لگے ہین ہم - نام کے معنے ہین کہ - "وہ لکھنے والے بزرگ ہین" اور کئی بزرگ ہین - یہ بھی جمع کا صیغہ ہے - پس یہ کئی بزرگوار کیا لکھ رہے ہین ہم - وہی تمہارے اعمال - بُرے اعمال ایک رجسٹر مین - نیک اعمال ایک رجسٹر مین - اِسیطرح خدا کو علم ہے کہ اور کِن کِن اُمور کے لکھنے کا حکم فرمایا ہے - یہ سب جاکر اوس بڑے رجسٹر لوحِ محفوظ مین شاید لکھے جائین گے - یا یہ کہ لوحِ محفوظ بعض خاص امور کا ہو - اور یہ دوسری کتابین دیگر مختلف اُمور کی ہون - بہرحال ہم کو یہ معلوم کرا دیا گیا ہے - کہ انصاف کی ترازو کے ایک پلہ مین ہماری نیکیان - دوسرے مین ہماری بدیان تولی جائین گی - جدہر کا پلہ جُھکا ہوا ہوگا - اوسی کے لحاظ سے سزا و جزا ہماری تجویز ہوگی - (دیکھو ۱۳ و ۱۱۳ و ۲۹۹ سزا و جزا جزء سوم) - چنانچہ خود اِس آیتہ مین بھی جتایا جاتا ہے - نیکی کی تحریص یعنے شوق و رغبت دلانیکی غرض سے - کہ جو نیک ہین وہی جنّت کے باغون اور نہرون مین - اور خدا سے تقرب حاصل کرکے مزون مین رہین گے -

۴۴	الحدید	۳	مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ لِّكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ	جو مصیبت بھی زمین پر یا تمہاری ذات پر گذرتی ہے قبل اِسکے کہ ہم اوسکو پیدا کرین وہ نوشتہ مین لکھی ہوئی موجود ہے - بلاشک امر اللہ کے لئے آسان ہے - یہ اِس غرض سے جتایا جاتا ہے تاکہ کوئی چیز تم سے جاتی رہے - تو اوسپر تم افسوس نہ کرو - اور جو کچھ خدا نے تم کو عطا کیا ہے - اوس پر اتراؤ

وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰكُمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرِ ۙ	نہین - اور اللہ کسی پہ چھوڑ رہے شیخی باز کو دوست نہین رکھتا -

نوٹ - اسمین مُصیبت کا ذکر ہے - مُصِیبت کا معنے حادثہ کیا جاسکتا ہو - یعنے وہ ایک واقعہ ہے جو آن پڑتا ہے - اور وہ ناگوار بھی ہوتا ہے - پس اسکے تصوّر مین دو چیزون کا وجود لازمی ہے - ایک اوس چیز کا جو آن پڑتی - دوسری اوس چیز کا کہ جس پر وہ پہلی چیز آن پڑتی ہے - پس انسان یہی دوسری چیز ہے جسپر وہ ناگوار چیز آن پڑتی ہے - لہذا ایسی چیز انسان کے اختیار سے خارج ہوئی - فلہذا وہ انسانی فعل نہین ہوی - بلکہ مشیّت الٰہی ہوی -

مُصِیبتِ ارضی اور مُصِیبتِ نفسی - دو مصیبت کا ذکر ہے - اسکی توضیح یہہ ہے قحط، پلیگ، وغیرہ - یہہ سب ارضی مصیبتین ہین - انسان مال اولاد کھودے - بجلی گری، ٹانگ ٹوٹی، یہہ مصیبتین نفسی ہے یعنے متعلق بذاتِ انسان ہین - ان پر انسان کا کسی قسم سے بھی اختیار نہین ہے -

اس مسئلہ پر سے ہر قسم کے شک وتامّل کا پردہ رہاسہا بالکل اوٹھ جاتا ہے - اسطرح کہ ۸۳ ماسبق مین یہہ بتا دیا گیا ہے کہ فعل کے واقع ہونیکے بعد وہ واقعہ لکھاجاتا ہے - قبل واقعہ نہین لکھاجاتا - اس آیتہ مین صاف ظاہر کردیا گیا ہے کہ کون امور ہین جو قبل واقعہ لکھے رہتے ہین - فرمایا اس آیتہ مین کہ مذکرہ بالا واقعات یعنے مصیبتین یعنے حوادث یعنے وہ امور جو خارج از اختیار انسان ہین - یہی ہین جو پہلے سے لکھے رہتے ہین - اس سے یہی تصریح ہوا کہ امور غیر اختیاری انسان

قبل از وقوع ہی لکھے رہتے ہین - مگر اُمور اختیاری انسان بعد وقوع لکھے جاتے ہین - پس مسئلہ تقدیر جہانتک کہ اوسکا تعلق افعال انسانی سے ہے حل ہوگیا - کہ انسان اپنے افعال کے لئے تقدیراً مجبور نہین ہے - بلکہ آزاد و مختار ہے - اسی اختیار کے استعمال کا وہ ذمہ دار قرار دیا گیا ہے -

اخیر حصہ اس آیۃ کا یہ تاکید کرتا ہے کہ نفع و نقصان جو کچھ لاحق حال انسان کا ہوتا ہے - وہ منجانب اللہ ہے - نفع ہوا تو یہ نہ سمجھو کہ تمھاری مساعی کا ثمرہ ہے - بلکہ تمہاری مساعی مین برکت منجانب اللہ ہوئی - اور اگر نقصان ہوا ہی - تو یہی سمجھو کہ خدا کو ویسا ہی منظور تھا - کیونکہ یہ باتین خارج از اختیار انسانی ہین -

ع ۸۱ تا ۸۴ ہی اس مسئلہ کے تصفیہ کے لئے کافی ہو سکتے ہین -

۸۵	التغابن	۲	مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ	بغیر حکم خدا کے کوئی مصیبت نہین پہونچتی اور جو ایمان لائے گا اللہ اوس کے دل کو ہدایت کردے گا -

نوٹ - آیۃ ماسبق کا ہی مضمون ہے - اوسی کے تحت مین بحث پوری کیگئی ہے - اسمین بھی یہی فرمایا گیا ہے کہ ایمان لاؤ تو ہدایت پاؤ - ایمان کے بعد فعل کی نوبت جب آئیگی - تو خدا کی طرف سے اوسکی ہدایت بھی پہونچ جائیگی -

۸۶	المدثر	۲	كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ ۙ اِلَّآ اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ ۛ فِيْ جَنّٰتٍ ۛ يَتَسَاۗءَلُوْنَ ۙ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ۙ مَا سَلَكَكُمْ	ہر متنفس جو کچھ کرچکا ہے اوسکے بدلے مین گروی ہے - سوائے داہنے ہاتھ والون کے - جو جنتون مین گنہگارون سے یہ دریافت کرتے ہونگے کہ تم کو دوزخ کی آگ مین کس چیز نے پہونچا دیا ہم - وہ کہین گے

فِيْ سَقَرَ ۔ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ۔ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ۔ وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ۔ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۔ حَتّٰٓى اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ ۔ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ ۔ فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِيْنَ ۔ كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ۔ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ۔ بَلْ يُرِيْدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّؤْتٰى صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ۔ كَلَّا بَلْ لَّا يَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ ۔ كَلَّآ اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ ۔ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ۔ وَمَا يَذْكُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ هُوَ اَهْلُ

کہ ہم نمازیون مین نہ تھے۔ ہم مسکین کو کھانا
نہین کھلایا کرتے تھے۔ اور ہم باطل مین گھس
پڑنے والون کے ساتھ گھس پڑتے تھے لیے
ہم یوم آخرت کو جھٹلایا کرتے تھے۔ یہانتک
کہ اب ہمکو (موت کے ساتھ) اسکا یقین آیا۔ پس
شفاعت کرنے والون کی شفاعت اون
کے کچھ کام نہ آئیگی۔ پھر اب ان لوگون
کو کیا ہوگیا ہے کہ وہ نصیحت سے روگردانی
کرتے ہین؟ گویا کہ وہ وحشی گدہے ہین
جو شیر سے بدک کر بھاگتے ہین بات
یہہ ہے کہ ان مین سے ہر شخص چاہتا
ہے کہ اوسے کھلی ہوی کتابین
دیجائین۔ ایسا تو ہرگز نہ ہوگا۔ بلکہ
وہ لوگ آخرت ہی سے نہین ڈرتے۔
ہرگز نہین۔ یہہ (قرآن) تو ایک
نصیحت ہے۔ اب جو چاہے اسے
یاد رکھے۔ اور اگر اللہ نہ چاہے گا
تو اون کو یاد بھی نہ رہے گی۔ وہی
اِس بات کا اہل ہے کہ اوس سے

اَلتَّقْوٰی وَاَھْلُ الْمَغْفِرَۃِ ڈرین - اور وہی بخشنے کا اہل ہے:-

نوٹ - یہہ آیات کچھہ اسطرح جمی ہوی ہین کہ کُل کو نقل کردینا مناسب خیال کیا گیا - اِس کا ابتدائی حصّہ بتاتا ہے - کہ جسطرح مال بغیر روپیہ دیئے کے رہن سے نہین چھوٹ سکتا - اوسیطرح گنہگار بھی عذاب پائے بغیر نہین رہ سکتے - اِلّا اسکے کہ شفاعت ہو - مگر یہہ بھی لکھدیا ہے - کہ ایسون کی شفاعت بھی بے سود ہوگی - تھوڑے بہت گناہ بھی گنوادیئے ہین - مثلاً نماز نہ پڑہنا - مسکین کو نہ کھلانا - اعمال وافعالِ باطلہ مین مستغرق ہوجانا - عاقبت سے انکار کرنا - اِس تفصیل مین ایمان اور عمل صالح دونو داخل ہین - پھر ایک تاریخی ذکر بھی شمّہ بیان کردیا گیا ہے - جسکی حقیقت یہہ ہے کہ کفار یہہ چاہتے تھے کہ ہر ایک کے پاس خدا کے پاس سے ایک نوشتہ آنا چاہئے - کہ وہ آنحضرت پر ایمان لاوین - اِسکے متعلق ارشاد ہوتا ہے - کہ ایسا تو ہرگز ہرگز نہ ہوگا - یہہ کتاب تو ایک نصیحت ہدایت ہے - آیتہ کے ختم پر لکھا ہے کہ خدا ہی سے ڈرنا چاہئے - وہی بخشنے والا ہے - اگر اِسطرح ایک طرف تو خدا سے ڈرے - اور دوسری طرف اوسکی رحمت کی آرزو کرے - تو یہی باعث رضائے الٰہی ہوگا - اوس وقت اللہ چاہیگا کہ ہدایت نصیحت یاد رہے - یہی ہے معنے اِس عبارت کا کہ "اگر اللہ نہ چاہے گا تو اونکو یاد بھی نہ رہیگا" ظاہر ہے کہ چاہنے کا سبب پیدا کیا جاے - اوسکے بعد رحمت کا استحقاق پیدا ہوگا - اُسی ابتدائی عبارت مین یہہ جو لکھا ہے کہ "ہر متنفس جو کچھہ کرچکا ہے - اوسکے بدلے مین گروی ہے - سوائے داہنے ہاتھہ والون کے" اسمین "داہنے ہاتھہ والون" سے مراد وہ لوگ ہین جنکے داہنے ہاتھون مین اونکے پاک وصاف اعمال نامے ہونگے - یعنے وہ جنکے متعلق خدا نے تجویز فرمادی

ہوکہ وہ بہشت مین رہین ۔ (دیکھو ۴ جزءِ دوم و ۲۴ جزءِ سوم)

۸۷	الدھر	۲	اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَاۗءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ۝ وَمَا تَشَاۗءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَاۗءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَاۗءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِـيْمًا ۝	بیشک یہ (قرآن) ایک نصیحت ہے۔ پس جو چاہے اپنے رب کے حضور مین پہونچنے کے لیئے راستہ اختیار کرلے۔ مگر جبتک خدا کی مرضی نہ ہو تم ایسا چاہو گے ہی نہین۔ بیشک اللہ علم اور حکمت والا ہے۔ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت مین داخل کرلیتا ہے۔ اور جو نافرمان ہین اون کے لئے اوس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

نوٹ۔ بات یہی ہے کہ اللہ کی طرف رجوع کیا جاے۔ اوسکے احکام کی تعمیل کیطرف توجہ کیجاے۔ ایسا ارادہ کیا جائے۔ تو ایسون سے خدا راضی ہوتا ہے۔ اور ہزار ہا راستے اپنے حضور مین پہونچنے کے وہ خود بتا دیتا ہے۔ توفیقِ ہدایت عطا فرماتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ لازم ہے کہ انسان اپنے اعمال سے خدا کو راضی رکھے۔ پھر خدا کا فضل ہی فضل ہے۔

۸۸	النبأ	۱	وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا ۝ فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ۝ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ۝	اور ہم نے ہر چیز کو قلمبند کر رکھا ہے (ہم کہین گے) تو اب مزہ چکھو۔ ہم تمہارے لیئے عذاب پر عذاب بڑہائین گے۔ بیشک پرہیزگارون کے لیئے کامیابی ہے۔

	حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًاۙ وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًاۙ وَّكَاْسًا دِهَاقًاؕ	یعنے (رہنے کو) باغات - اور (کھانے کو) انگور - اور (دل بہلانے کو) نوعمر حسین عورتین اور (پینے کو) چھلکتا ہوا پیالہ -

نوٹ - ثابت ہے اِس آیتہ سے کہ اعمال لکھے جارہے ہین - گنہگارون کو حکم ہوگا کہ اعمالِ بد کے بدلے مین عذابِ دوزخ کا مزہ چکھو - اور پرہیزگارون کو نعمات مرحمت ہونگے -

جزءِ چہارم پر اجمالی نوٹ

اِس جزء کے کئی مقامات مین تم پڑھ آئے ہوگے کہ - (۱) خدا نے اِنسان کی آنکھ پر - کان پر دِل پر - پردہ ڈال دیا ہے - (۲) جسکو وہ چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے - اور جسکو چاہتا ہے گمراہ کردیتا ہے - (۳) - اگر چاہتا تو سبھون کو نیک بندے بنادیتا - اون مقامات پر تفصیلی نوٹ لکھدیے گئے ہین - سہولتِ فہم کے لیے یہان اِس جزء کے ختم پر اون نوٹون کے متعلق اجمالی ذکر کردیا جاتا ہے - کیونکہ انہین آیات کی غلط تعبیر گناہ پسند طبیعتین کرتی ہین -

ختمِ جزءِ اوّل پر بہ تفصیلِ تمام سمجھا دیا گیا ہے - کہ خدائے تعالیٰ نے اِنسان کو ہدایت فرمائی کہ اِنسان خدا پر ایمان لاوے - اوس ایمان پر ثابت قدم رہے - اور عملِ صالح کرے - یہ بھی معلوم کرادیا کہ دنیا مین نبی اور رسول بھیج بھیجکر بھی ہدایت کا سلسلہ جاری رکھیگا - اور اسکی بھی خبر کردی - کہ وہ حَبْلُ الْوَرِيْد سے بھی قریب تر اِنسان کی ذات مین موجود ہے - اور ہر فعلِ نیک و بد سے اِنسان کو مطلع کرتا رہتا ہے - جس کیفیت کا نام فی زمانِنا لفظِ کانشنس سے متعارف ہوگیا ہے - اِس بار بار کی جاریہ ہدایت پر عمل کرنا ہر ذی فہم خداترس اِنسان کا

فرض ہے۔ اِسی سے خدا کی مرضی پوری ہوتی ہے۔ اِسی سے خدا راضی اور خوش ہوگا۔ اور ہدایتِ خاص کی رحمت سے مالامال وسرفراز فرمائیگا۔ جب اِنسان اِن ہدایاتِ متواترہ پر عمل نہ کرے۔ تو خدا اوس سے ناراض ہی نہین بلکہ کارِہ ہو جائیگا۔ اور وہ اِنسان مغضوب ہو جائیگا۔ پس جب یہہ کیفیت ہو جائیگی۔ تو اب کونسا موقع ہدایت کا باقی رہا۔ معمولی آجکل کے شاعر بھی تو اِقتضاے فِطرت سناتے ہین کہ۔ مِصرع۔ نہین سُنتے تو ہم ایسون کو سناتے بھی نہین۔" ہدایت تو اللہ کر ہی رہا ہے۔ مگر اِنسان ہے کہ سُنتا ہی نہین پھر اولٹے کہنے لگو۔ کہ اللہ چاہتا تو ہم سے گناہ سرزد ہی نہ ہوتا۔ یہہ کیون نہین کہدیتے کہ گناہ کو پیدا ہی نہ کرتا۔ یا یہہ کیون نہین کہدیتے کہ ہم کو فرشتہ ہی بنا دیتا۔ یا یہہ کیون نہین کہدیتے۔ کہ ہم سب کو پیغمبر ہی بنا دیتا۔ کیا خلقِ آدمؑ سے قبل خدا نے ملکوت یعنی فرشتون کو نہین خلق کر دیا تھا۔ اونکو تو گناہ کرنا یاد ہی نہین۔ اور اگر سب پیغمبر ہو جاتے۔ تو پیغمبری کے فرائض وہ کِسکے ساتھہ ادا کرتے۔ جبکہ سب ہی معصوم ہوتے۔ اور پھر سمجھو۔ کہ اگر سب اِسطرح نیک ہی نیک بنا دیئے جاتے۔ تو وہ مُستحقِ ثواب کس بنا پر ہوتے۔ یہہ تو حماقت ہی کی نہین بلکہ جنون کی سی باتین ہین۔

تم کیا دنیا مین نہین دیکھتے ہو۔ کہ شاگرد اگر اِعتقاد۔ وفا اور توجہ کے ساتھ ریاضت کرکے اوستاد کی تعلیم دِلنشین کرلے۔ تو اوستاد اوسکو چند ایسے نکات کمال سکھا دیتا کہ جنکے حاصل کرنے مین شاگرد کا ایک حِصّہ عمر صَرف ہو جاتا۔ کسی حکیم کا اچھا شاگرد ہو۔ تو حکیم اپنے خاص تجربہ کی باتین اوسکو بتا دیتا۔ اِسی طرح اگر میثاق کی سادی ہدایت پر اِنسان عمل کرکے ایمان لائے۔ اور ایمان پر ثابت قدم رہکر عملِ صالح کی طرف رُجحان کرے۔ تو خداے تعالیٰ اپنے تقرّب خاص کا طریقہ بھی بتا دیگا۔ جسکو حاصل کرنے کا پیش خیمہ ایمان اور عملِ صالح

ہے۔

بروز ازل خدا نے آدمؑ کو خلق کر کے علم او عقل عنایت فرمائی۔ اب جو روزانہ بیشمار انسان دنیا مین پیدا ہوتے رہتے ہین۔ وہ بھی ہین تو اولادِ آدمؑ ہی۔ اسلئے ہر انسان مین علم و عقل کا جوہر رہا کرتا ہے۔ جس سے اوسکو نیک و بد کی تمیز بھی رہتی ہے۔ ابتک بیشمار پیغمبر پیدا ہو گئے۔ جنہون نے وہی ہدایت مِیثَاق سُنائی اور سمجھائی۔ اور اب تو ہمارے رسولِ مقبول صلعم کے ذریعہ سے ہماری دایمی ہدایت کے لئے قُرآنِ مجید ہمارے ہاتھون مین دیدیا گیا ہے۔ جو ابتدائے آفرینش سے لیکر اس وقت تک اور آیندہ کے لئے بھی ایک مُستقل اور غیر تبدیل طلب مجموعۂ ہدایات ہے۔ یہ قُرآن اب ہمارے لئے جُملہ انبیاء اور مُرسلین کا قایم مقام ہے۔ وہی میثاقی ہدایت اب بھی اگر تم سننا چاہتے ہو۔ تو سُن لو۔ جبکہ تمہارے گھر کسی کے ہان بچہ تولد ہو۔ غور سے سُنو۔ اور سمجھو۔ جیسے ہی بچہ رحمِ مادر سے قابلہ یعنے دایہ کے ہاتھ مین نکل آتا ہے۔ تو تم سمجھتے ہو۔ کہ وہ بچہ رو رہا ہے۔ ایسا نہین ہے بلکہ وہ بچہ اپنی مخفی لُکنت بھری زبان مین ایک خاص ضغط کے ساتھ چیخ چیخ کر اپنا پہلا کلمہ اَللّٰہ اَللّٰہ کا سُناتا ہے۔ اسی کی طرف اِشارہ ہے حدیثِ شریف کا کہ کُلُّ مَوْلُوْدٍ یُوْلَدُ عَلَی الْفِطْرَۃِ۔ ترجمہ۔ "ہر بچہ اللہ کے خاص طریقہ پر پیدا ہوتا ہے۔" طریقہ کے معنون مین دوسری لفظ "دین" ہے۔ اور خدا اپنے مقرر کردہ خاص طریقہ کے متعلق فرماتا ہے۔ سُورۂ آلِ عمران۔ ع ۲ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ ترجمہ۔ "اللہ کے پاس کا دین اسلام ہے۔" اسطرح ہر بچہ کو بھی اللہ تعالیٰ دینِ اسلام پر پیدا کرتا ہے۔ اب اگر وہ گمراہ ہو جائے۔ تو اوسکا وبال کس کے سر؟ بیشک اوسی کے سر ہوگا۔

اتنا کچھ اہتمام ہو چکنے کے بعد توقع تو ہوتی ہے کہ انسان اپنا معاہدہ پورا کرے گا۔ اللہ پر ایمان لائے گا۔ اوس ایمان پر ثابت قدم رہیگا۔ اور عمل صالح کرے گا۔ جب انسان ایسا نہین کرتا۔ توخدا فرماتا ہے قرآن مین۔ اے محمدؐ۔ ایسون کے روبرو تم ہزار معجزے کر دکھاؤ۔ مگر وہ توچشم حق بین نہین رکھتے۔ ہزار نصیحتین سناؤ۔ مگر وہ توگوش نصیحت شنو نہین رکھتے۔ ہزار دلیلون سے سمجھاؤ۔ مگر وہ تو قلب صواب احساس ہی نہین رکھتے۔ جب کوئی دیکھتا۔ سنتا۔ سمجھتا ہی نہین۔ تو ہم بھی اوس کو نہ دکھاتے۔ نہ سناتے نہ سمجھاتے۔ پس اب چھوڑ دو اون کو اونکی خود اختیار کردہ حالت غفلت وسرگردانی مین۔ اب تو اونکی آنکھ۔ کان۔ اور دل پر پردہ ڈال دیا گیا ہے۔ یہ ہین معنے ان الفاظ کے جن کو خدائے تعالیٰ نے بعد اتمام حجت اپنے عتاب مین فرمایا ہے۔

یہی سمجھلو۔ کہ تمہارا ایک لڑکا ہے۔ جو تحصیل علم کی طرف توجہ نہین کرتا۔ تم ہر طرح سے اوسکی تعلیم مین کوشش کر رہے ہو۔ مگر وہ مائل نہین ہوتا۔ شعور کو پہونچ چکا۔ مگر اوسکی خودسری بڑہتی جاتی ہے۔ تم اوسکو مدرسہ بہیجتے ہو۔ کراما کاتبین کیطرح آدمی بھی اوس کے ساتھ لگا دیتے ہو۔ اوستاد گھر پر بھی رکھتے ہو۔ روپیہ فراخ دلی کے ساتھ صرف کرتے ہو۔ مگر تمہارا لڑکا آوارہ ہی رہتا ہے۔ بلکہ خیرگی مین ترقی کرتا جاتا ہے۔ اور یہ ثابت کرتا ہے۔ بقول سعدی علیہ الرحمۃ ع۔ "تربیت نااہل راچون گردگان برگنبد است" اور تم کو اوسکی طرف سے بالکل ناامیدی ہوجاتی ہے۔ بے ساختہ تمہاری زبان سے نکل جاتا ہے۔ ع پتھر مین کبھی پانی تاثیر نہین کرتا + ویرانہ مین گھر کوئی تعمیر نہین کرتا۔ اور تنگ آکر تم اوس ناشدنی لڑکے کو عاق کر دیتے ہو۔ گھر سے نکال دیتے ہو۔ اوسکے کھانے

کپڑے یعنے جملہ لوازمِ نفقہ کو بند اور موقوف کر دیتے ہو۔ اور کہہ دیتے ہو۔ جا۔ پھر اکر محتاج و مفلس و ذلیل و خوار۔ مر بھی نا ہنجار۔

پس بعینہٖ یہی کیفیت اور ایسا ہی منشاء اِن آیات کا ہے۔ پھر گناہ جو طبیعتوں کو معانیِ مخالف کی تلاش و جستجو مین کاوِش کیون ہوتی ہے؟۔

نوٹ۔ (۱) آنکھ پر۔ کان پر۔ دِل پر پردہ ڈالنا۔ مُہر کرنا۔ چھاپہ لگانا۔ اِس جزء کے ۱و۱۲و۲۴و۲۴و۴۴و۴۸و۸۱ مین مذکور ہے۔

(۲)۔ ہدایت کرنے اور گمراہ کرنے کا ذکر ۲و۴و۵و۸و۹و۳۷و۴۱و۴۵و۵۲و۵۵و۵۶و۶۱و۷۱و۷۳و۷۸و۸۱و۸۵ مین ہوا ہے۔

(۳)۔ جسکو خدا چاہے راہِ راست دکھا دے۔ سب کو معصوم بنا دے۔ ایسا ذکر نمبر ہائے ذیل مین کیا گیا ہے ۱۳و۱۶و۲۸و۳۱و۳۵و۳۹و۴۱و۶۵و۷۶و۷۸و۸۶و۸۷۔

خاتمہ

مین خیال کرتا ہون کہ بہ تائید ایزدی مین نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ خدا ے تعالیٰ نے انسان کی خلقت مین جوہر عقل۔ حوصلۂ علم۔ اور مادۂ تمیز مابین نیک و بد عطا فرمایا ہے اور اوسکو اوسکی مخلوقیت اور عبودیت کی حد تک اوسکے امور مین فاعل مختار بنا دیا ہے۔ پس اب انسان کا فرض ہے کہ وہ ایسا عمل کرے کہ جو موافق مرضی ربانی ہے۔ اسکی دریافت کا جوہر اوس مین ہے کہ کسطرح کے عمل سے وہ خدا ے تعالیٰ کو راضی رکھ سکیگا۔ جزء چہارم کی تمہید مین لکھدیا گیا ہے کہ اسکے لئے لازم ہے کہ استعمال صائب عقل کا کرے۔ اور رجحان بہ صلاح کرے۔ خدا خود فرماتا ہے سورۂ نجم کے رکوع ۳ مین کہ۔ لَيْسَ لِلْإِنسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ (جزء سوم ۲۷) ترجمہ "انسان کے لئے کچھ بھی نہین ہے سوا ے اوتنے کے جتنی اوس نے کوشش کی" پس انسان کے لئے لازم یہ ہے۔ کہ وہ ایسے افعال کرے کہ جس سے پروردگار راضی اور خوشنود رہے۔ انسان کے ہر فعل کا حسن و قبح اوسکے اثر سے متحقق ہوتا۔ اور ہم غور کرتے ہین تو یہ دریافت ہوتا ہے کہ انسان کے افعال باعتبار اوسکے اثر کے تین قسم کے ہوا کرتے ہین۔ یعنے۔

(۱)۔ وہ فعل جسکا اثر موافق مرضی پروردگار کے ہوتا ہے۔ مثلاً ایمان۔ عبادات۔ خیرات مبرات۔ بے نفسی وغیرہ۔ اسکو فعل حسنہ کہین گے۔

(۲)۔ وہ فعل جسکا اثر خلاف مرضی پروردگار کے ہوتا ہے۔ مثلاً۔ شراب خواری۔ زنا۔ تعدی علی حقوق العباد۔ وغیرہ۔ اسکو فعل سیئہ کہینگے۔

(۳)۔ وہ فعل جو صفتِ نیک و بد سے خالی اور معمولِ انسانی ہے۔ مثلاً چلنا پھرنا۔ سونا۔ بیٹھنا۔ کھانا۔ پینا۔ وغیرہ۔ اور یہ حساب مین داخل نہین ہو سکتے ہین۔

پس انسان کے مطمحِ نظر افعالِ حسنہ ہی ہونے چاہیئین۔ اب ہم ازل سے اس وقت تک انسانی نفسانی کیفیات پر بنظرِ غائر توجہ کرتے ہین تو ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ قریب قریب بہ زمانۂ ازل ہی ملعون شیطان نے حضرت حواؑ کو ناقص العقل دیکھکر اغوا دیا کہ شجرِ ممنوع سے لذت اوٹھائے۔ اور حضرت حواؑ نے حضرت آدمؑ کو اسکی ترغیب دی۔ اور اسپر مصر ہوئین۔ اور حضرت آدمؑ سے بپاسِ صحبت سہو ہو گیا۔ پس اس سے معلوم ہو گیا کہ انسان کے ارادہ مین اثر اغواے شیطان کا اوسوقت ہی سے داخل ہو گیا ہے۔ جسکا نتیجہ ہم اب یہ دیکھتے ہین کہ انسان کی طبیعت مین شیطنت داخل ہو گئی۔ اسی وجہ سے ضرورت اسکی ہے کہ انسان زیادہ استقلال کے ساتھ اس اثر سے بچتا رہے۔ اس تمہید سے میری غرض اس موقع پر یہ ہے کہ اسی شیطانی اثر سے انسان مین یہ کیفیت پیدا ہو گئی ہے کہ کسی انسان مین ہنر دیکھتا ہے۔ تو اوسکو معمولی نظر سے دیکھتا ہے۔ بلکہ اوسکا پہلا رجحان یہ ہوتا کہ کچھ عیب چینی کرے۔ اکثر یہ ہوتا ہے کہ گو مجبوراً انسان کو کہنا پڑتا ہے۔ کہ فلاں مین فلان ہنر ہے۔ اسکے ساتھ ہی یہ بھی کہدیتا کہ۔ مگر فلاں بات ٹھیک نہین۔ برخلاف اسکے اگر کسی مین ذراسی برائی۔ گو سہواً ہی سہی۔ پائی جاے۔ تو یہ حکم لگا دیتا۔ بلا تحقیق۔ اور محض فرض کرلیکر بھی۔ کہ وہ شخص بہت ہی بہت برا ہے۔ اور عادتاً برا ہے۔ پہلے تو یہی نہین متحقق ہو سکتا کہ۔ نیکیوں کا احصاء کیا جاے۔ مگر برائیون پر اگر اچھی طرح غور کیا جاے تو اونکا احصاء اگر بالکلیہ نہ بھی ہو سکے۔ اونکی نوعیت تو متحقق ہو جا سکتی ہے۔ میری نظر سے کوئی ایسی کتاب نہین گزری کہ جسمین جملہ نیکیوں اور بدیوں کی فہرست بتا دیگئی ہو۔ شاید یہ میری کم استعدادی

اور محدود نظری ہو۔ بہرحال مناسب ترین طریقہ انسان کے لیے یہ ہے کہ وہ ہر فعل کے وقت
اسپر غور کرلے کہ وہ اوسکی ذات کے لئے آخرت مین بُرا اثر تو نہین پیدا کریگا۔ پس اس سے
احتراز وہ کرے۔ تو اوسکے بعد اوسکے افعال ضرور حسنہ ہونگے۔

پس اب اسکی ضرورت ہوی کہ اون افعال کی نوعیت دریافت کیجاے۔ جو بُرے
ہین اور **گناہ** کہلاتے ہین۔ گناہ کی تعریف میں نے ابتدائی حصّہ مین بتا دی ہے۔ اعادہ
کی ضرورت نہین ہے۔ اسی موقع پر مین مناسب سمجھتا ہون کہ ایک اور امر کی طرف توجہ
کرون۔ کہ جس سے گناہ پسند طبیعتون کو ایک قسم کی حمایت ملتی ہے۔ عوام کے خیال مین
یہ بات ہے۔ کہ گناہ کر بھی لین۔ کیا ہوگا؟۔ تھوڑی ملامت آخرت مین ہو جایگی۔ لیکن
عذاب کی نوبت ہی نہین آئیگی۔ کیونکہ مومن مسلمان کے لئے شفاعت بھی تو ہے۔ ہمارے
رسولِ اکرم ہماری شفاعت فرماوین گے۔ بس چھٹی ملجائیگی۔ میرے خیال مین کم فہم لوگون
سے ایسے اُمور کا بیان کرنا بھی ایک گناہ ہے۔ کیونکہ وہ لوگ اپنی کم اور پُرخطا فہم سے
کچھ کے کچھ معنے کر دیتے ہین۔ پس اس مسئلہ کی بحث کے ذیل مین اس خیالِ غلط کے متعلق
بھی بحث کردینی مناسب تصور کرتا ہون۔

عام اعتقاد یہ ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت فرمائینگے۔ گناہ سب بخش دیے
جائینگے۔ اسکے متعلق مین پہلے عام بحث کرونگا۔ باصطلاحِ فقہ بخشش کو عفو کہتے ہین۔
اسکے معنے ہین۔ حق مواخذہ ہونے پر بھی بدلہ اور عوض نہ لینا۔ پس غور طلب یہ امر ہے کہ
کسی گناہ کا بدلہ اور عوض نہ لیکر بخش دینے کا حق کسکو ہے یا کس کسکو ہے۔ باعتبار ماہیت
گناہ کی دو قسمین قرآن شریف مین بتائی گئی ہین۔ صغیرہ اور کبیرہ۔ مین انکی تعریف
یہ سمجھتا ہون۔ کہ جو گناہ عفو ہو سکتے ہین۔ وہ صغیرہ ہین۔ اور جو عفو نہین ہو سکتے ہین۔ وہ کبیرہ

ہین۔ خلاصہ یہ کہ گنجایش عفو کے اعتبار سے گناہ صغیرہ یا کبیرہ ہو سکتے ہین۔ اب یہ دریافت کرنا ہے کہ ممکن العفو کون سے گناہ ہو سکتے ہین۔

یہ تو ہر مسلم کے عقیدہ اور ایمان کی بات ہے کہ خدا غفور الرحیم ہے۔ اسکے ساتھ ہی ہر مسلم کا یہ بھی اعتقاد اور ایمان ہے۔ کہ خدا بڑا عادل اور منصف بھی ہے۔ اس وصف کے اعتبار سے یہ خیال ہوتا ہے کہ اگر کسی گناہ کے مواخذہ کا۔ یا اوسکو بلا بدلہ اور عوض لینے کے بخش دینے کا حق کسی اور کو ہے۔ تو خدا تعالیٰ اوسکا حق سلب نہ فرمائیگا۔ یہ تو ہر مومن مسلمان ضرور تسلیم کریگا۔ کہ قدرت کاملہ خدا ہی کی ہے۔ بیشک۔ لیکن جب اوسی نے کسی بندہ کو بھی حق دیدیا ہے۔ تو اوس حق کو سلب بھی نہ فرمائیگا۔ مثلاً زیر بحث سوال مین زنا اور شراب خواری۔ دو گناہ تمثیلاً ذکر کیے گئے ہین۔ عفو کے اعتبار سے دونو کی جُدی جُدی کیفیت ہے۔

شراب خواری ایسا فعل ہے۔ جو فاعل کے نفس سے متعلق۔ اور اوسی کی ذات تک محدود ہے۔ حکم شرع کے خلاف ہونے سے بیشک ذات باری تعالیٰ ناخوش ہوگی۔ عفو کا اختیار پورا پورا خدا ہی کو ہے۔ پس اسکے متعلق توبہ قبول فرمائیگا۔ وہ غفور الرحیم ہے۔

زنا دو قسم کا ہے۔ محصنہ اور محض۔ زنای محصنہ ایسا فعل ہے کہ جس سے ایک دوسرے انسان کے حقوق زوجیت مین دست اندازی بغیر حق کیجاتی ہے۔ پس یہ خطا بمقابلہ شوہر مزنیہ کے کیگئی۔ حق مواخذہ اس خطا کا خدا نے اوسیکو دے رکھا ہے۔ اس لیے شوہر مزنیہ اگر چاہے تو بخش دیسکتا ہے۔ دوسرے الفاظ مین یہ سمجھنا چاہیے کہ خدا یتعالیٰ نے اس حق کو شوہر مزنیہ پر منتقل فرمادیا ہے۔ پس اس گناہ کو خدا خود بخشدینا پسند نفرمائیگا۔ کیونکہ وہ بڑا منصف ہے۔ کسی کے حق حاصلہ کو سلب فرمانا نہین چاہیگا۔

لیکن زنای محض بلا شوہر عورت سے ہوتا۔ زانی و مزنیہ۔ دونو اپنی اپنی ذات

کی حدتک مجرم ہوے۔ انکی توبہ بھی خدا قبول فرمائیگا۔ وہ غفور الرحیم ہے۔

اِس بحث کا یہہ نتیجہ ہوا کہ جس گناہ کے اثر مین کسی دوسرے اِنسان کا حق مارا جاے۔ تو اُسکے بخشنے کا حق بھی خدا نے اوسی دوسرے اِنسان پر منتقل فرمادیا ہے۔ عام فہم بحث سے مین نے یہہ نتیجہ ثابت کیا ہے۔ میرا یہہ معاہدہ ہےاِس تحریر مین۔ کہ کسی حدیث یا قولِ ائمہ و بزرگان دین کو پیش کرکے مین اپنے مخاطب کو عقیدتاً مجبور نہ کرونگا۔ اِس موقع پر بحث تو مین نے عقلی کردی ہے اور اپنی فہمِ ناقص مین اوسکو ثابت بھی کردیا۔ اِس استخراج نتیجہ کی تائید مین دلیلاً مین یہہ بتانا چاہتا ہون کہ آیتہ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ ترجمہ "بیشک شرک بہت بڑا گناہ ہے" (سورۂ لقمٰن۔ ع ۲) کی تفسیر کے ذیل مین حضرت امام محمد باقرؑ سے کافی مین منقول ہے کہ امام علیہ السلام نے باعتبار عفو گناہ کی تین قسمین فرمائین۔ حسبِ ذیل:۔

(۱)۔ ایک گناہ وہ ہے جسکو خداے تعالیٰ ہرگز نہین بخشے گا۔ اور وہ شرک ہے۔

(۲)۔ ایک گناہ وہ ہے جسکو خداے تعالیٰ بخشدیگا۔ اور وہ ایسا گناہ ہے جسکو انسان خود اپنے اوپر اور اپنی ہی ذات پر کرلیتا ہے۔

(۳)۔ ایک گناہ وہ ہے جسکو خدا نہ چھوڑیگا۔ جس سے چشم پوشی نہ کریگا۔ اور وہ حق العباد سے متعلق ہے۔

پس اِس سے بھی پوری طرح ثابت ہوگیا۔ کہ میری تقسیم گناہ کی قسم دوم امام علیہ السلام کی فرمودہ قسم سوم ہے۔

اب رہجاتی ہے شفاعت کی بحث۔ یہہ ایک مشکل مسئلہ ہوجاتا ہے۔ خصوصاً بحثِ بالا کے بعد۔ لیکن اسکو بھی مین عام فہم طور پر اِسطرح حل کرتا ہون۔ اور ہر دو شکلون مین توفیق اِس تاویل سے کردیتا ہون کہ۔ اولاً۔ ہر شخص مستحقِ شفاعت نہین ہوسکتا پہلے اوسمین اوسکے ایمان اور اعمال

کیوجہ سے ایسا وصف پیدا ہو جانا چاہیئے۔ کہ جس سے اسکے لیئے استحقاق شفاعت پیدا ہو جائے لیکن اگر وہ مستحق شفاعت ہی نہین ہوتا ہے۔ تو شفاعت کی نوبتہ ہی نہ آئیگی۔ ثانیاً یہ کہ حسب ارشادِ امام محمد باقر علیہ السلام کوئی شخص جس نے حقوق العباد کے خلاف گناہ کیا ہے۔ اوس کو خدائے تعالیٰ نہ چھوڑیگا۔ اوسکے گناہ سے چشم پوشی نہ فرمائیگا۔ پس اوس گناہگار کو عذاب تو بہر حال ہو ہی جائیگا۔ لیکن ایک حد تک عذاب بھگت چکنے کے بعد جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت فرمائین گے۔ اور وہ نجات پالیگا۔ اِس دنیا مین بھی مجرمان سزایاب مدّتِ قید مقررہ کے اختتام سے قبل بھی آزاد کردیئے جاتے ہین۔ اور ثالثاً یہ بھی قیاس ہو سکتا ہی کہ جس ایسے گناہگار کی شفاعت حضرت شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کو منظور ہو۔ تو پہلے آنحضرت شاید اوسی شخص کی شفاعت فرمائین گے جسکے حقین شفاعت طلب شخص نے زیادتی کی تھی اور وہ شخص مغفرت رسیدہ اِس نعمتِ شفاعت کے ادائے شکر مین۔ خود اپنے حقِ مواخذہ سی دست بردار ہو جائے۔

اِس ساری ضمنی بحث کا اجمالی نتیجہ اسطرح نکالا جاسکتا ہے۔ کہ میرے مخاطب صاحب الحمد للہ مسلم ہین۔ لہذا مین اونکو گناہ شرک سے پاک تسلیم کرلیتا ہون۔ پس اب رہ گئی دو قسم کے گناہ۔ یعنے گناہ بر ذاتِ خود۔ اور گناہِ تعدّی علی حقوقِ العباد۔ انسان نہین معلوم کرسکتا۔ آیا خدا اوسکے ذاتی گناہ کو بخشنا چاہیگا یا نہین۔ اِسکا اندازہ انسان خود نہین کرسکتا۔ اِسکا اندازہ کرنے والا خود خدائے پاک غفور الرحیم ہے۔ اور حقوق عباد کے متعلق گناہ سے نجات تو ایک امر مشکل ہی سا معلوم ہوتا ہے۔ پس صورت یہ ہوگئی۔ کہ گناہ کے تصور کے ساتھ ساتھ دل کو۔ جگر کو۔ رگ رگ کو۔ سراپا کو۔ دہلا دینے والا عذاب دوزخ کا منظر سامنے موجود ہو جاتا ہے۔ اِس عذابِ دوزخ سے نجات کی سبیل کرے انسان تو کیونکر کرے۔ یہ سبیل

انسان کے ہاتھ مین۔ بالکل اوسکی قدرت مین خدا نے دے رکھی ہے۔ اسمین خدا نے جوہر عقل عنایت فرمایا ہے۔ اسکا استعمال صائب وہ کرے۔ تو مشکل آسان ہوجاتی ہے۔ اِرتکابِ سیئات سے بچنے کی سبیل نکل آئیگی۔ ایسی نیت کے بعد خدائے تعالیٰ خود اپنی ہدایت سے ویسا طریقہ اوسکی عقل مین اِلقا فرمادیگا۔

اب مین اس مہم کو آسان کرنیکا ایک نکتہ بھی بتادیتا ہون۔ وہ یہ ہے کہ ہر فعل کے وقت خدائے رحمٰن الرحیم اپنی ذات سے بلا کسی درمیانی واسطہ کے بذریعہ کانشنس ٹوکتا ہے۔ اگر فعل بد ہے۔ اور اطمینان دلاتا ہے۔ اگر فعل نیک ہے۔ اگر وہ فعل خالی از صفات نیک وبد کے اور معمول انسان ہے۔ تو کانشنس اسمین دخل بھی نہین دیتا۔ ہر انسان اسکو اپنے بعد مرہ مین محسوس کرلے سکتا ہے۔ اب سمجھو کہ کانشنس کے ٹوکنے کے کیا معنیٰ ہین؟۔ اسکے معنی یہ ہین۔ گویا بہ چند الفاظ کانشنس یہ تنبیہ کرتا ہے۔ اِحتیاط کرنا۔ بچنا۔ اور اِحتیاط ایک خاص کیفیت جوہرِ عقل کی ہے۔ جسکو دنیا بھر کے فلاسفر تسلیم کرتے ہین۔ اِحتیاط کی تعریف یہہ ہے۔ **ھُوَ حِفظُ النَّفسِ عَنِ الوُقُوعِ فِی المَآثِمِ**۔ (علامہ سید شریف) ترجمہ۔ اِحتیاط سے مراد قابلِ احتراز چیزون سے بچنا ہے۔ اور قابلِ احتراز چیز اِثم ہے۔ (صفحہ ۶ تعریف اِثم)۔ پس جب بچنے کے لئے فکر کیجائیگی۔ تو بہ الفاظ دیگر بچنے کی تدبیر کیجائیگی۔ اس موقع پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ تدبیر کی بھی تعریف کردیجائے۔ خصوصًا اسوجہ سے بھی کہ میان نور اللہ سلمہٗ کے دوسرے دوست نے اسکا ذکر کردیا ہی۔ اسلیے اس بحث مین اوسکا ذکر بھی ہوجانا مناسب ہے۔ مبادا اونکی دلشکنی ہو۔ اوسمین علامہ سید شریف نے تدبیر کی حسب ذیل تین تعریفات بلحاظِ مختلف نوعیت کے کی ہین۔

(۱)۔ اِستعمال الرّائ بفعلٍ شاقٍ۔ ترجمہ۔ رائے کا استعمال مشکل کام مین۔ جیسا

کہ انسانی امکانی اُمورمین ہوا کرتا ہے۔ ناممکن اُمورمین تدبیر کیا چل سکتی۔ مثلاً موت سے بچنے کی کیا تدبیر ہوسکتی ہے؟۔

(۲)۔ اِجْراءُ الْاُمُوْرِ عَلیٰ عِلْمِ الْعَوَاقِبِ۔ ترجمہ۔ بعدمین آنیوالے اُمور کو جانکر عمل کرنا۔ اسی کو عاقبت اندیشی کہتے ہین۔ مثلاً پالٹکس۔

(۳)۔ اَلنَّظْرُ فِی الْعَوَاقِبِ بِمَعْرِفَۃِ الْخَیْرِ۔ ترجمہ۔ آیندہ آنے والی کیفیتون پر نظر کرنا۔ یعنے اون کیفیتون پر غور کرنا۔ بہتری کی پہچان کے ساتھ۔ اور یہی شیوہ اِحتیاط ہے۔ یعنے یہہ کہ فلان نتیجہ ہمارے لئے اچھا ہے۔ پس اسپر غور کرنا چاہیئے کہ اوس نتیجہ کو کسطرح حاصل کیا جاے۔

بالفاظِ صریح اِحْتِیَاط کے یہہ معنی ہوے۔ کہ عمل سطرح کرنا چاہئے کہ آیندہ۔ ندامت۔ ملال الم۔ افسوس۔ زحمت۔ مصیبت۔ اورایسی ہی ناپسند کیفیات لاحق حال نہ ہون۔ پس بات یہہ ہوی۔ کہ اِحتیاط پر عمل کرنا ہی تَدْبِیْر ہے۔ پس ہر فعل کے کرنیکے وقت انسان کا شیوہ یہ ہونا چاہیئے کہ کسبِ ثواب کی تدبیر عملِ صالح سے کرے۔

اب مین دو روایتین بیان کرکے اِس مضمون تقدیر کو ختم کرتا ہون۔

روایۃ اوّل

حضرت بابِ عِلمِ اللّدنی علیِ مرتضیٰ علیہ السلام سے ایک صحابی نے عرض کی۔ کہ مسئلہ جبر و قدر سمجھا دیجئے۔ حضرت کاشفِ اسرار نے کیا خوب اِس مسئلہ کا فلسفہ ایک ہی جملہ مین ظاہر فرمادیا۔ فرمایا۔ "اَصْل عمل تو تمہارے دونو قدمون کے درمیان ہے"۔ عرض کیا گیا۔ تشریح فرمایئے۔ فرمایا۔ قولاً نہین۔ فعلاً سمجھ لو"۔ پھر فرمایا۔ "قدم دکھاؤ دو آیا

تم ایک پیر پر کھڑے ہوسکتے ہو" صحابی اپنے ایک پیر پر کھڑے ہوگئے۔ پھر فرمایا "اب ارادہ کرو۔ اور دوسرا پیر بھی اوٹھالو" عرض کی۔ یہ کیونکر ہوسکتا ہے؟۔ مین تو گر پڑونگا۔ صدمہ ہوگا فرمایا یہی حل ہے اس مسئلہ کا۔ وہ صحابی سمجھ گئے اور متشکر ہوے۔

اسکی تفسیر مین ایک کتاب لکھی جاسکتی ہے۔ ہر تخیّل کے اعتبار سے۔ اسوقت ایک تمہ سُن لو۔ جس قدرت اور ارادہ سے پہلا پیر اوٹھالیا گیا۔ اوسی قدرت اور ارادہ سے دوسرا پیر بھی اوٹھالیا جاسکتا تھا مگر اسمین لگے ہاتھ ضرر کا خوف تھا۔ اِقتضائے احتیاط نہ تھا کہ دوسرا پیر بھی اوٹھالیا جاتا۔ لیکن اگر موٹے گدّے پر کھڑے ہوتے۔ تو چونکہ ضرر کا خوف نہ ہوتا۔ اسلئے دوسرا پیر بھی اوٹھالیا جاسکتا۔ جب لگے ہاتھ ضرر کے خوف نے ارادہ عمل کو روکدیا تو کیا عاقبت کے خوفِ عذاب کا لحاظ عمل کے وقت نہ ہونا چاہیے؟۔

روایتِ دوم

ایک زبردست فلاسفر غیر موحّد اِمامِ جعفرِ صادق علیہ السلام کے پاس گیا۔ پوچھا۔ کیا آپکو امام کہتے ہین؟۔ فرمایا۔ ہان۔ مین اِمامِ وقت ہون" پوچھا۔ کہتے ہین کہ آپ محمد صلعم کے پوتہ ہین؟۔ فرمایا۔ "ہان" کہا۔ کہتے ہین کہ آپکے دادا بھی معجزے کرتے تھے۔ اور آپ بھی کرتے ہین؟۔ فرمایا۔ "نہ اون مین ایسی قدرت تھی نہ مجھ مین ہے۔ مگر وہ بھی اور مین بھی بوقتِ ضرورت اللہ تعالی سے التجا کرتے ہین۔ تو ناممکن الوقوع بھی وقوع مین آجاتا" کہا یہ کس کا نام آپنے لے لیا؟ اللہ کیا ہے؟۔ کہان ہے؟۔ کیسا ہے؟۔ وہ کیا کرنے گا؟۔ اللہ کا وجود ثابت کرو۔ فرمایا "عقلی طریق سے یا نقلی؟ ۔ یعنے کتب سے" کہا۔ اونھ۔ نقلی! آپکے قرآن کی جیسی کئی کتب مین لکھ ڈالونگا۔ جناب! عقل سے ثابت فرمایئے

فرمایا۔ "یہہ میرا پہلا معجزہ ہے"۔ پوچھا۔ یہہ کیونکر؟ فرمایا۔ "عقلی یا نقلی طریقہ کو پسند کرنا تمہارا اختیاری امر تھا۔ مین اسپر قادر نہین تھا کہ تم کو کسی ایک طریقہ کے لئے مجبور کر سکتا۔ اگر نقلی ثبوت تم چاہتے تو بڑی مشکل پڑتی۔ اور آج اسوقت یہہ مرحلہ منٹون مین طے نہ ہو سکتا۔ جواب انشاء اللہ ہو جائیگا۔ ورنہ کئی دن بحث چلتی۔ کیونکہ کتب کئی لکھی پڑی ہین۔ اور ہر ایک مین گو نتیجہ واحد ہے۔ مگر دلائل مختلف۔ پس مین نے یہہ التجا کی باری تعالی سے کہ تم کو یہہ توفیق دے کہ تم عقلی ثبوت چاہو اب تو معاملہ آسان ہوگیا"۔ اور فرمایا۔ "کہو انسانِ عاقل کے لئے وہ کونسا امر لازمی ہے۔ جو اوسکو آیندہ کی ندامت اور معصیت سے مامون اور مصئون رکھے"۔ جواب اوسوقت اور ہٹلا سفر کے ذہن مین نہین آیا۔ حضرتؐ نے فرمایا۔ "کیا احتیاط ایسا امر ہو سکتا ہی"۔ عرض کی۔ جی ہان۔ صحیح ہے۔ فرمایا۔ "اچھا تو اب ایک نقل سنلو"۔

نقل۔ حمید اور ولید دو دوست بغداد مین ہین۔ بصرہ جانا چاہتے ہین۔ جہان وہ کبھی نہین گئے تھے۔ نہ راہ کی کیفیت جانتے تھے۔ نہ حالاتِ سفر سے اونھین خبر تھی۔ متفکر بیٹھے تھے۔ ایک مسافر کو بصرہ کی راہ سے آتے دیکھا۔ پوچھا بھائی۔ ذری مہربانی کر کے بتا دینا کہان سے آرہے ہو۔ کہا۔ بصرہ سے۔ پوچھا کیسی راہ ہے۔ حالاتِ سفر کیا مین؟ کہا۔ راستہ تو اچھا ہے۔ مگر ایک گھاٹی ہے۔ جہان قزاق تاک مین لگے رہتے ہین۔ قابو ملگیا۔ مار لیتی ہین۔ ہتیار رکھ لو۔ اطمینان ہے۔ پھر شہر پناہ بصرہ پر محصول لیکر اندر چھوڑتے ہین۔ ورنہ باہر ہی باہر ہنکا دیتے۔ اسپر دونو دوست مسلح ہو گئے۔ اس اثنا مین ایک دوسرا مسافر بصرہ ہی کی راہ سے آرہا تھا۔ اوس سے بھی وہی سوالات کئے گئے۔ اس نے جواب دیا۔ راستہ بالکل صاف ہے۔ اپنی ناک کی سیدھ پر چلے جاؤ۔ کھلے ہاتھ سونا لیجاؤ۔ کچھ خطرہ نہین ہے۔ حمید نے کہا۔ کیا ہرج ہے۔ احتیاطاً ہتیار رکھہ لین۔ مگر ولید نے کہا مخبرِ آخر کو صحیح سمجھنا چاہئے

فضول بوجھ کون لے جائے؟۔ خلاصہ یہہ کہ حمید مسلح اور ولید نہتا چلے۔ اتفاق سے راستہ
مین وہ گھاٹی آئی۔ اور دو تین شخص ان پر ٹوٹ پڑے۔ حمید نے تلوار چمکائی۔ اِس پر حملہ کرنیوالا
جھجکا۔ اودہر دیکھا۔ نہتا ولید کھڑا ہے۔ اوسپر جھپٹے۔ حمید بھاگا۔ جان بھی بچی۔ مال بھی سلامت
لے گیا۔ محصول بھی لیا جاتا تھا۔ ادا کر دیا۔ بصرہ داخل ہو گیا۔ دوسرے مسافر نے شاید قصداً
غلط کہا ہو۔ یا بصرہ مین کبھی داخل نہ ہونیکی وجہ سے محصول کا حال اوسکو معلوم نہ ہوا ہو۔ اور اوس کے
سفر کے وقت قزاق کہین دوسری غارت مین لگے ہون۔

اِتنا فرما کر حضرت امام خاموش ہو گئے۔ فلاسفر نے کہا۔ ہان۔ بچون کے لئے اچھی حکمت آموز
نقل ہے۔ حضرت نے فرمایا۔ بلکہ بڑون کے لئی ہدایت حق بھی کرتی ہے۔ کہا یہہ کیونکر۔ فرمایا۔
تم اور مین دونو مرنے والے ہین۔ اِس دنیا مین ہمیشہ کے لئی رہنے والے نہین ہین۔ اِسلیے ہم دونو
اِس دنیا سے سفر کرنے والے ہین۔ اور ایسی دنیا کو جہان ہم ابتک نہین گئے۔ نہ وہان کا حال کچھ
ہمین معلوم ہے۔ تمہارا دعوے ہے کہ خدا کا وجود نہین ہے۔ اگر عاقبت مین واقعی خدا
نہین ہے۔ تو مین جو خدا کے وجود کا قایل ہون۔ مجھکو اِس اعتقاد کی سزا دینے والا وہان کوئی
نہوگا۔ پس باوصف مختلف اور متضاد عقیدون کے تمہاری میری حالت بعالم ثانیہ ایکسی
رہیگی۔ لیکن بحسب دعوے میرے۔ اگر خدا کا وجود ہے۔ تو تم پھنسے۔ مین بچا۔ پس اب کہو مین
مین نے احتیاط پر عمل کیا یا تم نے؟ انسانی شیوہ عقل میرا رہا یا تمہارا؟ عقل سے بہتر
کام مین نے لیا یا تم نے؟ ارادہ و اہتمام عمل مین نے صائب کیا یا تم نے؟ عمل میرا مجھے
مصئون رکھیگا مصائب آیندہ سے یا تمہارا تمکو؟۔ فلاسفر قایل ہوا۔ اور ایمان لایا۔ اور کلمہ حق
پڑھکر محصول داخلۂ جنت کا ادا کیا۔

ملخص تحقیق یہہ ہے کہ انسان اپنے افعال اپنے ارادہ سے کرتا ہے۔ جسکا خود ذمہ دار ہی۔

آگ مین گروگے حماقت سے توجل جاؤگے۔ اپنی حماقت پرپچتاؤگے۔ اوسی طرح نافرمانی خدا ورسول کی کرگے گناہ کے مرتکب دنیا مین ہوگے۔ توعاقبت مین دوزخ کی آگ کا مزہ چکھوگے وَهٰذَا مَا اَرَدْنَا اِثْبَاتَهٗ۔ ترجمہ "اور یہی ہم کوثابت کرنا تھا"

یاد رکھو

اس حیاتِ چندروزہ کے سفرِ دنیا مین چلنے کے لئے دو راستہ ہین جنمین ایک تو جنّۃ پہونچاتا ہے۔ دوسرا جہنّم جھنکاتا ہے۔ ان راہون سے متعلق خدا فرماتا ہی۔ وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ۔ ترجمہ "اللہ کے ذمہ ٹھیک راستہ دکھا دینا ہے" وہ راستہ خدا نے دکھادیا کہ ایمان اور عمل صالح کو اپنے لیئے رہبر بنالو۔ پھر جتا دیا ہے کہ۔ وَمِنْهَا جَائِرٌ۔ ترجمہ "اور اوسی مین ٹیڑھا بھی نکلا ہے" (دیکھو جزء ۱۴ کاع ۳۹) جسکی طرف شیطان پھسلا لیجائیگا۔ اور متنبہ فرمادیا کہ۔ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ۔ ترجمہ "یقیناً وہ تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے" (دیکھو جزء ۱ کاع ۹)۔ پھر فرماتا ہے کہ باوصفیکہ هَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ۔ ترجمہ "ہم نے اوسکو (یعنے انسان کو) دونو راستہ دکھلا دیئے" فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ۔ ترجمہ "پر اینہم وہ گھاٹی (یعنے گمراہی شیطان) سے پار نہ اترا۔ (یعنے۔ نہ بچا)" (وسطِ سورۃ البلد)۔ افسوس! احذار حذار۔ بچو۔ بچو۔ بچو۔ وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ فقط۔ خدا حافظ۔

محبت شعار

[signature]